بحر محیط

رسالۂ اول

ازجلد اول کتاب بحر محیط تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی مصنف رسالۂ تقریر فی التجیر ۔ ومحاکمات طبیہ ۔ وتحفۃ الثنیہ فی بیان ادویۃ الانجزیزیہ ۔ وہدیۃ الوفاق فی علاج المراق ۔ وتریاق اکبر ۔ وشفاء الوبا ۔ ودستور النجات عن مصائب الحمیات ۔ وغناء المحتاج الی استخراج المزاج ۔ ومنتہی البیان فی تحقیق البحران ۔ ورسالۂ معدیہ ۔ وکتاب نفس الانتصاب ۔ ورسالۂ قولنجیہ ۔ ورسالۂ سوال جواب طبیہ ۔ ورسالۂ ہیضہ ۔ ورسالۂ جنین ۔ وعلاج الصبیان ۔ والقوانین الشفائیہ بعلاج الحمی الوبائیہ ۔ ورسالۂ یادگار احمدی ۔ ورسالۂ دو دآہ ۔ ورسالۂ نالۂ دل ۔ وغیرذلک من الرسائل فی العلوم العدیدہ ۔

بحر محیط

جو

علم طب مین اعلیٰ درجہ کی کتاب جامع مسائل طب جدید اور مجموعۂ قوانین علمی و عملی ہے اور اپنی
ضخامت کے سبب سے مشتمل ہے پانچ جلدون پر

مصنفہ

ارسطوے دوران افلاطون زمان فاضل لوذعی عالم المعی صاحب تصانیف کثیرہ جناب
حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی عم فیضہ بدوام الایام واللیالی اور

جسمین

حضرت مصنف ممدوح نے طب قدیم مین جو کچھ تطویل مل اور زلات مخل تھے اُنکو نکال کر مسائل
اور تجارب جدیدہ حذاق یورپ کے شامل فرمائے ہین اور اپنی تحقیقات اور تجربہ کے بھی امور
مندرج کیے ہین

منجملہ

اُن پانچ جلدون کے یہ جلد اول

حسب تحریک حضرت مصنف و نیز صحت مختتم الیہ
مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

ماہ جون سنہ ۱۸۸۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یا من خلقنا فی احسن تقویم - واغنیتنا بتعدیل الاسباب الضروریۃ عن الطبیب والحکیم - ونصلی علی نبیک الکریم - الذی داوی الارواح العلیلۃ بطب الدین القویم - وعلی آلہ واصحابہ الی ماتجری علی الارض النسیم - امابعد جو حضرات قدسی صفات بوقلمونی روزگار اور نیرنگی دور دوار کو بدیدہ بصیرت ملاحظہ کرتے ہین اُنپر یہ بات مخفی نہین ہے کہ از ابتداے آدم تا ایندم لاکھون کرورون انسان بہائم کی طرح ایسے ملک عدم مین پنہان ہوے ہین کہ کوئی اُنکے نام ونشان سے بھی واقف نہین ہے ادانی اور اوسط الناس کا کیا ذکر ہے بڑے بڑے شاہان تاجدار اور مالداران ذی اعتبار حباب وار بنے اور مِٹ گئے جیسے خالی ہاتھ آئے تھے ویسے ہی خالی ہاتھ مغاک عدم مین چلے گئے دولت وحشمت صولت ومکنت یہان کی یہین چھوڑ گئے

نظم وہ سب زیر زمین ہین جو مکین فرش قالی تھے ÷ وہ ہین پامال دنیا جو کہ رکھتے طبع عالی تھے ÷ مہیا گو کہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے ÷ سکندر جب گیا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے ÷ نظم دیگر

گیا جہان سے جب شاہ رومی اسکندر ÷ بلا وزیرون کو کہنے لگا بدیدۂ تر ÷ کفن سے ہاتھون کو کر دیجیو مِرے باہر ÷ کہ تاکہ خلق خدا دیکھکر کہین یکسر ÷ جو خالی ہاتھ تھے آئے سو خالی ہاتھ چلے ÷ نہ لے کے حشمت دنیا کچھ اپنے ساتھ چلے ÷ البتہ جو کوئی شخص کوئی کام بہبودی اور خیر خواہی کا اپنی قوم کے واسطے کرجاتا ہے تا قیام قیامت نام اُسکا نیکی کے ساتھ صفحۂ روزگار پر رہ جاتا ہے نظم کیا کیا جہان مین ہو چکے شاہان ذی کرم ÷ کس کس طرح کا رکھتے تھے ساتھ اپنے وہ حشم ÷ آخر گئے جہان سے تنہا سوئے عدم

دارا کہان کہان ہے سکندر کہان ہے جم ✤ کوئی یہان رہا ہے نہ کوئی یہان رہے ✤ کچھ ایسی ظفر سے کہ تو
نکوئی یہان رہے ✤ جو کچھ انسان اپنی قوم کے واسطے نیکی یادگار چھوڑ جاویگا جب تک دنیا قائم رہیگی نور
اُسکے فیض کا جلوہ دکھاتا رہیگا چنانچہ ہزارہا ایجادات اور اختراعات اور تصنیفات قدما کی اب تک اُنکے
نام کو زندہ کر رہی ہین اور نیکی کے پھل سے اب تک وہ لوگ متمتع ہو رہے ہین پس ہر ذی عقل پر واجب ہے
کہ مہما امکن کوئی ایجاد یا کوئی یادگار اپنا ایسا دنیا مین چھوڑ جاوے جو قیام دنیا تک اُسکا نام رہجاوے
اور بنی نوع کو اُس سے فائدہ پہونچتا رہے ہر چند اکثر ایسی اولوالعزمیون کا انصرام بغیر دولت و حکومت کے
انجام نہین پاسکتا ہے ریل کا ایجاد کرنا یا تار برقی کا قائم کرنا کسی جز و ضعیف تہیدست سے کب ممکن تھا
فلسفۂ یونانی کبھی ملک عرب مین رواج نہ پاتی اگر خلفاء عباسیہ کی ہمت اسطرف توجہ نفرماتی - یہ بندۂ حیران
ہیچمدان اصغر حسین بےسر و سامان جو ایک زمان دراز سے تبقاضاے جوش ہمدردی قومی ہزار
دل و جان سے چاہتا ہے کہ علم طب جسکا موضوع بدن انسانی خلیفۃ الرحمانی ہے اور غرض و غایت
اُسکی حفظ صحت و جان ہے ترقی و تہذیب اسکی جس طرح مصر و قسطنطنیہ اور تونس اور بیروت وغیرہ
بلاد اسلام مین ہوئی ہے اُسی طرح ہندوستان مین بھی رواج پاوے مگر یہ بات کسی طرح ایک جز و ضعیف
و ناتوان سے ممکن الوقوع نہین ہے طب جدید کا رواج خدیو مصر کی صرف ہمت سے اسطرح ہوا کہ انھون نے
بلاد یورپ سے ایک گروہ حکماء نامی و گرامی کا طلب فرماکر حکماء ترک و عرب کو تعلیم ڈاکٹری کی دلواکر کتابین
ڈاکٹری کی بزبان عربی ترجمہ اور تالیف کرائین اور بمشورۂ حذاق اطبا کاملین فریقین کے مسائل
و تجارب جدیدہ یورپ کے شامل طب قدیم کے کیے گئے اور طب قدیم مین جو کچھ تطویل ممل یا زلات مخل تھے
اُنکو نکال کر جدید کتابین مُدوّن فرمائین اور اُنھین کتابون کا درس مدارس عدیدہ و مکاتب جدیدہ
مین رائج فرمایا اور ایک بڑا سررشتۂ تعلیم طب جدید کا قرار دیا اور رئیس الجماعہ اور مترجم اور مؤلف کتب
اس علم کے جناب کلوت بیگ اور جورجی فیدال اور محمد شافعی اور ڈاکٹر برجیر اور شیخ ابراہیم عبدالغفار
وسوقی اور شیخ خلیل حنفی اور آفندی محمد شافعی اور ڈاکٹر بیرون اور محمد تونسی وغیرہم علماے کرام اور
حکماے اعلام مقرر ہوے اور کتابین مثل منحہ و قانون الصحہ و سراج الوہاج و توضیح فی اصول التشریح
و مصباح الوضاح فی علاج الجراح و اصول التشریح وغیرہا تصنیف ہوئین ہزارہا روپیہ اسکے اہتمام مین
صرف کیا گیا سررشتۂ صحت عمومی کا قائم کیا گیا کاش ہمارے ملک کے رؤساء عظام اسطرف عنان عزیمت
متوجہ فرماوین تو بالضرور یہان بھی طب جدید رواج پاسکتی ہے لا اقل اسیقدر ہو جاوے کہ کتب مذکورہ
مصر سے منگواکر ترجمہ کرائی جاوین اور مدارس طبیہ مقرر ہوکر اُن مدارس مین تعلیم طب جدید کا

رواج دیا جاوے توکسیقدر بہبود ملک کی ہوسکتی ہے مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ ہماری امید کی
برآمد کا کوئی نشان نظر نہین آتا ہے بہرکیف بحکم مالایُدرکُ کلُّہ لایُترکُ کلُّہ کے اِس حقیر بے بضاعت نے
حسب تحریک بعض احباب کے جنمین زیادہ تر محرک مولوی حکیم محمد صالح صاحب رئیس جہلت ہین
یہ قصد کیا ہے کہ مطالب رسائل طب جدید کے بقدر امکان کتب عربیہ وغیرہ سے اخذ کرکے شائع کرے
اور اُسمین اپنے تجارب اور تحقیقات بھی شامل ہون کیا عجب ہے کہ زمانۂ آیندہ مین اور کوئی خیرخواہ قوم
صاحب ہمت و عزم ہمارا ہم خیال پیدا ہو کر اسکی ترقی پر کمر ہمت چُست باندھے اور اِسی طرح بتدریج
زمانۂ دراز مین یہ فن عمدہ و کارآمد ہم لوگون مین بھی اشاعت پاوے جس سے اطبا و روزگار اور
بھی ڈاکٹران نامدار کو نفع پہونچے اور آنکے فیض سے ہزارہا بندگان خدا امراض صعب سے نجات پائین
اور کسیقدر اَجر اسکا اِس عاصی کے بھی ہاتھ آئے اور نام اِس گمنام کا زمرۂ اول المترجمین مین رکھا جائے
لہٰذا یہ کتاب جامع[ثواب ۱۲] مسائل طب جدید کی لکھنا شروع کی ہے چونکہ یہ علم بہت بڑا ہے اور مدت ممتد مین
انصرام اسکا متخیل ہے اور بنظر اپنے قُوی اور اپنی عمر کے امید نہین ہے کہ اختتام اِسکا ہوسکے
اِلّاماشاء اللہ اور بھی جب یہ کتاب ضخیم مرتب ہو جاویگی تو کیا عجب ہے کہ بلحاظ ضخامت اور مصارف
یکمشت کے انطباع[چھاپہ ۱۲] اسکا حیز التوا مین پڑ جاوے اسواسطے یہ طریقہ مستحسن نظر آیا کہ اِس کتاب کی پانچ جلدین
ہون اور ہر ہر جلد مشتمل بر چند رسائل ہووے اور ایک ایک رسالہ جسطرح مرتب ہوتا جاوے قالب طبع
مین آتا جاوے پس یہ ترتیب قرار دی گئی **جلد اول** نظریات مین مشتمل اوپر پانچ رسالون کے
رسالۂ اول بیان مین تعریف اور موضوع اور غرض علم طب کے اور بیان تاریخی اس علم کا کہ کب سے
کسطرح رواج اسکا روے زمین پر ہوا اور صحت و مرض کی تعریف اور موت و حیات کی تعریف
اور اسباب حدوث مرض کے رسالۂ دوم بیان مین ارکان و اخلاط و قوی و امزجہ و ارواح و افعال کے
رسالۂ سوم تشریح مین بنیۂ انسانی کے رسالۂ چہارم بیان امراض مین علی العموم یعنی بقول
کلی اسمین توضیح اسباب مذکورہ رسالۂ اول کی[کالبد ۱۲] ہوگی اور اسی کے ضمن مین بیان سموم وغیرہ کا ہوگا
رسالۂ پنجم مین بیان عمر مرض اور زمانۂ ابتدا اور اشتداد اور توقف اور انحطاط کا اور بھی منذرات[ڈرانے والی ۱۲] کا
یعنی کون حالت کس مرض کی منذر ہے **جلد دوم** بیان مین عملی طب کے اور اسمین سات رسالہ مین
رسالۂ اول بیان معالجات کا بقاعدۂ کلی رسالۂ دوم مین بیان طریق علاج کا اسمین فصد اور
جونکین لگانے کا اور مسہل اور تشریط[۱] اور حجامت اور بزل[۲] وغیرہ دستکاریون کا بیان ہے رسالۂ سوم
بیان مین امراض عامہ کے یعنی وہ امراض کہ تمام بدن مین ساری ہون مثل تپ وغیرہ کے یا آنکہ ہر عضو مین

رسالۂ اول

[1] [illegible]

[2] [illegible]

پیدا ہو سکتے ہون تخصیص کسی عضو خاص کی نہو رسالۂ چہارم مین بیان امراض مخصوصہ کا عضو خاص کے
ساتھ مثل درد سر وغیرہ کے رسالۂ پنجم مین مشاہدات طبیہ کا بیان یعنی طریقہ دیکھنے مریض کا اور تشخیص
مرض کا اس بحث کی تفصیل طب قدیم مین اسطرح پر نہین ہے جیسی طب جدید مین ہے اور اسی کے
ضمن مین بیان سماعہ صدریہ یعنی استی تھس کوپ اور کلینکل تھرمامیٹر اور نبض اور قارورہ اور
مسور نشین وغیرہ کا ہوگا رسالۂ ششم مین بیان ادویۂ مفردہ کا جو طب قدیم یا طب جدید مین مستعمل ہین
اور بھی وہ بوٹیان جو مؤلف نے ملک مالوہ مین تحقیق کی ہین رسالۂ ہفتم مین بیان ادویۂ مرکبہ مستعملہ
طب قدیم و جدید کا اور بعض مرکبات مخترعہ مؤلف **جلد سوم** بیان مین طب شرعی کے کہ اسکو طب ساہی
بھی کہتے ہین یہ مبحث بھی طب قدیم مین نہین ہے اسی علم کے ذریعہ سے شہادت ڈاکٹر کی معاملات
فوجداری وغیرہ مین لی جاتی ہے اور یہ جلد مشتمل ہے تین رسائل پر رسالۂ اول مین موت کے اسباب
یعنی غشی سے مرا یا مرگ مفاجات سے یا پھانسی سے یا صدمۂ بجلی سے یا زہر سے یا ضرب شدید سے
وغیر ذلک رسالۂ دوم متعلق بمعاملۂ زنا بالجبر و اغلام و اسقاط حمل و بچہ کشی رسالۂ سوم دریافت کرنا
اس امر کا کہ آیا درحقیقت حالت جنون ہے یا اپنے تئین مجنون بنایا ہے **جلد چہارم** بیان مین طریقۂ
صحت عمومی کے جسکو تعلق میونسپلٹی سے ہے اسمین دو رسالہ ہین رسالۂ اول طریق آبادی شہر و دیہ
و بناے مکانات معابد وغیرہ رسالۂ دوم طریق صفائی ہواے شہر و انتظام فروخت اشیا وغیرہ **جلد پنجم**
بیان مین طب عسکری کے اسمین دو رسالہ ہین رسالۂ اول مین بیان امراض و معالجات کا جو سفر مین
جہاز کے عارض ہوتے ہین رسالۂ دوم مین طریقہ چھاؤنی ڈالنے کا اور تدابیر اُسوقت کی جب فوج مین
وبا آوے۔ اور نام اس کتاب کا بحر محیط رکھا ہے امید ارباب انصاف سے یہ ہے کہ اشاعت مین
اس کتاب کے بذل ہمت فرمائین اور اس فقیر حقیر کو بدعاے خیر یاد کرین اگر کسی جگہ بتقاضاے بشریت
سہو و خطا معلوم ہو اُسکو دامن عفو سے چھپاوین و ما توفیقی الا باللہ و ہو حسبی و نعم الوکیل۔

رسالۂ اول بیان مین تعریف اور موضوع اور غایت اور حالات تاریخی طب کے

رسالۂ اول

ہر چند اہل ہند اپنے مذاق کے موافق کہتے ہین کہ یہ علم دھنتر بید سے پیدا ہوا اور دھنتر سمندر سے پیدا
ہوے تھے اور وہ ایک اوتار تھے مگر حق یہ ہے کہ علم طب اُسوقت سے پیدا ہوا جسوقت سے کہ آدمی
پیدا ہوا اسواسطے کہ آدمی کے حیات کے ساتھ لحوق امراض بھی متعلق ہے اور بشہادت اکثر ادیان کے
جب خلاق عالم نے آدم کو پیدا کیا تو اکثر امور متعلق تمدن و تعیش کے جو پیش آئے وہ تعلیم کیے جب
اولاد آدم جا بجا اقالیم مین منتشر ہوئی جس اقلیم مین جسکو کوئی بیماری ہوئی اُسنے علاج کا تجربہ کیا

اسیواسطے ہراقلیم کے آدمی مثل ہندوستان وچین ویونان ومصرکے اپنے اپنے تئین موجد اِس علم کا
قرار دیتے ہین مگر حق ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ کتب یونانیون سے واضح ہے کہ ابتداءً جو علاج
کسی شخص کے تجربہ مین آیا اُسنے دوسرے مریض کو بتایا چند مدت تک یہی طریقہ زبانی سینہ بسینہ کا رہا
بعدہ اہل تجربہ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جو دوا کسی مرض کی کسی کے تجربہ مین آئی اُسنے ایک ورق پر لکھکر
معابد اور گذرگاہ عوام پر آویزان کردی چند مدت تک یہی طریق رہا ازان بعد بقول عرب حضرت سلیمان کو
بطریق وحی آسمانی نظریات وعملیات اِس فن کی القا ہوئی حضرت سلیمان نے اَسْقَلِیْنُوس حکیم کو اُسکی تعلیم کی
اور سلسلہ تعلیم کا جاری ہوا اور بیشتر مورخین یونان وغیرہ کا یہ قول ہے کہ بُقراط کے زمانہ تک وہی طریقہ
اوراق پر لکھکر آویزان کرنے کا تھا اُبقراط حکیم یونانی نے اُن سب اوراق کو اور بھی علم سینہ بسینہ کو مدوّن
کیا اور اپنے وطن مَقْدُوْنِیَہ اور بھی مصر مین درس وتدریس اسکی جاری کی اسیواسطے اُسکو ملقب بابوالطب
کیا ہے اور یونان کے ملک مین اور مصر مین اِسی نے رواج دیا ہے یہ حکیم چارسَے برس پیشتر ولادت
مسیح علیہ السلام سے پیدا ہوا تھا اسنے سب امراض اور اُنکی تشخیص اور اسباب وعلامات ومعالجات
مُدوّن کیے اور اِس بات مین غور کیا کہ تشخیص امراض کی بغیر دیکھنے تشریح جسم انسان کے مشکل ہے بنابران
خُفیہ بوقت شب مقابر مین مُردون کی لاش چاک کرکے دیکھا کرتا تھا جس سے علم تشریح قائم ہوا اور رسائل
طب اور تشریح مین تصنیف کیے اور ترکیب بدن انسان کی اشیاء جامدہ اور سائلہ اور ارواح اور
اَخْلاط اربعہ یعنی بلغم اور صفرا اور سَودا اور خون سے اور تکوّن ان اخلاط اربعہ کا عناصر اربعہ یعنی خاک
باد آب آتش سے قرار دیا اور اَوْرِدہ اور اَعْصاب اور شرائین اور اَوْتار وغیرہ اعضاء جسم کی تشریح اور
منافع لکھے اور استقرار نطفہ کی کیفیت ظاہر کی اسکے انتقال کے بعد اور ترقی اِس علم کی ہوئی خصوصاً بلدہ اَطِّنہ
یعنی مدینۃ الحکماء اور شہر اسکندریہ مین حکیم سُقراط اور اَفلاطون اور اِقْسَنْقُوْن اور اَرَسْطاطالیس اور ثبوفرسطوس
وغیرہم نے خوب ترقی اسکی کی چنانچہ ان حکما کی تصنیفات اب تک جرمن وغیرہ مین موجود ہین اسکے بعد
یونان مین تنزل آیا اور مصر مین ترقی شروع ہوئی اور سلاطین بطلیموس نے اشاعت علم پر کمرِ ہمت چست
باندھی اور حکیم اَرِسْسْترطوس - اور ہِرُو فلوس - اور جالینوس - اور اَسْقَلِبْیدِیس - اور رُوفس - اور
قِلْسُوس وغیرہ حکماے نامی نے ترقی علم تشریح وغیرہ فنونِ طبیہ مین کی مگر اُس زمانہ مین بھی تعصّب کا
مرتبہ ایسا بڑھا ہوا تھا کہ جالینوس وغیرہ حکماے متقدمین کے اقوال کو جو حکیم متاخر تردید کرتا اُسکے لوگ
دشمن ہو جاتے تھے اور اُسکو کافر اور مرتد کہتے تھے غرضکہ جب فتوحات اسلام کی ہوئین زمانہ خلفاء عباسیہ
شیوع اس علم کا مسلمانون مین ہوا اور علوم یونانی زبان یونانی سے بزبان عربی منقول ہوے

اُسوقت بھی مصر دار العلوم تھا اسواسطے کہ کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ زمانہ بقراط سے قبل علم طب کی مصر مین قائم ہوئی پہلے پہل بقراط نے بناء مارستان یعنی بیت المرضیٰ یا دار الشفا جس کو شفا خانہ کہتے ہین قائم کی پھر اور شفا خانے بنے - مارستان معرب بیمارستان کا ہے اور زبان عربی مین متداول (مستعمل) ہے مسلمانون مین ابتداً ولید بن عبد الملک نے ۸۸ھ ہجری مین مارستان بنایا اور طبیب اور خادم واسطے معالجہ بیمارون کے مقرر کیے اور مجذومون (کوڑھیون) کے واسطے آبادی سے علیحدہ مکان مقرر فرمایا اسیطرح اندھون کے واسطے ایک مکان بنوایا اور سب کے واسطے خوراک اور اہل خدمت اپنی سرکار سے مقرر کردیے اسیطرح ترقی اور رواج شفا خانون کا ہوا چنانچہ جامع بن طولون ۲۶۱ھ ہجری مین احمد بن طولون نے تعمیر کیا جس مین دواخانہ بھی تھا اور شربت اور معاجین مرکبہ تیار رہتے تھے اور اطباء معالج بیمارون کے واسطے نوکر تھے اسیطرح مارستان قرافہ مصر اور قرافہ کے درمیان مین عالیشان شفا خانہ تھا جسکا اب اثر و نشان بھی باقی نہین ہے اور ۳۶۲ھ ہجری مین ایک پہاڑ پر جسکا نام تنور فرعون ہے ایک شفا خانہ تھا اُسمین مجانین (جمع مجنون دیوانہ) کا محبس (جائے حبس یعنی قیدخانہ) علیحدہ تھا اور بیمارون کے واسطے مکانات علیحدہ تھے اور دوا اور خوراک اور فرش اور لباس کی بھی خبرگیری کی جاتی تھی مارستان کافور ۳۴۶ھ ہجری مین کافور اخشیدی نے قائم کیا تھا مارستان مغافر بعہد خلیفہ متوکل علی اللہ کے فتح بن خاقان نے سرزمین مغافر مین بنایا تھا مارستان کبیر منصوری اسکی بنا اسطرح پڑی کہ ملک منصور قلاؤن صالحی نے جب ۶۸۰ھ مین روم پر قصد چڑھائی کا کیا دمشق کے مقام مین اسکو عارضہ قولنج کا ہوا مارستان نور الدین شہید مین اُسکا علاج ہوا کہ اسکو صحت ہوگئی اُسوقت اسنے نذر مانی کہ اگر حق تعالی کامیاب کریگا تو مین بھی ایک مارستان بناؤنگا چنانچہ اللہ نے اسکی مراد پوری کی اسنے محل دار قطبیہ ملکیت مونسہ خاتون کا بمعاوضہ قصر زمرد کے لیکر ۶۸۳ھ مین مارستان عالیشان بنایا اور اُسمین ایک نہر پُر فضا بنوائی اور مکانات متعدد تعمیر کیے اور مدرسہ منصوریہ بنوایا اُس مدرسہ کی دیوار کی بنا کھودی جاتی تھی کہ زمین سے ایک حُقہ (ڈبہ تانبے کا) مسی اور ایک قمقمہ (گولا یعنی مدور تانبے کا) مسی نکلا اُسمین بہت سے نگینہ الماس اور یاقوت وغیرہ جواہرات کے اور موتی اور سونا تھا کہ وہ سب خزانہ سلطانی مین داخل کیا گیا اور واسطے صرف مارستان اور مدرسہ کے جاگیر مقرر کردی یتیم طلبہ کے واسطے نفقات (خرچ خورد و پوش وغیرہ) مقرر ہوے دواخانہ بہت بڑا تیار کیا مریضون کی خدمت کے واسطے مرد اور عورت خدمتگار اسمین رہتے اور مکانات جداگانہ ہر مرض کے مریض کے واسطے بنوائے ایک مکان خاص تپ کے بیمارون کے واسطے اور ایک مکان خاص آنکھ کے مریضون کے واسطے اور ایک مکان بیمار عورتون کے واسطے اور ایک مکان علیحدہ کھانا پکانے کے واسطے اور دوائین بنانے کے واسطے اور ایک مکان دواؤن کے رکھنے کے واسطے

رسالہ اول

جسمین معاجین ایک جگہ اور عرق ایک جگہ اسیطرح ایک قسم کی دوا ایک ایک جگہ رکھی رہے بنوایا اور ایک مکان طبیب معالج کی نشست کا اور ایک مکان واسطے درس طب کے مقرر کیا اور تعداد مریضون کی محدود نہین کی اور نہ مدت اقامت مریضون کی معین کی اور متولی اور خادم اس مارستان کے بکثرت تھے اور وقف نامہ مین یہ وصیت لکھدی کہ میری اولاد اسی طرح جاری رکھے جب اولاد بھی نہ رہے تو جو حاکم وقت ہو وہ اسکا متکفل رہے علی ہذا مارستان مؤیدی سنہ ۸۲۱ ہجری مین تعمیر ہوا غرض ہماری بیان سے ان حالات تاریخی کے یہ ہے کہ معائنہ سے کتب تواریخ کے یہ بات متحقق ہوتی ہے کہ بزمان پاستان مسلمانون مین اس علم کو بہت فروغ تھا اور مصر بہت بڑا دار العلم تھا آخر کار انقلاب ادوار سے مرور دہور مین اس علم کو تنزل لاحق ہوا اور مسلمانان ہند مین یہ علم زمانہ محمود غزنوی سے ہندوستان مین آیا کیونکہ سنہ ۱۰۰۱ء سے محمود نے ہندوستان پر حملے شروع کیے بارہ حملون کے بعد اسکو فتوحات ہوئین اسی زمانہ سے مسلمانون کی جڑ ہندوستان مین قائم ہوئی اور اطبار اسلام کے قدم جمے اور رواج طب قدیم کا شروع ہوا اور کسی قدر فروغ اس علم کا علوی خان کے زمانہ تک جو نادرشاہ کے عہد مین تھے رہا مگر کوئی جدید ترقی یہان نہین ہوئی البتہ ممالک یورپ مین ترقیات ہوئی تھین اور یہان تو فقط معالجات تھوڑے تھوڑے تجربہ مین آتے تھے دگر ہیچ لیکن علوی خان کے بعد سے تنزل شروع ہوا یہان تک کہ اب گویا وجود طب کا کتابون مین رہ گیا ہے باقی خیریت ہے۔ حاشا کہ ہمارا روے سخن طرف اپنے معاصر کاملین کے نہین ہے مگر ہم شہادت دیتے ہین اس امر کی کہ ہمارے ہمعصر حذاق جو مشار الیہ بالبنان ہین جملہ کتب درسیہ طب قدیم کے ماہر و عالم ہین لیکن فی نفسہ طب قدیم ہماری بسبب نہ شامل ہونے طب جدید کے ناقص ہو رہی ہے اسپر غضب یہ ہے کہ بعض حضرات یہ بھی نہین جانتے کہ قانون شیخ اور مائۃ مسیحی اور تذکرہ داؤد انطاکی اور کامل الصناعہ کس جنگل کی بوٹیان ہین۔ اسیطرح مصر مین بھی رفتہ رفتہ چراغ اسکا گل ہوگیا تھا مگر محمد علی پاشا خدیو مصر نے اسکو پھر زندہ کیا اور مہر تابان بنا دیا اب مصر کے طبیب بقاعدۂ طب جدید کے مداوات مرضا کرتے ہین اور دستکاری مین بڑے مشاق ہین اور بہت مدارس طب جدید کے جاری ہوگئے ہین اور اعمال جرّاحی کے سکھائے جاتے ہین یہی ہماری تمنا ہے کہ ہندوستان مین بھی ہمارے رؤساء قوم اسکو ترقی بخشین اور بنظر حالت موجودہ کے ہمارے ہم فنون پر فرض ہے کہ اپنے اخلاف کو طب قدیم بقدر ضرورت تعلیم دیکر مڈیکل اسکولون مین تعلیم ڈاکٹری کی دلوادین اور کتب جدیدہ طب مصر سے منگوا کر مطالعہ کرین اور اپنا دستور العمل قرار دین اور انکے ترجمے کرکے شائع کرین اور اس تالیف نحیف کو بچشم انصاف ملاحظہ فرمادین اور بنظر قومی ہمدردی کے شائع کرین چونکہ اسقدر حال تاریخی

اِس موقع کے واسطے کافی ہے لہذا اب بیان تعریف اور موضوع اور غایت طب کا کیا جاتا ہے
تعریف و موضوع و غرض طب شیخ نے تعریف علم طب کی یہ لکھی ہے کہ ایک علم ہے جس سے احوال
بدن انسان کا من حیث صحت و زوال صحت کے معلوم ہوتا ہے تاکہ صحت حاصلہ کا حفظ اور صحت زائلہ کا
استرداد کر سکے اسکے معانی اور الفاظ پر طب قدیم میں طرح طرح کے اعتراضات ہوے ہین اور اُنکے جوابات
دیے گئے ہین اور بہت کچھ تطویل مخل ہوئی ہے جس سے ذہن آدمی کا پریشان ہوتا ہے پس اس قسم کے
مباحث کتب درسیہ قدیم سے لائق حذف و اخراج کے ہین ـ طب جدید مین علم انسانی طب کی یہ تعریف لکھی ہے
کہ طب عبارت ہے معرفت عوارض و امراض جسم انسانی اور اُنکے معالجات سے اور غرض اور غایت اس
علم کی حفظ صحت انسانی اور شفاء امراض جسمانی ہے اور موضوع اِسکا بدن انسان ہے **صحت کا بیان**
صحت عبارت ہے درستی و انتظام وظائف اعضا سے یعنی جس عضو کا جو کام ہے وہ اپنا کام بخوبی انجام دیوے
اور مرض عبارت اِس سے ہے کہ انتظام وظائف اعضا مین کچھ خلل واقع ہو جائے اِس بحث کو بھی شروح
اور حواشی کتب طب قدیم مین بہت کچھ طول دیا ہے جسمین طالب علم کا وقت ضائع ہوتا ہے اور حصول علم مین
تعویق ہوتی ہے **حیات** یعنی زندگی عبارت اِس سے ہے کہ وظائف اعضا موجود ہون عام اِس سے
کہ وہ وظائف انتظام اور درستی کے ساتھ ہون یا نہون اور جب وظائف اعضا باطل و معدوم ہو جائین
اُسکا نام موت ہے پھر موت کی دو قسمین ہین ایک موت طبیعی یہ اُسکو کہتے ہین کہ بسبب تقدم سن کے وظائف
اعضا مین بتدریج فتور آتے آتے باطل ہو جاوین اور موت غیر طبعی یہ ہے کہ بسبب عوارض و امراض کے
اعضا مین فتور آکر وظائف اُنکے معدوم ہو جاوین یا آدمی اپنی حماقت سے خودکشی کرے یا دوسرا شخص
اُسکو مار ڈالے یا غرق و حرق کے صدمہ سے مر جاوے **بیان اسباب صحت و مرض** کا جاننا چاہیے
کہ انسان کو جب کوئی بیماری ہوتی ہے ضرور اُسکا کوئی سبب ہوتا ہے بے سبب ہرگز بیماری
نہین ہوسکتی ہے اور سبب کے دریافت ہونے سے بڑی مدد علاج مین ملتی ہے کیونکہ ازالۂ سبب موجب ازالہ
مسبب کا ہوتا ہے پس سبب کی دو قسمین ہین ایک سبب داخلی دوسرا سبب خارجی سبب داخلی اُسکو
کہتے ہین کہ داخل بدن سے پیدا ہوا ہو اور سبب خارجی عبارت اِس سے ہے کہ خارج بدن سے بدن مین
وارد ہوا ہو پس سبب داخلی سات ہین ایک اغذیہ دوسرے اشربہ اعتیادیہ تیسرے اشربہ روحیہ چوتھے
مخدرات پانچوین ادویہ چھٹے اسباب معدیہ داخلیہ یعنی جیسے امراض متوارثہ پیدا ہوتے ہین ساتوین
اسباب جنسیہ ـ اور اسباب خارجی کی تیرہ قسمین ہین ایک ہوا ارجو یعنی وہ ہوا جو زمین سے آسمان تک بھری ہے
اور ہمارے جسم کو سب طرف سے محیط ہے ـ دوسری لباس یعنی کپڑے جو ہم پہنتے ہین ـ تیسری مکان جس مین

رسالہ اول

ہم بود و باش کرتے ہین - چوتھی اقالیم یعنی مملکت - پانچوین فصول سال یعنی گرمی جاڑہ وغیرہ چھٹی غسل کرنا
ساتوین تدہین یعنی تیل وغیرہ بدن مین ملنا - آٹھوین اکل وشرب یعنی کھانا پینا - نوین اسباب مُعدیہ خارجیہ
یعنی متعدی امراض جو ایک سے دوسرے کو ہوتے ہین - دسوین اسباب میخانکیہ یعنی ضربہ وسقطہ وغیرہ
گیارھوین سُموم - پھر ان اسباب کی دو قسمین ہین - ایک اسباب مہیہ یعنی وہ اسباب کہ جسم کو قبول مرض کے
واسطے مستعد اور آمادہ اور مہیا کردین - دوسری اسباب مُتمّمہ یعنی وہ اسباب کہ جسم مین اثر کرکے مرض کو
پیدا کردین **بیان ہوا** - جَوّ جو ہمکو چارون طرف سے گھیرے ہے اور محیط بالابدان ہے اور ہمارے
جسم مین جو باریک سوراخ ہین جنکو مسامات کہتے ہین اور ناک اور مُنھ وغیرہ کی راہ سے جسم کے اندر جاتی ہے
اُس ہوا کی دو قسمین ہین ایک ہوائے نقی یعنی صاف کہ موجب تقویت اور ترویح روح کی ہے اور مدار
بقائے زندگی کا اُسپر ہے اگر یہ ہوا تنفس اور منافذ کی راہ سے بدن مین نہ پہونچے تو انسان مرجاوے -
دوسری ہوائے غیر نقی یعنی غیر صاف کہ اُسمین کسی اور قسم کی ہوائے ردی یا بخار یا دخان ملا ہو ایسی ہوا کا
استنشاق جسم کو مستعد واسطے قبول مرض کے کردیتا ہے اُسوقت تک یہ ہوا اسباب مُہیّئہ مین داخل ہے
اور جب اُس ہوا کی زیادتی ردائت سے کوئی مرض پیدا ہو جاوے تب وہ اسباب متمّمہ مین شمار کیجاتی ہے
باقی حالات تفصیلی اِسکے اپنے محل پر بیان کیے جاوینگے - **بیان لباس** کپڑے جو انسان حفاظت اور
ستر بدن کے واسطے پہنتا ہے باعتبار اقالیم اور فصول اور شہر اور دیہات کے مختلف ہوتے ہین پس
اہل شہر کے کپڑے متقن اور عمدہ اور نفیس ہوتے ہین اور اہل دیہات کے کپڑے موٹے اور غیر متقن ہوتے ہین
اور بلاد باردہ مین کپڑے دبیز اور اُون یا پشمینہ یا روئی کے پہنتے ہین اور بلاد حارّہ مین باریک اور مہین
یا کتان وغیرہ کے پہنتے ہین اسی طرح مراعات فصل اور موسم کی کیجاتی ہے پس اگر اس رعایت کے خلاف
برتاؤ کیا جاوے تو موجب استعداد مرض کا ہوتا ہے اور بحالت زیادتی استعمال خلاف موسم کے باعث تولید
امراض کا ہوتا ہے مثلاً جو شخص بلغمی مزاج موسم سرما مین سینہ کی حفاظت برد ہوا سے نہ کریگا اُسکو
امراض صدر لاحق ہو جاوینگے یا تجدید لباس نہ کیا جاوے اور ایک ہی کپڑا کثیف مدتون جسم سے ملاصق
رہے تو امراض جلدیہ پیدا ہونگے ہوام موذیہ کی تولید ہوگی مسامات جلد کے بند ہو جاوینگے اسیطرح گیلا کپڑا
پہننے سے امراض اعضاء تنفس اور اعضاء ہضم کے لاحق ہونگے اور دادہو جاویگا چنانچہ اسکی تشریح بھی
اپنے موقع پر کیجاویگی **بیان مکان** مساکن ومکانات بھی باعتبار رواج ملک اور بھی ضرورتون کے مختلف وضعون کے
ہوتے ہین اکثر بدوے عرب بالون یا اونی خیمون مین رہتے ہین بعض سوتی خیمون یا پشمینہ کے خیمون مین رہتے ہین
بعض لوگ درختون کے پتون اور شاخون اور گھاس پھوس سے مکان بناتے ہین اور دیوارین اُنکی مٹی سے

لیتے ہین اور بعضے خشت خام سے بعضے خشت پختہ اور چونہ او رگچ سے بعضے لکڑی کے بعضے پتھر کے مکانات بناتے ہین اور وضع مکان مین اور وسعت اور تنگی فضا اور تقسیم مین کمرون اور دالانون اور رُخ مین دروازون اور کھڑکیون کے اختلاف ہوتے ہین پس جسقدر مکانات تنگ و تاریک ہونگے وہان کی سکونت جسم کو مستعد واسطے ضعف اور سقوط قوت کے کریگی گنجان آبادی مین رہنا بہ نسبت دیہات کی سکونت کے مضر صحت ہے اور جسم کو زیادہ آمادہ واسطے قبول مرض کے کرتا ہے اور بُیُوت اَخلِیَہ یعنی بم پولیس اور حمام اور مذابح اور گڑھیّون اور ڈبرون اور نالون اور مرگھٹون اور اُن گڑھون کے قریب کے مکانون مین جہان آب راکد اور سڑا ہوا ہو یا جہان اشجار خبیثہ مثل تھوہڑ اور ببول وغیرہ کے بکثرت ہون مضر صحت ہے کہ اسکا بیان مفصل کیا جائیگا **بیان اقالیم** اقالیم کا مزاج بسبب قرب و بعد شمس اور درجات طول و عرض اور جبال اور اَنہار وغیرہ کے مختلف ہوتا ہے کوئی بلاد گرم ہین کوئی سرد ہین کوئی معتدل ہین چنانچہ بلاد تحت خط استوا یا اُسکے قرب کے مثل بلاد زنج و بَربَر و حَبشہ و مین او امریکاے جنوبی اور اکثر بلاد ہند قریب باعتدال ہین اور خلقت مین بھی سکان اقالیم مختلف ہوتے ہین بعض اقالیم کے سیاہ رنگ اور بعض کے گندم گون بعض سپید رنگ بعض سرخ و سپید بعض کے بال مُجَعَّد بعض کی ناکین چپٹی اور ہونٹ موٹے ہوتے ہین بعض کا نُمُو بہت جلد ہوتا ہے اور عمر بھی کوتاہ ہوتی ہے کہ اسکا بیان مفصل بھی لکھا جاویگا **بیان فصول** یعنی تبدیل فصل سے جو بیماری ہوتی ہے مثلاً جب جاڑے کی فصل آتی ہے بلغمی مزاجون کو زکام وغیرہ امراض بارِدہ لاحق ہوتے ہین **بیان استحمامات** یُنل جو بدن کی جلد پر پیدا ہوتا ہے یا خارج سے گرد و غبار جسم کے اوپر بَیٹھ جاتا ہے اُسکی صفائی کے واسطے یا گرمی دور کرنے کے واسطے یا نجاست رفع کرنے کے واسطے ضرورت نہانے کی ہوتی ہے پس اگر غسل نہ کیا جاوے اور مدت گذر جاوے تو مَسامات جلد کے بند ہو جاتے ہین اور افرازات کا خارج ہونا بند ہو جاتا ہے اور فعل امتصاص مین فتور پڑتا ہے اور یہ امر موجب بیماری کا ہوتا ہے باقی کلام تفصیلی اسکا آگے لکھا جاویگا **بیان تدہین** اکثر نضارت اور تازگی اور تفریح کے واسطے ادہان سے تدہین بدن کی کی جاتی ہے اور بعض بلاد ایسے ہین کہ وہان تدہین واسطے رفع یبوست اور نداوت جسم کے واجب ہے اگر اِس عمل کو معتاد ہین اِسکے ترک کر دین تو امراض جلدیّہ اور تپ وغیرہ لاحق ہو جاویگی ایسے شہرون مین جو دوسرے ملک کا آدمی جاوے اُسپر واجب ہے کہ تدہین کیا کرے ہمنے اپنے مطب مین دیکھا کہ ایک شخص بنگالہ مین گئے اُنکو تدہین کی عادت نہ تھی آخر کار خارش شدید مین مدتون مبتلا رہے جب وہان سے واپس آئے اُسوقت علاج سے آرام ہوا ایسے ہی ایک بنگالی کو فرخ آباد مین دو ہفتہ تک کسی وجہ سے نوبت تدہین کی نہ پہونچی طبیعت اُنکی بدمزہ ہوئی جب پھر تدہین شروع ہوئی تب صحت پائی

علی ہذا القیاس جو اَوْر بلاد کے آدمی معتاد تدہین و تعطیر کے ہوتے ہین پس عطریات بھی مختلف اقسام کے
ہوتے ہین بعض عطر شک مین پکائے جاتے ہین یا عطر گلاب نہایت قوی بنایا جاتا ہے تو مداومت
استعمال اِس قسم کے عطریات سے بعض امزجہ مین امراض عصبانی پیدا ہو جاتے ہین بعض اشخاص کو دیکھا ہے
کہ بمجرد لگانے عطر گلاب کے زکام ہو گیا یا درد سر ہونے لگا ایک شخص نے گلاب کے عطر کی پھریری کان مین
رکھ لی تھی اُسکا کان اندر سے ورم کر آیا اور درد شدید کان مین ہونے لگا بعد مداوات کثیرہ کے دس بارہ
دن مین اُنکو آرام ہوا باقی حالات اسکے اپنے موقع پر تحریر ہونگے۔ بیاُن اکل و شرب یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کی
غذا مین حیوانی و نباتی چیزین ہوتی ہین اور معدنیات مین صرف نمک داخل غذا ہوتا ہے۔ نباتات کے
سب اجزا ماکول ہوتے ہین مثلاً حبوب مین گیہون۔ جوار۔ باجرا۔ چاول۔ مونگ۔ ارہر۔ ماش۔
مسور۔ چنا۔ لوبیا۔ فول یعنی مٹر وغیرہا اور بقول مین۔ خرفہ۔ پالک۔ سویا میتھی۔ بانسمتی یعنی کرفس کا ساگ۔
کوتمیر۔ چونلائی وغیرہا۔ اور بامیا یعنی بھنڈی۔ قلقاش یعنی اروی۔ لوکی۔ طماطم یعنی ولایتی بگین۔ اور جڑ
مثل شلغم۔ بطاطیس یعنی آلو۔ گاجر۔ شکر قند۔ زمین قند۔ مولی۔ گٹھورہ وغیرہا۔ اور پھل مثل سفری۔
سیب۔ آم۔ خربزہ۔ تربوز۔ ککڑی۔ کھیرا۔ انجیر۔ نارنگی۔ بیر۔ انگور۔ بادام۔ پستہ۔ اخروٹ۔ ناشپاتی
وغیرہ۔ اور گرم مصالحہ مین۔ کالی مرچ۔ ادرک۔ ہلدی۔ لونگ۔ دھنیا۔ زعفران۔ رائی۔ زیرہ۔ الایچی۔
تیزپات۔ وغیرہ اور اِن سب چیزون مین کیفیت حرارت یا برودت یا رطوبت یا یبوست کی تاثیر ہے
علاوہ برین اخلاط بھی انھین غذاؤن سے پیدا ہوتے ہین۔ اور اغذیۂ حیوانی مین۔ بھیڑ۔ بکری سینڈھا
گاے۔ اونٹ۔ مرغ۔ کبوتر۔ تیتر۔ بٹیر۔ خرگوش۔ مچھلیان ہر قسم کی۔ اور دودھ۔ دہی۔ مٹھا۔ قشطہ
یعنی بالائی۔ پنیر۔ انڈا۔ وغیرہا ہوتے ہین اور حیوانات بوڑھے جوان مریض ذوات الالیاف اور
لحوم مملح اور مدخن اور ریقدود سب قسم کے کھانے مین آجاتے ہین اور تراکیب پکانے کی بھی صدہا طرح پر
ہین انسے بھی کیفیات حرارت و برودت وغیرہ اور اخلاط صالحہ وردیہ پیدا ہوتی ہین اِن اغذیہ مختلفہ سے
اکثر امراض اعضاء ہضم مین اور فسادات خون مین پیدا ہوتے ہین علاوہ برین کیت غذا سے بھی باعتبار
کمی و زیادتی مقدار کے امراض پیدا ہوتے ہین مثلاً زیادتی امراض امتلائی مثل تخمہ اور تشنگی شدید اور
اسہال اور تپ وغیرہ لاحق ہوتے ہین اور کمی مقدار غذا سے دَوران خون مین سُستی اور قلت ہوتی ہے
اور توابل کی زیادتی سے یا طبخ کامل نہونے سے یا جنس غذا کی ناقص یا مغشوش ہونے سے امراض
پیدا ہوتے ہین اسیطرح پانی کے بہت سے اقسام ہین اور اسمین مادہ غریب نامناسب مزاج انسانی کے
ملے رہتے ہین مثل مادہ طینی یا حجری یا نباتی کے پھر مادۂ طینی کے بہت سے اقسام ہین جو پانی مین ملجاتے ہین

مثل چونہ وسجی ونوشادر وشورہ ومگنیشیا وغیرہ کے اسیطرح بہت اقسام مواد نباتی مثل نرکل ببول
تھوہڑ وغیرہ کے ہین جو پانی مین گر کر مل جاتے ہین اور بھی بعض پانیون مین جونک وغیرہ
حیوانات باریک اور غیر محسوس ہوتے ہین یا آب صاف بمقدار مین بہت زائد پیا جاوے
یا فواکہ کھا کر پیا جاوے یا نامناسب وقت مین پیا جاوے تو اس سے بھی امراض پیدا ہوتے ہین اوبھی
بالفعل میخواری کا چرچہ بکثرت شائع ہوا ہے اسکے اکثار اور مداومت سے بڑے بڑے خوفناک مرض
پیدا ہوتے ہین اکثر میخوار مرگ مفاجات سے مرجاتے ہین بعض کی بصارت جاتی رہتی ہے بعض کو رعشہ
یا استسقا یا اسہال کی بیماری ہوجاتی ہے اور شراب مین بھی انواع واقسام کی رائج ہوئی ہین لیکن اسکی
سب اقسام مورث امراض ردیہ ہین ہرچند اکثر آدمی بگمان تفریح وتقویت وحفظ صحت کے اسکا استعمال
کرتے ہین اور محویت اور بیہوشی مین انکو مزہ ملتا ہے مگر کثرت اور مداوست سے نہایت سخت امراض
پیدا ہوجاتے ہین دماغ بالکل خراب ہوجاتا ہے بنیہ انسانی مین ضعف آجاتا ہے عمر کوتاہ ہوجاتی ہے
طاقت زائل ہوجاتی ہے قواے عضلیہ مین بالکل فتور آجاتا ہے جن مذاہب مین خمر حرام نہین ہے
اُنکے واسطے بوقت ضرورت دوا استعمال کرانے کا مضائقہ نہین ہے مگر اکثار و مداومت اُنکے حق مین
بھی بمنزلہ سم کے ہے **بیان سموم** سمیات بہت قوی مؤثر ہین یہان تک کہ بعض سموم نہایت قلیل مقدار
مین قاتل ہوتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ اگر بقدر قلیل کھائے جائین تو بعض امراض کو مفید ہوتے ہین
اور اگر بحالت صحت اُنکا استعمال کیا جاوے تو مرض پیدا کرتے ہین یا جسم کو مہیا واسطے قبول مرض کے
کردیتے ہین اور جو مقدار کافی پر کھائے جاوین تو ہلاک کردیتے ہین اور اُنھین کو سم قاتل کہتے ہین اور
یہ سموم تین قسم کے ہوتے ہین معدنی جیسے سنکھیا نباتی جیسے سینگیا حیوانی جیسے کالے سانپ کا کاٹنا
اِن سب کا بیان اپنے موضع پر آویگا **فائدہ** طب قدیم اور طب جدید دونون مین رہنج بمعنی سنکھیا کے ہے
مگر زرنیخ طب قدیم مین بمعنی ہرتال کے ہے اور طب جدید مین سنکھیا کے معنون مین آتا ہے۔ حیث
قال الاستحضارات الزرنیخیہ ومنہا الرہنج الاصفر والابیض ویعرف الاصفر منہ بسم الفار۔ اس سے
واضح ہوتا ہے کہ طب جدید مین ہرتال کو سم الفار کہتے ہین گوکہ زرد سنکھیا بھی ایک قسم سنکھیا کی ہے مگر
جہان طب جدید مین مرکبات زرنیخیہ اور زرنیخ کا بیان آیا ہے وہ بیان بالکل مطابق بیان آرسنک کے ہے
اور آرسنک کا ترجمہ سنکھیا ہے نہ ہرتال۔ بہرکیف مرکبات سنکھیا اور مرکبات نحاسیہ اور مرکبات انتیمونیہ
وغیرہ جو دوائے ڈاکٹری مین استعمال کیے جاتے ہین داخل سموم ہین اِسکا بیان بھی مفصل اپنے محل پر
کیا جاویگا طب قدیم مین بخوف سمیت ممانعت استعمال ادویہ سمیہ کی وارد ہے جب ضرورت شدید واقع ہو

اور ادویہ غیر سمیہ سے نفع نہ مترتب ہو اُسوقت مین بحکم الضرورات تبیح المحذورات استعمال ایسی ادویہ سمیہ کا
بکمال احتیاط جائز رکھا ہے **مخدرات کا بیان** مخدرات عبارت اِس سے ہے کہ اکثر آدمی بغرض تفریح
یا امساک یا بخیال بقاے قوت جوانی یا درازی عمر کے گمان سے معتاد افیون وغیرہ اشیاء کے ہوجاتے ہین
اِس قسم کی عادات ڈالنے سے انسان تباہ و ہلاک ہوجاتا ہے مگر عوام مین رواج اِسکا ایسا پھیلا ہے
کہ کوئی ملک خالی اِس ستم سے نہین ہے اور عوام کے دیکھا دیکھی خواص مین بھی رواج اِسکا بکثرت ہوگیا ہے
اگر ان لوگون کو مضرت اسکی متیقن ہوجاوے تو ہرگز اسکے گرد نہ پھٹکین یہ سب اشیاء مروجہ نہایت مضر صحت ہین
اسقدر البتہ ہے کہ کوئی شے زیادہ مضر ہے کوئی کم ضرر کرتی ہے یا آنکہ کسی شخص کو کوئی شے مفید اور کسیکو
مضر ہے مثلاً چاء کا پینا اِسقدر رائج ہوا ہے کہ کوئی ولایت اسکے رواج سے خالی نہین ہے کشمیر اور یورپ کے
ملکون مین زیادہ رواج ہے ہندوستان مین بزمان پاستان رواج اِسکا بہت کثرت کے ساتھ نہ تھا
لیکن اب حاکم وقت نے جو کاشت اِسکی بنظر تجارت جبال ہند پر مثل الموڑہ وغیرہ کے کی تو بحکمت عملی
قہوہ خانون کے جاری ہونے سے اسکے رواج کو ترقی ہوگئی اِسکا استعمال موسم سرما مین بلغمی مزاجون کو
نفع کرتا ہے اور حرارت غریزی کا انتعاش کرتا ہے اور کسل اور کاہلی کو رفع کرتا ہے مگر صفراوی مزاجون کو
مضر ہے اکثر امزجہ مین اسکے کثرت استعمال سے ضعف مثانہ ہوجاتا ہے یا قوام منی رقیق ہوجاتا ہے یا نیند
اُڑ جاتی ہے بعض کو ایسی عادت پڑ جاتی ہے کہ اگر وقت پر چاء نہ ملے تو بہت پریشان ہوتے ہین اسیطرح
قہوہ یعنی بن کا استعمال جسکو انگریزی مین کافی کہتے ہین عرب مین بہت کثرت کے ساتھ ہے اور وہ لوگ
نہایت غلیظ اور جلا کر اسکے کوئلہ کا استعمال کرتے ہین اور اُسمین جائفل اور جاوتری اور لونگ اور دارچینی
اور الاچی ملاتے ہین جن امزجہ مین موافق ہے اُنکا قول ہے **نظم** راحیست قہوہ روح فزاے کسل گسل ؛
آرام جان و قوت اعضا و قوت دل ؛ تقریب اجتماع جوانانِ پارسا ؛ تفریح بخش خاطر پیران مضمحل ؛
اور اکثر امزجہ مین استعمال اسکا مضر ہوتا ہے اُنکا قول ہے **شعر** آن سیہ رو کہ نام آن قہوہ است ؛ مانع النوم
و قاطع الشہوہ است ؛ اسیطرح افیون کا استعمال رائج ہے چین کے ملک مین بہت کثرت اِسکی ہے چار چار
پانچ پانچ تولہ تک کھاتے ہین اور ہندوستان مین بھی اِسکا رواج بہت ہے مگر مخدر دماغ ہے عقل کو زائل
کرتی ہے قبض پیدا کرتی ہے اشتہا کم ہوجاتی ہے نیند مین فرق آجاتا ہے لاغری جسم مین پیدا کرتی ہے پینک
آنے لگتی ہے بعض امزجہ مین نزلہ کو مفید ہوتی ہے اور کسیقدر امساک کرتی ہے باقی مضرتین اسکی ایسی ہین
کہ انسان کو انسانیت سے کھو دیتی ہین تمام اعضاء بدن کو مہیا قبول امراض کا کر دیتی ہے غرضکہ نہایت مضر
چیز ہے اور اسکو بہت طرح سے استعمال کرتے ہین کوئی افیون کی گولی کھاتا ہے کوئی پانی مین گھول کر گھولا پیتا ہے

غربا اسکے ٹھیکرے کھاتے ہین یعنی جس ظرف سفال مین افیون تازہ رکھی جاتی ہے کسیقدر اُس ظرف مین
سرایت کرجاتی ہے اُسی ظرف سفال کو پیسکر پھانکتے ہین اِس سے اکثر سوء القنیہ وغیرہ کا عارضہ ہو جاتا ہے
بعض آدمی اسمین ایلوا اور زعفران اور مغز بادام ملاکر گولیان بناکر کھاتے ہین اور اسکو حب زعفران
کہتے ہین بعض برش کا استعمال کرتے ہین بعضے اسکی گولیان بناکر حُقّہ مین بطور تمباکو کے پیتے ہین اِسکو
مَدک کہتے ہین بعض اِسکو پکاکر ایک نَے مین رکھکر بطور حقّہ کے پیتے ہین اسکو چنڈو کہتے ہین ان سے
ریہ وغیرہ آلات تنفس اور اعصاب کو ضرر شدید پہونچتا ہے آدمی زندہ درگور ہو جاتا ہے اسکا رواج چین
اور ہند اور مصر مین بکثرت ہے اگرچہ ابتدا ءً کسیقدر نشہ کی کیفیت آتی ہے سرور ہوتا ہے مگر آخر کو امراض
مُتَنَوِّعَہ لاحق ہوتے ہین عمر کوتاہ ہو جاتی ہے کوئی کام دنیا کا ایسے شخصون سے انصرام نہین پاتا ہے
اِسی طرح بھنگ کا استعمال بھی سخت مضر ہے بعض پیسکر پانی مین بطور شربت کے پیتے ہین بعض برفیان
اِسکی بناکر کھاتے ہین اسکو معجون کہتے ہین اِس سے نہایت جبن اور خشکی مزاج مین پیدا ہوتا ہے
اکثر اشخاص تمباکو کا استعمال حُقّہ مین یا پان مین کرتے ہین بعضے ناس لیتے ہین اگرچہ حُقّہ پینے سے
کسیقدر تحلیل ریاح اور رفع قبض ہوتا ہے اور شربت پینے سے رطوبات معدہ دفع ہوتی ہین اور پان مین
کھانے سے بھی کچھ ریاح تحلیل ہوتے ہین اور رفع قبض ہوتا ہے اور ناس سونگھنے سے نزلہ ناک کی طرف
رجوع ہوتا ہے مگر قلب کو اور دماغ کو مضر ہے اور حقہ پینا دمہ اور کھانسی کے واسطے ضرر رکھتا ہے غرضکہ
مسکرات کا استعمال نہایت مضر صحت ہے اور تمباکو وغیرہ کا استعمال بھی خالی از ضرر نہین ہے بعض حضرات
دھتورے کی گولیان بعضے کُچلے کی گولیان بعضے سنکھیا بعضے ہرتال وغیرہ کا استعمال کرتے ہین یہ سب
اشیا مضر ہین مرد عاقل پر فرض ہے کہ اِن چیزون کے استعمال سے مُحترز رہے انکی مضرتون کا تدارک
نہایت دشوار ہے بیانِ ادویہ ظاہر ہے کہ دوائین جو بحالت بیماری ازالۂ مرض کے واسطے دی جاتی ہین
اُنکی تاثیر جسم مین پیدا ہوتی ہے اور اکثر دوائین کسی عضو کے واسطے مضر بھی ہین جس مرض کے واسطے دی جاتی ہین
تو اور کوئی مرض بھی پیدا کرسکتی ہین مثلاً کلومل جو پارہ سے بنتا ہے اور مرض آتشک مین دیا جاتا ہے
اگر بمقدار زائد دیا جاوے یا بہت دنون تک دیا جاوے یا دانتون اور مسوڑون مین لگجاوے تو اُس سے
مُنھ آجاتا ہے اور گلسُوئی نکل آتی ہین اور چہرہ ورم کر آتا ہے آخر کو استسقاے لحمی ہو جاتا ہے کبھی منجر بہلاکت
ہوتا ہے یا ادویہ مسہلہ اگر مقدار مین زائد دی جاوین تو اُن سے قنات ہضمی مین تہیج پیدا ہو کر ہیضہ یا
سنگ رہنی ہو جاتی ہے گاہے نوبت بہلاک پہونچتی ہے اور اگر مقدار معین سے کم دی جاوے تو موجب
کرب اور تعب عظیم کی ہوگی اسیطرح سب دواؤن کا حال ہے اسیواسطے دوا کے استعمال مین قدر شربت

رسالہ اول

اور سن مریض اور طاقت مریض اور قوت مرض اور موسم اور روقت کا لحاظ کیا جاتا ہے خصوصاً یورپین
مڈیسن یعنی ادویۂ انگریزی مین اسکا خیال رکھنا واجب ہے کیونکہ وہ دوائین قوی التاثیر ہوتی ہین اور
کہنگی اور تازگی اور ردوت اور جودت جوہر دوا اور کیفیت استحضار یعنی کس ترکیب سے بنائی گئی ہے
لحاظ رکھنا واجب ہے بیان اسباب مُعدّیہ اسکی دو قسمین ہین ایک معدیہ خارجیہ یہ عبارت اس سے
کہ جس قسم کے مرض سے مادّہ منفصل ہو کر دوسرے جسم مین لگے تو دوسرے جسم مین بھی وہی مرض پیدا
کردے اور اسکا عروض ولحوق اسطرح پر ہوتا ہے کہ جس شخص کے کسی عضو مین کوئی مرض ہے اُس عضو کے
ساتھ دوسرے صحیح الجسم کو اتفاق ملامست کا ہوا یا اُس مرض کے لباس سے ملامست ہوئی یا اُس مادّہ
مرض کو جسم صحیح مین داخل کیا گیا جسکو تلقیح (ٹیکا لگانا) کہتے ہین یا مادّہ مُعدّیہ ہوا جو مین ملکر دوسرے
جسم صحیح کو لگا اُس سے وہی مرض پیدا ہوگیا مثلاً جرب یعنی خارش کہ اسمین کیڑے مشابہ دھک کے
ہوتے ہین یعنی جس طرح جون کے حویصلات ہوتے ہین یہ کیڑے ایسے سریع الانتقال ہوتے ہین کہ جب
دوسرے کا جسم خارش کے دانون سے لمس کرے فی الفور وہ کیڑے اُسکے جسم مین آکر خارش پیدا کرتے ہین
یا قروح آتشک کہ جب جسم صحیح اس سے امتصاص کریگا وہ مادّہ اس جسم صحیح مین آجاویگا اور عدوی بالتلقیح
اسطرح پر ہے کہ چیچک کا مادّہ گاے کے تھن کے چھالے سے لیکر انسان کے لگاتے ہین اُس سے
انسان کے چھالا اُسی طرح کا پڑجاتا ہے یا مادّہ مُعدّیہ ہوا ہے جو مین منتشر ہو کر جسکے بدن مین پہونچتا ہے
اُسمین ایک ہی قسم کا مرض پیدا کردیتا ہے اسکو وبا کہتے ہین اور کبھی اسباب نوعیہ اسباب مُعدّیہ مین
شمار کیے جاتے ہین مثلاً اسباب طاعون یا اسباب حمیات دائمہ یا متقطعہ یا جاسے تیفوس۔ اسکا ذکر
آگے آویگا۔ صورت وبا کی پیدا کرتے ہین مثلاً جب کہ اجزے حیوانات اور نباتات متعفنہ کے ہوا سے
جو مین بکثرت ملجاوین اور کسی دیہ خاص کی ہوا اُنسے متکیف ہو جاوے دوسری قسم مُعدّیہ داخلیہ جسطرح
امراض مُتوارثہ ہوتے ہین یعنی باپ کو آتشک تھی تو بیٹے کو بھی ہوگی بیان اسباب میخانکیہ میخانک
معرب میکانک کا ہے اور میکانک انگریزی مین اُس علم کو کہتے ہین کہ جسمین بیان کلون وغیرہ کے بنانے کا
ہو جیسے گھڑی بگھی کولو وغیرہ پس انسان کے جسم کی ترکیب ازروے علم میکانک کے ہے جیسے گھڑی کے
پرزے جب تک اپنی اپنی جگہ پر قائم اور درست ہین تب تک گھڑی چلتی رہتی ہے جب کوئی پرزہ اپنی
جگہ سے ہٹ گیا یا ٹوٹ گیا چلنا گھڑی کا موقوف ہوگیا پس اسباب میخانکیہ امراض انسانی کے واسطے
یہ ہین کہ مثلاً ضربہ یا سقطہ یعنی چوٹ لگی کوئی ہڈی یا پٹھہ ٹوٹ گیا یا اپنی جگہ سے ہٹ گیا یا آدمی گر پڑا
اُسکے سبب سے ہڈی ٹوٹ گئی یا مفصل پر سے اُکھڑ گئی یا آلات راضہ سے صدمہ پہونچا مثلاً لٹھ ایسا لگا

کہ گوشت مرضوض ہوگیا یا ہڈی ٹوٹ گئی یا آلات ناریہ سے صدمہ پہونچا آگ سے یا بارود سے یا آتشبازی سے
جلگیا یا بندوق سے صدمہ پہونچا یا آلات حادّہ سے صدمہ پہونچا مثلاً تلوار یا چھری سے زخم لگا یا آلات
واخزہ سے صدمہ پہونچا مثلاً برچھی یا تیر سے زخمی ہوا یا جواہر کاویہ یعنی تیز کاٹنے یا جلانے والی چیز سے
صدمہ پہونچا جیسے کاسٹک یا تیزاب شورہ کا لگ گیا وغیر ذلک انکو اسباب بادیہ بھی کہتے ہین ان سے
جسم مین ہتک یا شق یا شج وغیرہ فسادات ہوتے ہین اور صدمہ اسکا یا صرف جلد پر از قبیل جراحات
ہوتا ہے یا تجاویف مین بھی مثل گردہ اور ریہ او مثانہ وغیرہ کے پہونچتا ہے- اسباب بنیہ عبارت
اُن اسباب سے ہے جو بنیۂ انسان مین موجود ہین مثلاً پیرانہ سالی مین دانتون کا گرنا بالون کا سپید ہونا
یا استعداد شخصی کا واسطے قبول مرض کے مہیّا ہونا یا مزاج شخصی کا بلغمی وصفراوی وغیرہ ہونا غرض کہ
قدرت نے انسان کو صحیح پیدا کیا ہے جو بیماری انسان کو ہوتی ہے بغیر سبب اور وجہ کے نہین ہوتی ہے
اور اسباب بیماری کے پیدا ہونے کے یہی اٹھارہ سبب ہین جو اوپر مذکور ہوے یعنی آٹھ سبب داخلی
اور دنل سبب خارجی یہ اسباب اگر ضعیف ہین تو جسم مین استعداد قبول مرض کی پیدا کرینگے اور اسباب مہیّہ
کہلائے جاوینگے اور جب اُسکو قوت پہونچیگی تو وہ مرض حادث ہوگا اُسوقت وہ سبب سبب متمم کہلاویگا
اور جو ابتدائً تاثیر قوی ہوگی تو اُسیوقت وہ مرض لاحق ہو جاویگا مثلاً ہوا ے فاسد بدن مین لگی اگر اُسکا اثر
کم ہے تو استعداد قبول مرض کی پیدا ہوئی اور جو اُسکا اثر ایسا قوی ہے کہ فی الفور مرض پیدا کر دیا تو وہ
سبب متمم ہوگیا یہی لباس کا حال ہے کہ اگر ایک مدت تک ایک لباس بدن سے ملاصق رہے میل
بدن پر جم جاتا ہے اور مسامات بند ہو جاتے ہین پس اگر کوئی مرض نہ پیدا ہوا تو استعداد قبول امراض
جلدیہ کی آجاویگی اور یہ سبب مُہیّہ کہلاویگا اور جو مدت دراز تک وہ لباس ملاصق بدن رہا کہ اُس سے
خارش پیدا ہوگئی تو وہ سبب مُتمم کہلاویگا علیٰ ہذا القیاس مکان ایسا تنگ و تاریک ہو کہ جسمین چند روز قیام
کرنے سے سُستی اور ضعف لاحق ہو تو یہ اسباب مہیّہ مین داخل ہے اور جب اُسمین اسقدر مدت تک سکونت
ہوئی کہ اشتہا جاتی رہی اور ضعف عظیم طاری ہوا یا اور کوئی مرض پیدا ہوا تو اُسوقت یہ سبب متمم اُس
مرض کا ہوگا یا ایک ملک مین گئے اور وہان کی سرزمین کی تاثیر سے کاہلی اور گرانی اور کمی اشتہا معلوم ہوئی
تو اُسوقت پیدا ہونا استعداد قبول مرض کا تصور کرنا چاہیے اور اگر دست آنے لگے یا بخار آگیا تو وہ ملک
سبب متمم اس مرض کا ہوا یا بروقت تبدیل فصل کے سُستی اور بھاری پن معلوم ہوا تو جاننا چاہیے کہ
جسم مین استعداد قبول مرض کی پیدا ہوئی اور جو کوئی مرض پیدا ہوگیا تو اُسکو مرض فصلی سمجھنا چاہیے
ایسا ہی حال غسل کا ہے چند روز غسل نہ کیا اور بدن مین میل جم گیا اور خشکی پیدا ہوئی تو اسمین استعداد

رسالہ اول

قبول مرض کی آگئی اور جو اسقدر مدت تک غسل نہ کیا کہ کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو یہ سبب متمم ہوا یہی حال
تدہین کا ہے کہ جن ملکون مین تدہین نہ کرنے سے امراض پیدا ہوتے ہین اگر چندروز تدہین نہ کرین تو
استعداد قبول مرض کی پیدا ہوتی ہے پھر بعد چندے بیماری عارض ہوتی ہے اور تبدیل فصل سے بھی
بیماری ہو جاتی ہے مثلاً گرمیون مین امراض صفراوی پیدا ہوتے ہین بسبب گرمی موسم کے اور اکل و شرب کا
تو حال ظاہر ہے کہ اسکی بے اعتدالی سے اکثر بیماریان پیدا ہوتی ہین یا تو غذاے خاص ایسی نامناسب مزاج
کھائی کہ جس سے کوئی مرض پیدا ہوگیا یا غذا کھائی اور اسکا تھوڑا سا فضلہ رہگیا چندروز مین تھوڑا تھوڑا
مادہ کسی تجاویف بدن مین اسقدر جمع ہوگیا کہ اُس سے کوئی مرض لاحق ہوا یا پانی فاسد پینے مین آیا
اُس سے بیماری ہو جاتی ہے یا عادت آب تازہ پینے کی تھی اور باسی پی لیا تو زکام ہو جاویگا اور کثرت خمر سے
تو اکثر مرجاتے ہین رعشہ ہو جاتا ہے استسقا ہو جاتا ہے آور اسباب معدیہ خارجیہ بھی ظاہر ہین کہ جس
عورت کو آتشک ہو اُسکے ساتھ صحبت کرنے سے آتشک ہو جاتی ہے ایسے ہی اسباب معدیہ داخلیہ مین
کہ باپ کو آتشک ہو تو بیٹے کو بھی ہوتی ہے آور اسباب میخانکیہ تو ظاہر ہین مثلاً چوٹ لگی ہڈی ٹوٹ گئی
یا جوڑ اُکھڑ گیا اسمین تشخیص کی کچھ حاجت نہین ہے **فائدہ** ہرچند طب قدیم مین یہ مسائل بدلالت التزامی
یا تضمنی پائے جاوینگے مثلاً طب قدیم مین یہ مسئلہ ہے کہ تعدیل ستہ ضروریہ کی موجب حفظ صحت ہے
اور منجملہ ستہ ضروریہ کے ہواے مستنشق کو بھی لکھا ہے مگر جس تفصیل کے ساتھ ترکیب ہواے جو کی
آکسیجن اور نٹروجن سے اور علیحدہ کرلینا ان دونون ہواؤن کا اور جُدا جُدا خاصیتین ان
ہواؤن کی اور اہویۂ فاسد مثل کاربان وغیرہ کا ملجانا اس ہوا مین اور ہر ایک کی تاثیر دریافت
کی ہے اور طریقے استخراج اور استحضار ان ہواؤن کے اور صدہا قسم کے دلائل اور تجربے علم کیمسٹری
اور علم کیمیا مین متاخرین نے بیان کیے ہین وہ باتین طب قدیم مین نہین ہین یا اقتباس و استفراغ کو
طب قدیم مین منجملہ ستہ ضروریہ کے لکھا ہے اور اُسمین بول و براز کی تفصیل لکھی ہے مگر طب جدید مین
تفصیل اسکی بہت شرح و بسط کے ساتھ سلاست تقریر مین تحریر کی ہے اور بول مین جو اجزا یوریا اور
ایسڈ اور آئلکی وغیرہ کے لکھے ہین وہ طب قدیم مین نہین ہین یا جو امور کارآمد اور موجب مزید بصیرت
قدما سے رہ گئے تھے اُنکی طرف ہمارے طب یونانی کے متاخرین نے توجہ نفرمائی اور تطویل مل کی طرف
ذہن متوجہ ہوگیا کہ یہ بات خود حواشی اور شروح کے مطالعہ سے عیان ہے اور ایسے ہی مباحث سے
ضخامت اور تعداد کتب بڑھائی ہے کہ جس سے بجز ضیافت طبیعت کے کسی طرح کا فائدہ طالب فن کو
نہین پہونچ سکتا ہے بلکہ وقت تحصیل کا ضائع ہوتا ہے اور ذہن مین پریشانی آتی ہے مثلاً شیخ نے

قانون مین لکھا ہے کہ الطب علم یتعرف منہ احوال بدن الانسان من جہۃ مایصح ویزول عن الصحۃ یحفظ الصحۃ
حاصلہ ویستردزائلہ اب شراح نے قلم اُٹھایا تو پہلے تحقیق الفاظ کی طرف جو منصب اہل لغت کا ہے متوجہ
ہوئے یعنی طب کے کئی معنی ہین ایک سحر کے ہین چنانچہ کہتے ہین طُبَّ الرجل فہو مطبوب دوسرے اصلاح کے
معنی ہین یقال طبیب الشفاء تیسرے معنی عادت کے ہین یقال ما ذلک بطبی ای عادتی چوتھے معنی
حذاقت کے ہین یقال صانع طبیب ای حاذق بعدہ معنائے لغوی سے منقول ہوکر صناعت مخصوصہ
کا نام قرار پایا ہے اور فلان فلان وجوہ مناسب کے معنائے لغوی سے ساتھ معنائے اصطلاحی کے ہین
پھر جب علم لغت سے فراغت پائی منطق کی طرف توجہ فرمائی اور کہا کہ قولہ علم کالجنس و بقولہ یتعرف منہ
احوال بدن الانسان یخرج مالا یتعرف منہ احوالہ کالہندسۃ والعربیۃ وبقولہ من جہۃ ایصح ویزول یخرج
سائر العلوم کالطبیعی والنجوم وغیرہا پھر اعتراضات جڑے گئے کہ نجوم کے علم مین بھی احوال بدن انسان سے
من جہۃ السعادۃ والنحوسۃ ومن جہۃ الصحۃ والمرض بحث ہوتی ہے پھر اسکا جواب دیا گیا پھر اعتراض کیا
پھر جواب دیا غرضکہ جب اس سے فراغت پائی تب بالائی اعتراضون پر توجہ فرمائی کہ یتعرف کیون کہا
یعرف کیون نہ کہا یتعلم کیون کہا یعلم کیون نہ کہا۔ منہ کیون کہا عنہ کیون نہ کہا پھر تعریف علم طب کی
ایک ایک قید پر اعتراضات کیے گئے اور جوابات دیے گئے پھر شراح متقدمین پر متاخرین نے اعتراضات
کیے پھر اور اعتراضات کیے گئے کہ اکثر مسائل طب کے ظنی ہین اسپر اطلاق علم کا کیونکر درست ہے یا احوال
بدن انسان سے کل افراد انسان مراد ہین تو یہ صحیح نہین ہے کسواسطے کہ افراد انسان غیر محصور ہین اور
سب کے بدن کا حال جاننا محال ہے یا بعض افراد انسان ہین تو وہ بعض غیر معین ہین پس تعریف المجہول
بالمجہول ہوئی اگر معین ہین تو وہ عبارت سے مستفاد نہین ہوتے ہین پھر یہ اعتراض ہے کہ صحت حاصلہ کے
حفظ مین تحصیل حاصل لازم آتی ہے اور استرداد صحت زائلہ مین اعادہ معدوم کا ہوتا ہے جو محال ہے
غرض اسی طرح کے بیسون اعتراض جائے اور انکے تحریر جواب مین خامہ فرسائی کی جس سے اصل مقصود کو
کچھ لگاؤ نہین ہے اور پریشانی ذہن طالب مزید برآن ہے پھر جب اس قسم کے تطویلات مخل دمُمل سے
ہماری کتابین بھری پڑی ہین تو وہ علم ہمکو کیونکر آسکتا ہے اور کسیقدر ہماری عمر کا حصہ تحصیل مین اُس
علم کے ضائع ہوگا اور باوجود اسقدر اضاعت اوقات کے بھی ہم تحقیقات جدیدہ اور تجربات مفیدہ سے
ناواقف ہین اور بمقابل ایک نیٹو ڈاکٹر کے معالجہ پر مستقیم نہین ہوسکتے ہین گو کہ ہمارے اکثر اصول علاج
نہایت عمدہ ہین اور سوء مزاجات یا امراض مزمنہ یا متطاولہ کا علاج ڈاکٹری مین نہین ہے یا اکثر
علاج ڈاکٹری سموم سے کیا جاتا ہے اور بسبب عدم مراعات مزاج اور حادّ التاثیر ہونے ادویہ سے کے

بحالت غلطی تشخیص ضرر عظیم ایسا بیمار کو پہونچتا ہے کہ تدارک اُسکا محال ہو جاتا ہے معہذا بیشتر امراض
کثیر العروض مین اور بھی دستکاری مین انکا مرتبہ ایسا بڑھا ہوا ہے کہ بیشتر امراض مین ڈاکٹری کی حذاقت
اور ہماری طب قدیم کی خفت و ذلت ہوتی ہے مگر طب جدید مین بسبب اِسکے کہ حاوی دونون طبون
کی ہے بہت عمدہ مسلک اختیار کیا گیا ہے اگر ہمارے ہم فن اور مسلمان قوم اسی طرح بادۂ غفلت مین
مدہوش رہین گے توجس طرح بَیَدک کا علم بمقابل طب قدیم کے ذلیل اور بے وقعت ہوگیا ہے اُسی طرح
ہماری طب قدیم کا حال بمقابلۂ طب جدید کے ہو جاویگا ابھی زمانۂ موجودہ مین ڈاکٹرون اور طبیبون کی
وقعت اور پرسجو مین موازنہ کرلینا چاہیے پس مناسب اور مستحسن تو یہی ہے کہ طب جدید کے درس و
تدریس کو ہندوستان مین جاری کیا جاوے اور اگر یہ ممکن نہووے تو یہی کتاب بحر محیط زیر مطالعہ رہے
یا بعد تحصیل طب قدیم کے ڈاکٹری کی تعلیم دی جاوے تو ہمارے ہم فنون کی بھی وقعت متصور ہے
اور ہماری قوم کا بھی فائدہ ہے۔ ہرچند اس رسالہ مین بہت سے مضامین خارج از فن درج ہوگئے ہین
مگر جوش ہمدردی قومی نے اس تطویل پر مجبور کردیا اب دوسرے رسالہ مین مطالب مبحوث عنہ حیز تحریر مین
آوینگے۔ رسالۂ اول ختم ہوا اسکے بعد دوسرا رسالہ بیان مین ارکان اور اخلاط اور قویٰ اور امزجہ کے ہے

رسالۂ اول

رسالہ دوم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

مشتمل بر بیان

ارکان و اخلاط و قوی و ارواح و افعال و امزجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
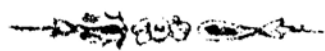
الحمد للہ الذی خَلَقَ الانسانِ مِنَ الاَرْوَاحِ والقُوٰی والاَعْضَاءِ ویَزِیدُ فی الخلق مایشاءُ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین - اما بعد التماس کرتا ہے ہیچمدان اصغر حسین غفرلہ رب المشرقین کہ یہ رسالہ دوم جلد اول کتاب بحر محیط کا ہے بیان مین ارکان اور اخلاط اور قویٰ کے اور اِس رسالہ مین تین فصلین ہین

فصل اول بیان ارکان مین ہرچند یہ مسئلہ مبحوث عنہ علم طبیعات یا علم کیمیا کا ہے نہ علم طب کا مگر بجہت اسکے کہ قدما کے نزدیک ارکان یعنی عناصر جن سے تمام عالم اجسام مرکب ہے چار ہین خاک - باد - آب - آتش - اور انھین چار عنصرون کے استحالہ سے اخلاط اربعہ یعنی بلغم - صفرا - سودا - خون - کا بننا قرار دیا ہے اسواسطے بنظر سہولت فہم کے اتباع کتب قدیم کا ضرور ہوا لہٰذا مختصر سا حال ارکان کا بیان کیا جاتا ہے یہ بات مسلم ہے کہ تمام عالم اجسام مرکب ہے اجزاے صغیرہ دقیقہ سے جو اجزا ذرون سے بھی زیادہ باریک اور ایسے چھوٹے ہین کہ ہمارے حواس سے ادراک اُنکا محال ہے مثلاً ہمنے ایک ماشہ نیل پاؤ سیر پانی مین گھس کر ملایا پھر اُس پانی مین سے ایک قطرہ لیکر من بھر پانی مین ملایا پھر اُس پانی مین سے ایک قطرہ سیر بھر دودھ مین ملایا تو تمام اجزا اُس نیل کے دودھ مین ایسے منتشر ہو جاتے ہین کہ دودھ کی رنگت مین کسی طرح کا تغیّر مشاہدہ نہین ہوتا ہے اور وہ اجزا ہمارے حواس سے مدرک نہین ہوسکتے ہین پس خیال کرنا چاہیے کہ کس قدر باریک اجزا اُس نیل کے ہوے ہین اور انھین اجزاے غیر محسوسہ سے ترکیب اُس نیل کے جسم کی تھی اگرچہ ذہن مین تجزیہ ان اجزا کا الیٰ مالا نہایۃ کہ ممکن ہے مگر خارج مین تجزیہ اُسکا بالضرور ایسی باریک اور چھوٹی چیزون پر منتہی ہوا ہوگا جو ہمارے حواس سے محسوس نہین ہوسکتا اور حقیقت مین وجود اُسکا موجود ہے اُسی جزو کو جوہر فرد یا جزو لایتجزیٰ کہتے ہین اور یہی جوہر فرد مادہ تکون تمام اجسام عالم کا ہے اور یہی جزو بسیط ہے اسیواسطے قرار دیا گیا ہے کہ ہیولیٰ سب اجسام کا ایک ہے مگر ترکیب اجسام کی بے اثر فاعل کے نہین ہوسکتی ہے لہٰذا ترکیب اجسام کا قواے فعالہ کے سبب سے مانا گیا اور قوت فعالہ تین قسم کی پائی گئی ایک حرارت دوسری نور تیسری قوت کہربائیہ یہی قوتین فاعلہ جب مادّہ یعنی جوہر فرد مین اثر کرتی ہین تب اِس فعل

اور انفعال سے جسم صورت پذیر ہوتا ہے اور تمام اجسام کی تین حالتین پائی جاتی ہین ایک جامد دوسری سیّال تیسری غاز یعنی گیاس کہ ایک قسم کا نور ہے جسکی روشنی کلکتہ وغیرہ مین ہوتی ہے اور انھین اجزاء لا تتجزیٰ کے انفعال اور قوائے ثلثہ کے فعل سے عناصر یعنی بسائط جو تمام اجسام کے وجود کے رکن ہین پیدا ہوئے ہین اور انھین بسایط کی ترکیب سے تمام دنیا کے اجسام متکوّن ہوئے ہین پس متقدمین نے ان عناصر بسیطہ کو چار مین محدود کر دیا یعنی خاک - باد - آب - آتش مین اسوجہ سے (پیدا ہو وجود بذیر) اخلاط کو بھی چار مین حصر کیا یعنی آگ مستحیل بصفرا ہوتی ہے اور پانی مستحیل ببلغم اور ہوا مستحیل بخون اور خاک مستحیل بسودا ہوتی ہے اور متاخرین نے یہ خیال کیا کہ جس چیز مین ایک ہی طرح کا جزو مستخرج ہوتا ہے اور اُس جزو مستخرج کی (نکالا جاتا ہے) تحلیل کی جاوے تو پھر کوئی دوسرا اجزو مستخرج نہو سکے وہ عنصر ہے پس اُز روے استقرا کے ۶۴ جزو ایسے پائے کہ اگر اُنکو منحل کرو تو کوئی جزو غیر اُسمین سے نہ نکلیگا لہذا اُنھون نے کہا کہ ابھی تک بسائط عنصر ۶۴ نکالے گئے ہین اور یہی عناصر موالید ثلثہ کے اجسام ہین سے یعنی حیوانات اور نباتات اور معدنیات سے بحیل اکسیریہ نکالے جاتے ہین تو انھین کی بساطت اور عنصریت کے قائل ہوئے مثل لوہا - گندک - کاربن - ہیڈروجن - اکسیجن - نیٹروجن - چونہ وغیرہا چنانچہ جسم انسان سے بھی لوہا گندک چونہ کاربن ہیڈروجن اکسیجن وغیرہ نکالے جاتے ہین غرضکہ یہ مسئلہ تشریح وتفصیل تمام کتب علم طبعیات اور علم کیمیا مین مسطور ہے اور اس مسئلۂ حصر عناصر مین خاکسار نے اپنی راے بالتفصیل کتاب محاکمات الطب والطبیعی مین لکھی ہے من شاء فلیطالعہا غرضکہ اس اختلاف سے فن طب کو کچھ بحث نہین ہے عناصر خواہ چار مُسلّم رکھے جاوین خواہ (۶۴) (جو چاہیے وہ مطالعہ کرے اُس کتاب کو) علم طب کے اصول مین کوئی خلل نہین آتا ہے بسایط سے ترکیب اجسام کا بہرکیف مُسلّم ہے۔ **فصل دوسری بیان اخلاط مین**۔

ظاہر ہے کہ بدن انسان دو قسم کے اجزا سے مرکب ہے (مرکب ہونا) بعضے جامد جیسے گوشت ہڈی وغیرہ دوسرے سائل جیسے خون بلغم وغیرہ پھر جامد کی دو قسمین ہین ایک صلب یعنی سخت جیسے نلی کی ہڈی کاسہ سر کی ہڈی غضروف یعنی چپنی کی ہڈی یا کُرکُری ہڈی دوسری لَیّن جیسے عضلات اور امعا وغیرہ پس سیّالات چیزین جو داخل قوام بدن ہین اور اُنکی درستی سے بقاے صحت ہے اُنکو اخلاط کہتے ہین پھر اجزاے بدن کی جو تحلیل کیے تو اُس سے ثابت ہوا کہ نہایت باریک اور چھوٹے چھوٹے ذرّات بذریعۂ غذا (ایک شے سُرخ لزج مثل سریش) کے باہم ملتصق ہو کر اعضا کو بناتے ہین اور انھین اجزاے ملتصقہ کو منسوجات کہتے ہین یعنی ہر عضو کی ترکیب منسوجات سے ہے پس اس مادہ کا التصاق اگر ترتیب (باہم چسپیدہ ہو) ونظام کے ساتھ ہے تو اُس سے لیفات (ریشے) بنتے ہین اور جب یہ ریشے باہم ملتصق ہوتے ہین تب سطح

یا صفیحو بنتا ہے اور جب یہ صفائح بلا انفطار ملتصق ہوتے ہین اُس سے ایک جوہر سوراخ دار مشابہ بخار یا (کھیون کے چھتے) کے بنتا ہے اُسکو غشاے منخرب کہتے ہین اور اردو مین خانہ دار جھلّی کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور جب یہ جوہر منخرب منعقد اور کثیف ہو جاتا ہے تو اُسکو غشا (جھلّی) کہتے ہین پھر جب یہ جھلّی غلیظ اور کثیف اور سخت اور لدن یعنی سکڑنے اور پھیلنے والی بنتی ہے تب اُسکو رباط (تانت) کہتے ہین اور جب جوہر منخرب کے سوراخون مین ایک مادہ لدن جسکا قوام بستہ ہوتا ہے اور دودھ کا رنگ ہوتا ہے بھر جاتا ہے تو غضروف بنتا ہے اور جب غضروف پر ایک تیزاب اور ایک جوہر کلسی (چونہ) گرتا ہے تو اُس سے بڑے بڑے ریشے یا صفائح ہڈی پیدا ہوتی ہے اور باریک ریشون کی بناوٹ سے اعصاب متکون ہوتے ہین اور اسی طرح عضلات ریشون سے متکون ہوتے ہین اور مبدء عضلات کے اوتار ہین جنکا رنگ نقرئی ہوتا ہے اور لیفات اعصاب اور لیفات عضلات کی پونگیان بن جاتی ہین تب وہ عروق دمویہ اور عروق ماصّہ کہلاتی ہین اور انھین عروق اور اعصاب اور جوہر منخرب سے غدد بنتے ہین اور انھین اعصاب اور جوہر منخرب سے موضع خاص پر مادہ خاص سے تمام اعضاء باطنی مثل ریہ اور کبد اور امعاء وغیرہ کے متکون ہوتے ہین اور اجسام سیّالہ جنکو رطوبات بھی کہتے ہین وہی اخلاط ہین اور انکی تقسیم کئی طرح سے ہوتی ہے ایک باعتبار نضج کے پس ایک رطوبات فجّہ یعنی غیر نضجہ مین جسطرح کیلوس دوسری رطوبات نضجہ جیسے خون دوسری تقسیم باعتبار حرکت کے ہے یعنی ایک رطوبات مستدیرہ جو ہمیشہ عروق مین گھومتی رہتی ہین جیسے خون کہ ہمیشہ عروق مین دوران کرتا رہتا ہے دوسری رطوبات ساکنہ جو ایک زمانہ معین تک کسی وعاے معین مین بھری رہتی ہین اور بوقت ضرورت حرکت کرتی ہین جیسے صفرا پتّہ مین یا بول مثانہ مین یا منی اوعیہ منی مین رہتی ہین اور بوقت ضرورت ان رطوبات کو حرکت ہوتی ہے تیسری تقسیم باعتبار قوام کے ہے یعنی ایک رطوبات مائیہ جسطرح آنکھ مین رطوبت بیضیہ ہے دوسری رطوبت لبنیہ جیسے غُدّہ قدامیہ مین ہے تیسری رطوبات بلغمیہ جیسے مخاط (رینٹ) چوتھی رطوبت دسمہ جیسے دہن الشحم مین ہے پھر رطوبت کی دو قسمین ہین ایک رطوبات عامّہ جو تمام اعضاے بدن مین رہتی ہین جیسے خون دوسری رطوبات خاصہ جو بعض اعضاء کے ساتھ مخصوص ہین مثلاً رطوبات تجاویف جمجمہ - اب مفصل حال رطوبات کا بقاعدہ طب جدید بیان کیا جاتا ہے بیان خون یہ ایک رطوبت ہے سرخ رنگ کی کہ رطوبت کیلوسی سے بنتی ہے جو خون کہ شریانون مین رہتا ہے اُسکا رنگ احمر قانی یعنی ڈھڈھا سُرخ ہوتا ہے اور جو خون کہ وریدون مین رہتا ہے اُسکا رنگ احمر اقتم یعنی سُرخ سیاہی مائل ہوتا ہے مگر پھیپڑے مین معاملہ بالعکس ہے یعنی پھیپڑے مین

جو اَوردہ ہین اُنکا خون احمر قانی ہوتا ہے اور جو شرائین پھیپڑے مین ہین اُنکا خون احمر اقتم ہوتا ہے
اور تمام اعضا مین خون پہونچکر پھر قلب کی طرف مراجعت کرتا ہے اور تمام اعضا کی غذا پڑتا ہے اور قلب کے
تجویفات یعنی بطون مین اور شرائین اور اَوردہ مین ہر وقت دَورہ کرتا رہتا ہے اور اسکا خاصہ ہے
کہ جب بدن سے علاحدہ ہوتا ہے اور ہوا اسکو لگتی ہے تو اسکے دو جزو ہو جاتے ہین ایک جزو رشاشی
یعنی پانی دوسرا جزو علقی یعنی جزو منجمد مثل لوتھڑے کے اور مقدار مین نصف سے کچھ زیادہ جزو منجمد
ہوتا ہے اور نصف سے کچھ کم پانی ہوتا ہے اور جزو علقی کا جوہر غلیظ اور لدن ہوتا ہے اور پانی سے
کسیقدر وزنی ہوتا ہے اور ہوائے جو مین رکھنے سے سریع التعفن ہوتا ہے اور جزو رشاشی کو ہلکی آنچ
دینے سے احمر اقتم اور ہش یعنی زود شکن ہو جاتا ہے اور پانی مین تر کرنے سے محلول نہین ہوتا ہے
اور طبخ سے ایک جسم صلب احمر کبدی اللون بن جاتا ہے اور جب کسی ظرف (برتن ۱۲) مین جزو علقی کو رکھین تو
ہوائے جو کی جہت سے اوپر کی سطح کا رنگ (کلیجی کا سا رنگ ۱۲) احمر قانی ہو جاتا ہے اور نیچے کا رنگ احمر اقتم ہو جاتا ہے اور
جب اُلٹ کر کے رکھا جاوے تو وہ احمر قانی احمر اقتم ہو جاتا ہے اور احمر اقتم احمر قانی ہو جاتا ہے اور یہ
انقلاب بسبب خاصۂ اصل الحموضات کے ہے جس سے ہوائے جو مرکب ہوئی ہے اور جزو علقی
دو چیزون سے مرکب ہے ایک نہایت چھوٹے ذرّات سُرخ سے دوسرے غرا یعنی ریشہائے سریش سے
پس اگر خون کے جزو علقی کو کپڑے مین رکھکر دھویا جاوے تو ذرّات احمر دُھل کر پانی مین ملجاتے ہین
اور جزو غرائی سپید سپید سُوت کی طرح ریشون کی صورت مین رہجاتا ہے اسکو انگریزی مین فبرن
کہتے ہین اور وہ پانی جسمین ذرات احمر خون سے دُھل کر پانی مین مل گئے ہین اگر اسکی تقطیر کرلین اور
جو جزو انبیق مین رہ جاوے اُسکو خشک کرلین تو ایک شے بصورت کوئلہ کے رہجاتی ہے پھر اُسکو
جلا ڈالین تو اُسمین لوہے کے ذرّات پائے جاتے ہین جو سنگ مقناطیس کے ساتھ جذب ہوسکتے ہین
اسیواسطے آہن محلول جسکو تنگچر اسٹیل کہتے ہین بہت مقوی دوا ہے کسواسطے کہ اُسکے پینے سے
ذرّات آہن کے پیٹ مین پہونچکر خون مین ملجاتے ہین اور موجب تقویت کے ہوتے ہین اور جوارش
خبث الحدید طب قدیم مین اور کانتی سار یعنی گشتۂ فولاد بیدک مین عمدہ مقوی خیال کیا گیا ہے اور
ذائقہ جزو رشاشی کا شور (کھاری ۱۲) ہوتا ہے اور رنگ مین اُسکے نہایت خفیف سبزی ہوتی ہے اور قوام اُسکا
مائی ہوتا ہے اور خفیف لزوجت ہوتی ہے اور وزن مین جزو علقی سے اخف (ہلکا ۱۲) ہوتا ہے اور پانی سے
بھاری (بقدر پانی کے ۱۲) ہوتا ہے اور جب جزو رشاشی مین ٹھنڈھا پانی بسرعت تمام ملاکر طبخ کیا جاوے تو دودھ کا سا
رنگ ہو جاتا ہے اسی سے استحالہ دمویت کا طرف لینت کے ثابت ہوتا ہے اور اسمین تیزاب ملانے

انعقاد ہو جاتا ہے علم تحلیل سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ خون پانچ قسم کے جزون سے مرکب ہے
ایک پانی اسواسطے کہ جب سینتالیس جز و اجزاے رشاشی کے بذریعۂ قرعہ انبیق تصعید کیے جاوین
تو تینتالیس جز و آب تفہ کشید ہوتا ہے دوسرا جز و باجی ہے جو ہوا مین مل کر محو ہو جاتا ہے کیونکہ
جز و رشائی کو تول کر کسی چوڑے ظرف مین ڈالکر لکڑی وغیرہ سے حرکت دیوین اور پھر اُسکو تولین
تو اُسمین سے کم ہو جاتا ہے تیسرا اغزاء الدم کیونکہ جب جز و رشاشی مین ہموزن اُسکے پانی ملاوین اور طبخ دیکر
ٹھنڈا کر لیوین تو ایک تھلتھلا جم جاتا ہے یہی جبلی ہے جو اکثر سری پایون سے بنا کر کھاتے ہین چوتھا
اجاجیۃ النطرون اور فحمیۃ نطرون یعنی شورہ کی شوریت اور شورہ کا کوئلہ۔ اگر جز و رشاشی مین تیزاب
ڈالین تو یہ دونون جز و علاحدہ ہو جاتے ہین پانچوان اجزاے کلسیہ۔ اگر جز و فحمی کو جلاوین تو اُس سے
اجزاے کلسی حاصل ہوتے ہین اور حساب اسکے اجزاے ممترجہ کا اسطرح ہے کہ اگر ایک لاکھ جز مائیت
خون کے فرض کیے جاوین تو اُسمین نوے ہزار جز و پانی آٹھ ہزار چھ سے اسی جز و اجزاے مائیہ اور
چھ سے ساٹھ جز و اجزاے نطرونیہ چار سے جز و بلغم اور ایک سے پینسٹھ جز و اجزاے فحمیہ اور تین جز و
گندک اور ساٹھ جز و مٹی ہوتی ہے۔ فائدہ خون کا جسم مین یہ ہے کہ تجویفات قلب اور عروق کو
حرکت دیتا ہے اور تولید حرارت غریزی کی کرتا ہے اور تمام رطوبات متحالیہ اسی سے مستفرغ ہوتے ہین
جن امراض سے انسان مرجاتا ہے اُسکے آثار جو بعد موت خون مین باقی رہجاتے ہین وہ مختلف صورتون
ہوتے ہین۔ کبھی اوردہ مین خون اسقدر ممتلی ہوتا ہے کہ اُذن یمنی قلب کا خون سے بھرا رہتا ہے
اور رنگ اُسکا احمر اقتم ہوتا ہے اور خون جما ہوا ہوتا ہے اجزاے مائیہ اُس سے منفصل نہین ہوتے ہین
اور جب اُسکو عروق سے نکالتے ہین تو متعفنت ہو جاتا ہے اور جو شخص صدمہ سے بجلی کے یا بعض قسم کے
زہر سے یا ڈوب کر مر جاتا ہے تو خون غیر منجمد ہوتا ہے اور جسکو زمانہ سکرات کا دراز ہوتا ہے اور حالت نزع
دیر تک رہتی ہے اُسمین رطوبت منعقدہ اجزاے دم کی دم سے منفصل ہو جاتی ہے کبھی اجزاے کلسیہ
خون کے اوردہ مین پائے جاتے ہین اور یرقان وغیرہ مین بہت سا صفرا خون مین ملا ہوا پایا جاتا ہے
اگر ایسے مریض کا خون تھوڑے پانی مین گھولا جاوے تو پہلے پانی کا رنگ زرد ہو جاتا ہے پھر سرخ ہو جاتا ہے
بعض امراض مین اجزاے مائیہ خون کی مقدار طبعی سے بڑھ جاتے ہین بعض مین کم ہو جاتے ہین بعض مین
شظایاے غزائیہ مقدار طبعی سے گھٹ بڑھ جاتے ہین بعض مین ذرات سرخ خون کے قدر متناسبہ طبعی سے
گھٹ بڑھ جاتے ہین

بیان رطوبات مائیہ کا جو عروق مائیہ مین رہتی ہین

واضح ہو کہ رگون کی
تین قسمین ہین ایک شرائین جو قلب سے ثابت ہوئی ہین اور اُنکو عروق ضوارب بھی کہتے ہین کسواسطے

یعنی چلنے والی ہاتھ جلنے والی ۱۲

کہ اُنکا خون جہندہ ہوتا ہے دوسری اوردہ جو غیر ضوارب ہین اور بقول متقدمین کبد سے ثابت ہوئی ہین اور بقول متاخرین منتہاے شرائین سے ثابت ہوئی ہین تیسری عروق ماصّہ جو نہایت باریک اور دقیق رگین اور ہر جزو بدن مین اور انمین قوت جاذبہ ہے جسکی جہت سے کیلوس "چوسنے والی" اور رطوبات مائیہ کو جذب کر کے اعضا مین پہونچاتی ہین اِنکی دو قسمین ہین ایک عروق لبنیہ جو امعا مین اور جداول امعا مین موجود ہین اور کیلوس کو چوستی ہین دوسری عروق مائیہ جو غدد مائیہ مین داخل ہو کر نکلی ہین اور ہر عضو مین یہی رگین باریک رطوبات مائیہ کو واسطے تازگی اور شادابی اُس عضو کے پہونچاتی ہین اور جلد بدن تک پھیلی ہین انھین عروق کے ذریعہ سے جو ضماد جلد پر لگایا جاتا ہے اُسکی مائیت جذب ہو کر داخل بدن مین پہونچتی ہے اور فائدہ اور اثر ضماد کا محسوس ہوتا ہے پس عروق مائیہ مین جو رطوبت رہتی ہے وہ رطوبت مثل زجاج کے ہوتی ہے اور یہ رطوبت سطح خارجی بدن سے اور جوہر متخلخل اور احشا اور تجاویف سے بذریعۂ انھین اوردہ کے ممتص ہوتی ہے اور قلب تک پہونچتی ہے اور کبھی یہ رطوبت خراب ہو جاتی ہے اسوجہ سے کہ اسمین کوئی شے حریف ملجاوے یا کوئی زہر کھایا جاوے یا سگ دیوانہ کے کاٹنے سے لعاب اُسکے مُنھ کا ملجاوے یا مادہ آتشک کا اُسمین پہونچ جاوے۔ **بیان رطوبات خاصہ** یعنی ہر ایک عضو خاص مین ایک رطوبت خاص ہوتی ہے کہ اُس رطوبت کے زیادہ یا کم ہو جانے سے اُس عضو مین مرض پیدا ہوتا ہے اور جب تک وہ رطوبت اپنی مقدار مناسب پر رہتی ہے تب تک مزاج عضوی اعتدال پر رہتا ہے چنانچہ رطوبات تجویف جمجمہ حسب ذیل ہین **بیان رطوبات تجویف جمجمہ** دماغ کے غشاؤن کے درمیان مین ایک رطوبت رہتی ہے تاکہ ایک غشا دوسرے غشا سے نہ چھٹنے پاوے ورنہ یہ اتصال غیر طبعی موجب امراض کا ہوتا ہے اِسی رطوبت کے بڑھجانے سے استسقار الراس کی بیماری ہو جاتی ہے کہ سر بہت بڑا ہو جاتا ہے اور غمز سے اجتماع پانی کا سَر مین محسوس ہوتا ہے کبھی یہ پانی مابین غشار صلب اور استخوان سر کے ہوتا ہے کبھی مابین غشار صلب اور غشار عنکبوتی کے اور کبھی مابین غشار عنکبوتی اور اُمّ الدماغ کے پانی مجتمع ہو جاتا ہے دوسری رطوبت تجاویف بُطون دماغ مین ہوتی ہے یہ رطوبت شرائین دماغ سے متحالب ہوتی ہے تاکہ اطراف بطون کو نہ چھٹنے دیوے۔ **رطوبت منخرین** یعنی بلغم جو ناک سے نکلتا ہے یہ بلغم اُن غدد بلغمیہ سے نکلتا ہے جو ناک کی جھلّی مین اور عظام منخرین مین ہین اور یہ رطوبت اسواسطے ان غدد مین پیدا کی گئی ہے کہ ریشہ ہاے اعصاب شم کو تر رکھے اور قوت شامّہ کی حفاظت کرے یہی بلغم جب قدر مناسب سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو مدبرۂ بدن اُسکو منخرین کی راہ سے نکال دیتی ہے اور اِسی رطوبت کا مزاج جب متغیر ہو جاتا ہے اور اُسمین حدّت آجاتی ہے تو مرض

زکام کالاحق ہوتاہے چوتھی رطوبت دہان صانع برحق نے غدد اُذنیہ اور غدد فکّہ تحتانیہ اور غدد زیر زبان پیدا کیے ہین اور اُنمین قوت تولید لعاب کی رکھی ہے تاکہ قوت ذائقہ بذریعۂ لعاب کے ادراک ذائقہ مذوقات کا کرے اور غذا جو چبائی جاوے اُسکی مضغ مین اعانت پہونچے اور بھی لقمہ کے نگلنے مین اعانت بخشے اور بھی اِس لعاب مین قوت ہضم عنایت ہوئی ہے تاکہ شروع مضغ سے تحلیل غذا کی شروع ہوجاوے اِس رطوبت کو بُصاق کہتے ہین اور آلات مضغ بھی اسواسطے مخلوق ہوے ہین کہ ذائقہ کا ادراک بسبب تصغر اجزاے ماکول کے بخوبی ہووے اور اِزدِرار مین اور ہضم مین آسانی ہووے بیانؔ رطوبت حلق یہ بلغم ہے کہ غُدد بلغمیہ لوزتین اور بلعوم وغیرہ سے متحالب ہوتا ہے تاکہ ہمیشہ حلق کو تر رکھے جس سے کلام کرنے مین آسانی ہو اور لقمہ کے اِزدِرار مین بسبب ازلاق کے سہولت ہووے چھٹے آنکھ کی رطوبتین حکماے متقدمین نے تین رطوبتین نکالی تھین متاخرین نے آٹھ رطوبتین قرار دی ہین ایک رطوبت بیضیہ ہے وہ ایک پانی خالص ہوتا ہے کہ طبقہ قرنیہ اُس سے ممتلی رہتا ہے اور رطوبت جلیدیہ اور رطوبت زجاجیہ کو اپنے موضع طبیعی سے نکلنے نہین دیتا ہے اور اسی کی راہ سے خطوط شعاعیہ رطوبت جلیدیہ کی طرف جاتے ہین دوسری رطوبت جلیدیہ ہے وہ ایک جرم عدسی الشکل ہوتا ہے اُسمین صدہا مسامات ہوتے ہین جنمین پانی بھرا رہتا ہے اور کام اسکا یہ ہے کہ خطوط شعاعیہ جو پھیلے ہوتے ہین اُنکو بایکدیگر قریب کر کے رطوبت زجاجیہ کی طرف پہونچاتا ہے مگر رطوبت مکدّر جب اِس رطوبت مین ملجاتی ہے تب نزول الماء یعنی موتیا بند ہوجاتا ہے تیسری رطوبت زجاجیہ یہ مثل آبگینۂ گداختہ کے ہوتی ہے اِس سے کُرۂ چشم بھرا رہتا ہے یہ رطوبت خطوط شعاعیہ کو رطوبت جلیدیہ سے طبقۂ شبکیہ تک پہونچاتی ہے اسمین کبھی کدورت ملجاتی ہے تو عارضۂ مکدّر العین پیدا ہوتا ہے چوتھی رطوبت ایک آب رقیق ہے کہ وعاء رطوبت جلیدیہ مین بھرا رہتا ہے تاکہ رطوبت جلیدیہ اپنی وعا کی سطح سے نہ چھٹنے پاوے پانچوین بلغم رنگین ہے جس سے طبقۂ عنبیہ رنگین رہتا ہے اور یہی بلغم خطوط شعاعیہ کو منعکس کرتا ہے چھٹی بلغم سیاہ یا گندم گون ہے جو طبقۂ مشیمیہ پر چپٹا رہتا ہے ساتوین دموع یعنی آنسو ہین کہ غُدّہ مین بھرے رہتے ہین اور سطح خارجی آنکھ پر اُسی غُدّہ سے متحالب ہوکر جاری ہوتے ہین اور اُنسے ملتحمہ کو اور اجفان کو طراوت اور تری حاصل رہتی ہے آٹھوین ایک چکنی رطوبت ہے کہ غدہ (فی یوم یوس) سے متحالب ہوکر اجفان کے غضروفون کو چکنا رکھتی ہے چھٹی رطوبت تجویف الاذنین اسمین دو رطوبتین ہین ایک رطوبت کا نام صملوخ ہے جو موم کی طرح ہوتی ہے اور ذائقہ مین نہایت تلخ ہوتی ہے اِسی تلخی کی وجہ سے کیڑا کان کے داخل مین نہین جاتا ہے

اور جھلی جو ثقب السمع پر منڈھی ہے اُسکو یہ رطوبت چکنا رکھتی ہے دوسری رطوبت مائیہ جو ریشہ ہاے عصب سمع کو تر رکھتی ہے اور صدمۂ اصوات کی تعدیل کرتی ہے **ساتوین رطوبات گردن** ایک رطوبت برنگ تبنی غدہ ترسیہ مین رہتی ہے دوسرا بلغم ہے جو مری مین رہتا ہے تاکہ انطباق مری نہ ہونے پاوے اور بھی انزلاق لقمہ کا معین ہووے **آٹھوین رطوبات صدر** ایک بلغم ہے کہ قصبۂ ریہ اور عروق خشنہ اور شُشش کے کیسون مین رہتا ہے اور منفعت اسکی یہ ہے کہ سطح داخلی اعضاء مذکورہ کی یعنی قصبۂ ریہ وغیرہ کی بسبب مرور دائمی ہوا کے خشک نہ ہونے پاوے اور یہی بلغم کبھی بڑھ جاتا ہے اور قوام طبعی اسکا بگڑ جاتا ہے چنانچہ بسبب نزلہ یا ضیق النفس یا سِل وغیرہ کے متغیر ہو جاتا ہے دوسری رطوبت وہ ہے کہ غشاء شش اور غشاء اضلاع مین بخارات مستحیل بہ مائیت ہوا کرتے ہین اور اسی رطوبت کی وجہ سے غشاء ریہ اور غشاء اضلاع ملائم اور تر رہتے ہین تاکہ ریہ اور اضلاع سے چپٹ نجاوے اور اصطکاک کے صدمات کی حفاظت رہے تیسری حجاب قلب مین بخارات شرائین منجرہ سے مائیت پیدا ہوتی ہے منفعت اِسکی یہ ہے کہ قلب اور اُسکے شغاف سے حجب چمٹ نہ جاتین اور اصطکاک کا صدمہ نہ پہونچے اِسی رطوبت کے بڑھ جانے سے استسقاء القلب کا عارضہ ہو جاتا ہے **نوین رطوبت ثدمین** یعنی دودھ اسکے بہ نسبت متاخرین کی یہ راے ہے کہ جوہر مغذی جو پستان عورت مین ہوتا ہے اُس سے یہ رطوبت بیضاء حلو متحالب ہوتی ہے اور متقدمین کہتے ہین کہ دم طمثی کے تین حصے ہو جاتے ہین ایک حصہ مستحیل بہ لبنیت ہونے کے واسطے ثدیین مین جاتا ہے دوسرا حصہ غذاے جنین ہوتا ہے تیسرا حصہ جو بطور فضلہ کے ہے رحم مین رہتا ہے تاکہ جنین کو صدمۂ اصطکاک سے محفوظ رکھے اور ولادت کے وقت معین ازلاق ہووے بدانست خاکسار راے متقدمین کی ارجح ہے کسواسطے کہ اکثر عورات کو دیکھا ہے کہ تا زمان رضاعت اُنکو احتباس رہتا ہے اور یہی خون کا استحالہ طرف دودھ کے اقرب و اسہل ہے اور ظاہر ہے کہ خون کیلوس سے بنتا ہے بتاثیر کیمیاوی کے اور کیلوس کی صورت قریب بشکل دودھ کے ہوتی ہے تو پھر خون کا مستحیل ہو جانا طرف دودھ کے باثر کیمیاوی اسہل و اقرب ہے اور دونون رائین یعنی راے قدما اور راے متاخرین قریب یکدیگر ہین — **دسوین رطوبات شکم** منجملہ انکے ایک رطوبت مذیبہ یعنی گلانے والی معدہ مین ہے کہ غذا کو ہضم کرتی ہے اور یہ رطوبت شفاف پانی کی طرح ہے یہ رطوبت افواہ عروق شرائین منجرہ سے جو معدہ کے ہر جزو بدن مین متحالب ہوتی ہے یہ رطوبت مثل شراب کے ہے اسی کی جہت سے شیخ نے کہا ہے کہ اگر معدہ زمان دراز تک غذا سے خالی رہے تو معدہ کے متقرح ہو جانے کا خوف ہے

یعنی یہ رطوبت عروق سے نکل کر غذا کو تحلیل کرتی ہے جب غذا معدہ مین نہوگی تو ضرور ہے کہ یہ
رطوبت جرم معدہ مین خراش پیدا کرے لیکن ایسی حدت اور ایسی کثرت تولید اِس رطوبت کی اہل ہند
کے معدون مین کم ہے دُوسری رطوبت عنق الطحال کی ہے کہ اُس سے ایک پانی پیدا ہوکر رودہُ
اثنا عشری مین جاتا ہے اور تولید کیلوس مین اعانت کرتا ہے متقدمین تولید کیلوس کی کبد مین
قرار دیتے ہین متاخرین نے تولید اسکی اثنا عشری مین قرار دی ہے واللہ اعلم عنداللہ تیسری رطوبت
صفرا یعنی پت ہے یہ رطوبت کڑوی زرد رنگ مائل بسبزی ہے یہ رطوبت کبد سے متحالب ہوکر تھوڑی سی
رودہُ اثنا عشری مین جاتی ہے اور تھوڑی سی مرارہ یعنی پتہ مین جاتی ہے پس صفرا کی دو قسمین ہین
ایک صفرا کبدی جو کبد سے اثنا عشری مین جاتا ہے اور یہ رقیق القوام خفیف اللون عدیم الرائحہ
قلیلۃ المرارۃ ہوتا ہے اِسی جہت سے کلیجی حیوانات کی کھانے مین تلخ نہین معلوم ہوتی ہے دُوسرا
صفرا مراریہ جو کبد سے مرارہ مین آتا ہے اور یہان پہونچکر قوام مین اِسکے غلظت اور ذائقہ مین مرارت
اور حرافت پیدا ہو جاتی ہے اور صفرا طبعی کا رنگ زرد مائل بہ اندک سبزی ہوتا ہے اور خفیف و سوست
تیل کی طرح اُسکے قوام مین ہوتی ہے اور اگر اُسکو حرکت دی جاوے تو اُسپر بلبلے پیدا ہو جاتے ہین
اور اُسمین بُو مشابہ بوے چربی و مشک کے آتی ہے اور ذائقہ مین تلخ ہوتا ہے اور اجزاے مادی
اُسکے چھ ہین ایک جزو پانی ہے اور یہ جزو سب اجزا سے زیادہ ہے دُوسرا جزو ماحی ہے جب صفرا مین
اسپرٹ آف وین یا تیزاب گوگرد وغیرہ ڈالین تو جزو ماحی راسب ہو جاتا ہے تیسرا جزو رچینی جب جزو مائی
صفرا مین سے نکل کر اسپرٹ آف وین اُسمین ملاکر خشک کرلین تو ایک جسم اسود رچینی رہ جاتا ہے غالبًا
اِسی جزو کو قدما نے بلفظ سودا تعبیر کیا ہوگا چوتھا مادہ زرد رنگ کا ہے جسکی جہت سے صفرا کا رنگ زرد
رہتا ہے پانچوان شورہ ہے کہ وہ نہایت حار اور اکّال ہے اِس جزو کو سلفیورک ایسڈ اور مُیوریٹک ایسڈ
ملاکر نکال لیتے ہین چھٹا جزو کلس ہے کہ جب مادہُ رچینیہ کو جلاتے ہین تب چونہ حاصل ہوتا ہے اور کام عمدہ
اِس خلط کا یہ ہے کہ رودہُ اثنا عشری مین خلاصہ کیلوس کو ثفل غذا سے جدا کردے اسی واسطے اِسکا
وجود بدن انسانی مین ضروری سمجھا گیا ہے دوسرا کام یہ ہے کہ جب فضلات غذا کے امعاء سفلی مین
پہونچتے ہین اُسوقت صفرا اُن آنتون مین آکر تحریک امعا کو کرتا ہے اسیوجہ سے جب صفرا غیر طبعی
ہو جاتا ہے تو فضلات یا دیر مین بطوء کے ساتھ خارج ہوتے ہین یا سُرعت کے ساتھ خارج ہوتے ہین
اور اِسی سبب سے مادہ ریحی بہت پیدا ہوتا ہے اور ایک قسم کا مادہ حاد اور ترش اور بلغم پیدا ہو جاتا ہے
جسکی جہت سے براز کا قوام یا لون وغیرہ بہ نسبت فضلۂ طبعی کے متغیر ہو جاتا ہے

رسالہ دوم

چوتھی رطوبت کیلوس ہے یہ رطوبت سپید رنگ دودھ کی طرح امعامین غذا سے منفصل ہوتی ہے
اور کھانا کھانے کی چند ساعت کے بعد امعاے علیامین اور عروق لبنیہ جداول امعامین اور مجراے صدری
مین مشہود ہوتی ہے پھوہی رطوبت مستحیل بخون ہو جاتی ہے پانچوین رطوبت امعایہ رطوبت مائیہ ہے
کہ امعاے علیا اور سفلی مین جو شرائین منخرہ ہین اُنکے بخارات سے پیدا ہوتی ہے اور یہ رطوبت بھی
معین ہضم ہوتی ہے اور امعا کا تنقیہ کرتی ہے اور امعا کو تر رکھتی ہے چھٹی رطوبت صہروح ہے
طبقۂ زغبیہ معدہ اور امعا کے نیچے غُدد بلغمیہ مخلوق ہین اُنہین سے بلغم متحالب ہوتا ہے اُسکا کام یہ ہے
کہ اجزاء امعا کو املس رکھے اور مرور فضلات سے امعا متضرر نہون اور فضلہ کے انزلاق پر اعانت کرے
ساتوین رطوبت تجویف بطن کی ہے شرائین منجرہ جو صفاق مین ہین اُنکے بخارات سے رطوبت مائیہ
بنتی ہے وہ احشاء بطن کو تر رکھتی ہے اور ایک کو دوسرے مین چمٹنے نہین دیتی ہے یہی رطوبت جب
زیادہ پیدا ہوتی ہے تب عارضہ استسقاء بطنی کا لاحق ہوتا ہے آٹھوین رطوبت بول یہ رطوبت
نمکین اُترجی اللون گُردون سے متحالب ہوتی ہے اور براہ حالبین کے مثانہ مین آکر جمع ہوتی ہے
منفعت اسکی یہ ہے کہ تمام فضلات مائیہ بدن کو نکالتی ہے نوین بلغم مثانہ طبقۂ داخلی مثانہ کے نیچے
ایک غُدہ بلغمیہ مخلوق ہوا ہے اُسمین سے یہ رطوبت متحالب ہوتی ہے اور منفعت اسکی یہ ہے کہ حدت
بول کو کم کر دیتی ہے اور مثانہ کو ضرر بول سے محفوظ رکھتی ہے گیارھوین بیان رطوبات آلۂ تناسل
مردان اسمین پانچ رطوبتین ہین ایک بلغم مجراے بول غشاے داخلی مجری کی ایک غدہ مخلوق ہے
اُسمین سے ایک رطوبت متحالب ہوکر مجراے بول مین چمٹی رہتی ہے تاکہ ہنگام خروج بول کے مجراے بول کو
ضرر نہ پہونچے دوسری رطوبت شحمیہ ہے یعنی جو چربی کہ سطح حشفہ اور قلفہ پر مخلوق ہوئی ہے اُس سے
یہ رطوبت متحالب ہوکر سطح حشفہ کو چکنا رکھتی ہے اور قلفہ کو حشفہ سے چمٹنے نہین دیتی ہے تیسری رطوبت
طبقہ غمدیہ ہے یعنی شرائین جو اِس طبقہ مین ہین اُنکی تبخیر سے رطوبت پیدا ہوتی ہے اور منفعت اِس رطوبت کی
یہ ہے کہ خصیہ کو طبقہ سے ملتصق نہین ہونے دیتی ہے اور اسکی جہت سے خصیہ تر رہتا ہے یہی رطوبت
جب زیادہ پیدا ہوتی ہے تو قیلۃ الماء اور آورہ مائیہ کا عارضہ ہو جاتا ہے چوتھی رطوبت غدہ قدامیہ کی ہے (خصیون مین پانی اُتر آکر بڑھ جاتے ہین)
یعنی ایک بڑا غدہ صنوبری شکل جو عنق مثانہ کے قریب ہے اُسمیں سے ایک رطوبت لبنیہ متحالب ہوتی ہے
بروقت صحبت کے پانچوین رطوبت منی ہے کہ اسمین قوت حیات ہے انثیین سے متحالب ہوتی ہے
اور منفعت اسکی تولید نسل اور بقاے نوع ہے بارھوین رطوبت آلات تناسل عورات یہ تین
رطوبتین ہین ایک رطوبت شحمیہ عنق رحم مین ہے جو اُسکو چکنا رکھتی ہے اور ضرر بول سے بچاتی ہے ایک

غدہ شحمیہ سطح داخلی شفرین کبیرین وصغیرین کا ساتر ہے اُس غدہ سے یہ رطوبت متحالب ہوتی ہے
دوسرا بلغم ہے کہ عنق رحم مین ہوتا ہے اُسکی جہت سے اطراف عنق باہم چمٹتے نہین پاتے ہین اور
بحالت جماع صدمۂ اصطکاک سے عنق رحم محفوظ رہتی ہے غشاے داخلی کے نیچے ایک بلغمیہ ہے
وہان سے یہ بلغم متحالب ہوتا ہے اسی رطوبت کا جب قوام طبعی بگڑ جاتا ہے اُسوقت عارضہ سیلان رحم کا
پیدا ہوتا ہے تیسری رطوبت بحریہ ہے۔ بحر عبارت ہے تجویف جرم رحم سے پس رحم مین جو شرائین منبجزہ ہین
اُنکے بخارات سے ایک رطوبت پیدا ہوتی ہے تاکہ بحر کو تر و تازہ رکھے اور اطراف رحم کو باہم ملتصق
نہونے دے اور یہ رطوبت باکرہ مین مثل رطوبت رشاشی کے ہوتی ہے اور ثیب مین دودھ کی طرح
ہوتی ہے **تیرھوین رطوبات مفاصل**۔ مفاصل مین دو رطوبتین ہوتی ہین ایک رطوبت وسمیہ
کہ رباطات جو مفاصل پر پیچیدہ ہوتی ہین اُنکے غشاے داخلی سے متحالب ہوتی ہے اور منفعت
اس رطوبت کی یہ ہے کہ مفاصل کی حرکت مین سہولت واقع ہووے اور عظام مفاصل کے جو
غضروف ہین وہ چکنے رہتے ہین دوسری رطوبت اوعیہ وسمیہ کی یہ رطوبت مثل چکنے بلغم کے ہے
غشاء داخلی اوعیہ وسمیہ مین جو ہین اُنکی شرائین سے متحالب ہوتی ہے منفعت اُسکی یہ ہے کہ
اوتار مفاصل کے چکنے رہین حرکت سے خشک نہ ہوجاوین **چودھوین رطوبت مخ یعنی ہڈیون کا
گودہ**۔ تجویفات عظام اور صفائح عظام مین جو مسافت واقع ہے اُسکی جو غشاء مبطن ہے اُسمین
جو شرائین ہین اُنسے یہ مادہ متحالب ہوتا ہے اور قوام اُسکا دہن لین مائل بحمرت ہوتا ہے اور جنین مین
قوام اسکا بلغمی ہوتا ہے دہنیت نہین ہوتی ہے اور احمر اللون ہوتا ہے **پندرھوین رطوبات جلدیہ**
بشرہ اور جلد حقیقی کے درمیان ہین ایک نسیج بلغمی بچھی رہتی ہے اور شرائین جلد سے یہ رطوبت متحالب
ہوتی ہے اور منفعت اُسکی یہ ہے کہ بشرہ کو جلد کے ساتھ ملتصق رکھے دوسری یہ کہ تعدیل قوت لامسہ کی
کرتی ہے تیسری یہ کہ زغبیات عصبیہ جو جلد مین ہین اُنکو تر رکھے اور سطح خارجی جلد کو ملوّن کرے اسیواسطے
اہل فرنگ کا رنگ سپید اور اہل حبش کا سیاہ اسی طرح مختلف الالوان انسان ہوتے ہین دوسری
رطوبت دہن غشاء شحمی ہے یہ رطوبت جوہر متخلخل کی شرائین سے متحالب ہوتی ہے اِس رطوبت کے
سبب سے حرکت عضلات کو بآسانی ہوتی ہے تیسری رطوبت عرقی ہے یعنی شرائین منبجزہ
جو جلد مین ہین اُنکے بخارات سے رطوبت مائیہ پیدا ہوکر مسامات جلد کی راہ سے نکلتی ہے منفعت
اِسکی یہ ہے کہ جلد کو تر رکھے۔ ۸۹۵ھ ہجری مین ایک وبا عجیب ملک انگلستان مین آئی کہ بہت
کثرت کے ساتھ پسینہ بدن سے نکل کر آدمی مرجاتا تھا اسیواسطے نام اُس مرض کا عرق انگلتاری

ہوگیا تھا اسی قبیل سے ماہ جولائی ۱۸۵۶ء مین آگرہ وغیرہ بلاد میان دوآب مین وبائے
دست کی آئی اُسمین بعض آدمیون کو قے و دست کچھ نہین ہوتا تھا فقط چہرہ پر پسینہ نکلتا تھا
اور آدمی مرجاتا تھا **فائدہ** واضح ہو کہ طب جدید مین تحالب عبارت ہے ایک فعل خاص سے
جو جسم حیوانات مین واقع ہوتا ہے یعنی ایک رطوبت جو خون مین ملی ہوتی ہے اور اُسکا خاصہ
خون کے خاصہ سے جداگانہ ہوتا ہے وہ رطوبت خون سے نکل کر غُدد مین مجتمع ہوتی ہے اور
انھین سے اپنے موقع پر پہونچتی ہے اور رطوبات بھی مختلف اطوار کے ہوتے ہین جیسا کہ
اوپر مفصل بیان کیا گیا اور یہ رطوبات بذریعۂ افواہ شرائین کے جو اُن غُدد کے اندر ہوتے ہین
ترشح کرتی ہے فقط ایک صفرا کی رطوبت ایسی ہے کہ وہ وَرید الباب سے ترشح کرتی ہے اور اسی طرح
غُدد بلغیہ سے بلغم اور غُدد رضابیہ سے رضاب متحالب ہوتا ہے باقی رطوبات افواہ شرائین سے
متحالب ہوتی ہین اور شعبہ شرائین کے بہت باریک ہوتے ہین چنانچہ بیان اعضا مین اسکی تفصیل
اور تصریح کی جاویگی **فصل تیسری بیان ارواح و قُوی مین** ہرچند ارواح و قویٰ کی بحث
اس طرز خاص اور تفصیل خاص کے ساتھ جسطرح طب قدیم مین ہے کتب طب جدید مین جو یہان موجود ہین نظر سے
نہین گذری ہے مگر قویٰ کا بیان علم تشریح طب جدید مین بخوبی ہے چنانچہ لکھتے ہین کہ تمام اجسام عالم کی
دو قسمین ہین ایک اجسام آلیہ دوسری اجسام غیر آلیہ اجسام آلیہ اُن اجسام کو کہتے ہین کہ جنکے وظائف
خاص ہون مثلاً اعضاے غذا اعضاے آلیہ ہین کہ انکا کام خاص ہضم غذا ہے بذریعۂ قوت حیوی کے
اور یہ اعضاء غذا تمام حیوانات مین پائے جاتے ہین دوسرے اعضاے غیر آلیہ کہ اُنکا وظیفہ اور فعل
کچھ نہین ہے اور نہ انمین اعضاے مختلف البنا پائے جاتے ہین بلکہ فقط نمو کسیقدر اُنمین ہے وہ جمادات
کہلاتے ہین اور انکا نمو بطور میکانکی ہوتا ہے پس انسان کا جسم اجسام آلیہ مین داخل ہے اور انسان کا جسم
مختلف اعضا اور آلات سے واسطے مختلف وظائف کے مخلوق ہوا ہے اور جو چند اعضا ملکر اُنسے ایک
وظیفہ خاص سرزد ہوتا ہے اُنکے مجموعہ کو جہاز کہتے ہین اور ہر جہاز کا کام اور وظیفہ خاص ہے جیسے
ایک جہاز حس ہے کہ اُسکا کام فقط ادراک ہے اسکے آلات جلد ہے زبان ہے ناک ہے آنکھ ہے کان ہے
اور یہ سب آلات خارج سے تاثیرات قبول کرتے ہین دوسرا جہاز حرکت ہے اُسکے آلات عضلات اور
عظام اور مفاصل اور غضاریف اور رباطات ہین تیسرا جہاز تغذیہ ہے کہ اس سے بدل ما یتحلل پیدا ہوتا ہے
اور اس جہاز کی چھ قسمین ہین جہاز ہضمی - اور جہاز کیلوسی - اور جہاز وریدی - اور جہاز تنفسی - اور
جہاز شریانی - اور جہاز بَولی - چوتھا جہاز تناسلی ذکور مین پانچوان جہاز تناسلی اناث مین اور ہر ایک جہاز

اور آلات کے افعال و وظائف خاص بحکم قواے مختلفہ کے ہوتے ہین پس ظاہر ہے کہ اسکے بیان کی تفصیل مین سب قوتون کا بیان ضمناً آگیا لیکن جس طرح پر طب قدیم مین ارواح ثلثہ اور قواے ثلثہ یعنی نفسانی طبعی حیوانی قائم کی ہین اُسطرح پر طب جدید مین نہین ہین طب جدید مین نسبت افعال دماغیہ کے لکھا ہے کہ جملہ حواس ادراکات اور مفہومات ذہنی دماغ سے حاصل ہوتے ہین اور امتحانات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ جب کسی حیوان کا عصب کاٹ ڈالا یا کسکر باندھ دیا یا ضغطہ دیا تو فی الفور استرخا (ڈھیلا پن) و خدر (سُن) اُن عضلات مین آگیا جنمین سے یہ عصب نافذ ہوا ہے یا اعصاب حس ہین مثلاً عصب بصر یا عصب سمع وغیرہ کو باطل کر دیا تو وہ حس بھی فی الفور باطل ہو جاتی ہے اور جب بندش کھول دی یا ضغطہ رفع کر دیا وہ حس پھر بحالت اصلی عود کر آتی ہے یا دماغ یا دُمیغ یا راس النخاع کو اہتزاز پہونچا یا تمام بدن مین تشنج ہوگیا یا کسی جزد کو اجزاء دماغ سے منضغط کیا فی الفور قوت حرکت اُس عضو کی باطل ہوگئی جس عضو کا عصب محرک اُس جزو دماغ سے تعلق رکھتا تھا پس اِن امتحانات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مبدء فیضان حس و حرکت کا دماغ اور نخاع ہے اور اعصاب آلات موجبہ حواس متنوعہ کے ہین لیکن کیفیت فیضان حس و حرکت اور کیفیت تاثیر ارادہ کی دماغ سے طرف اعضاء مختلفہ کے اور وصول اثر حس کا اعضاء مختلفہ سے طرف دماغ کے از قبیل اسرار خفیہ الہیہ کے ہے کہ کسیکو ادراک اسکا نہین ہو سکتا ہے اگرچہ اکثر مشرحین نے اِس باب مین اقوال مختلفہ بیان کیے ہین لیکن کسی کا قول قابل تشفی اور تسکین کے ہے۔ بدانست مؤلف کے طب قدیم مین جسقدر تحقیق اسکی لکھی گئی ہے بالضرور بقدر طاقت بشری کے بہت خوش اسلوبی کے ساتھ ہے اور کسیقدر دل کو تشفی اور تسکین ہو جاتی ہے لہذا تھوڑا سا بیان بنظر رفع سقم کتاب کے حیز تحریر مین آتا ہے یعنی یہ بات تو بدیہی ہے کہ جسم انسان کی ترکیب دو قسم کی چیزون سے ہے ایک عالم سِر (مخفی و باطنی) ایک عالم عَلَن (ظاہر و آشکارا) تو مشاہدہ سے واضح ہے کہ ہاتھ پیر آنکھ ناک معدہ دل جگر شش وغیرہ اعضا سے جسم انسانی بنا ہے باقی حس و حرکت اور ادراک کلی جزئی وغیرہ مفہومات یا غضب یا ندامت یا سُرور وغیرہ امور ایسے ہین کہ از قبیل عالم سر کے ہین آدمی جب مر جاتا ہے اُسوقت آنکھ ناک وغیرہ آلات حس و حرکت سب موجود ہوتے ہین مگر صدور اُنکے افعال کا ہرگز ممکن نہین ہوتا پس وہ قوتین کہ جنسے تعلق ادراکات یا حس و حرکت یا تغذیہ تنمیہ کا ہے وہ از قبیل عالم سر کے ہین پس حکماے متقدمین نے جو واسطے دریافت حقیقت اِس عالم سر کے غور کیا تو واضح ہوا کہ تین طرح کی قوتین انسان مین بطور اصول کے پائی جاتی ہین ایک قوت ایسی ہے کہ جسکے سبب سے انسان ادراک سب چیزون کا بذریعہ حواس کے کرتا ہے اور مفہومات کو سمجھتا ہے

بڑے بھلے مین امتیاز کرسکتا ہے پس اُس قوت کا نام قوت نفسانی رکھا دوسری قوت اِس قسم کی پائی
کہ جسکے سبب سے تغذیہ تنمیہ ہوتا ہے بدل ما یتحلل غذا سے پڑتا ہے اخلاط بدن مین پیدا ہوتے ہین
لاجرم اس قوت کا نام قوت طبعی رکھا تیسری قوت ایسی پائی کہ جسکے سبب سے زندگی حاصل ہے
اور وہی قوت موقوف علیہ اِن دونون قوتون کی ہے پس اُس قوت کا نام قوت حیوانی رکھا اور چونکہ
قوت ایسی شئے ہے کہ اسکے واسطے محل کی ضرورت ہے بغیر محل کے قائم نہین رہ سکتی ہے تو ضرور ہوا
کہ حامل اِن قوتون کا روح کو قرار دیا جاوے لہذا ارواح ثلثہ اور قواے ثلثہ مقرر کیے گئے پھر ضرورت
اِس بات کی ہوئی کہ اِن ارواح کا محل ہووے کیونکہ بدون محل کے قیام روح کا ممکن نہین ہے
بنابران بجہت اسکے کہ جن آلات سے جن قوتون کے افعال کا ظہور خارج مین مشاہدہ ہوتا ہے وہ
آلاتِ جس عضو سے تعلق رکھتے ہین اُسی عضو کو محل اُس روح اور اُس قوت کا قرار دیا مثلاً حس و حرکت کا
ظہور بواسطۂ اعصاب کے ہے اور اعصاب دماغ سے تعلق رکھتے ہین پس محل روح نفسانی کا دماغ کو
قرار دیا پھر ان ارواح کے حدوث و تولد کی کیفیت قائم کرنا بھی ضرور تھی لہذا یہ مسئلہ ٹھہرایا گیا کہ
جب غذا کا کیلوس خون کی طرف مستحیل ہوکر دل مین طبخ پاتا ہے اُس سے بخارات لطیف بنکر روح
متکون ہوتی ہے اُسی روح کا نام روح حیوانی ہے کہ جس سے حیات قائم ہے اور یہی روح حیوانی
حامل قوت حیوانی کی ہے اور اِسی سے قلب کو حرکت انبساطی اور انقباضی حاصل ہوتی ہے اور مرکب
اِسکا خون ہے اور بذریعۂ شرائین یعنی عروق جہندہ کے تمام جسم مین یہ روح منتشر ہوتی ہے اور یہی
روح اعضا کو واسطے قبول قوتِ نفسانی کے تیار رکھتی ہے اور یہی بخارات لطیفہ جب دماغ مین پہونچتے ہین
تو وہان روح نفسانی پیدا ہوتی ہے اور یہی روح نفسانی بذریعۂ اعصاب کے تمام بدن مین حس و حرکت
پیدا کرتی ہے اور آنکھون مین پہونچکر فائدہ بینائی کا اور کانون مین فائدہ شنوائی کا اور زبان مین
قوت ادراک مزہ کی اور ناک مین طاقت سونگھنے اور پہچاننے بُو کی اور جلد مین قوت ادراک ملموسات کی
بخشتی ہے اور یہی بخارات لطیفہ خون کے کبد مین جاکر فائدہ تغذیہ اور تنمیہ کا دیتے ہین ہر ہر عضو کو اور
ہر رطوبت کو بدل ما یتحلل پہونچاتے ہین اور بالیدگی اعضا مین بخشتے ہین مگر یہ دونون قوتین اُسوقت اپنا فعل
کرتی ہین جب کہ قوت حیوانی موجود ہو اور قوت حیوانی جب معدوم ہوتی ہے اُسکے ساتھ ہی یہ دونون
قوتین فنا ہوجاتی ہین البتہ روح طبعی سب سے پیشتر پیدا ہوتی ہے کہ وہ از روے تغذیہ اور تنمیہ کے
کالبد انسانی قائم کرتی ہے پھر اُسکے بعد روح حیوانی پیدا ہوتی ہے اُسکے بعد روح نفسانی پیدا ہوتی ہے
بلکہ روح طبیعی جو حامل قوت طبیعی کی ہے تمام حیوانات مین موجود ہے اور نباتات مین بھی ہے اور دلیل قوی

اِن تینون روحون اور قوتون کے علحدہ علحدہ ہونے کی اور اُنکے محل کے علحدہ علحدہ ہونے کی یہ ہے کہ جب دماغ مین اختلال آتا ہے اور روح نفسانی مین خلل آتا ہے تو حس و حرکت باطل ہوجاتی ہے جیسے حالت سکتہ مین یا صرع مین انسان زندہ رہتا ہے مگر افعال نفسانی یعنی حس و حرکت کے افعال اُس سے صادر نہین ہوسکتے ہین اور حیات قائم ہوتی ہے اور روح حیوانی اور طبیعی کے افعال سب موجود ہوتے ہین اور جب روح حیوانی مین اختلال آتا ہے تو تغذیہ تنمیہ مین خلل واقع ہوجاتا ہے مگر زندگی قائم رہتی ہے اور افعال روح نفسانی کے موجود رہتے ہین اور روح طبیعی جب فنا ہوتی ہے اُسکے ساتھ ہی یہ دونون روحین فنا ہوجاتی ہین اِس سے ثابت ہوگیا کہ ہر ایک روح کے افعال اور محال جداگانہ ہین اور آلات اِنکے الگ الگ ہین اور روح طبیعی کے تابع سب ارواح اور قوی ہین اور دل کو اسواسطے مبدء حیات اور محل قوت حیوانی کا قرار دیا ہے کہ جب دل پر کوئی صدمہ قوی اور سخت ظاہری یا باطنی پہونچتا ہے فی الفور انسان مرجاتا ہے پس دل محل قوت حیوانی ہے اور اسکے آلات اور خادم شریان ہین جنکے ذریعہ سے قوت حیوانیہ تمام اعضا کو پہونچتی ہے اور مبدء اور محل قوت نفسانی کا دماغ قرار پایا ہے کہ حس و حرکت اِسی کے سبب سے ہوتی ہے اور اسکے آلات اور خادم اعصاب ہین جنکے ذریعہ سے قوت نفسانی تمام بدن مین پہونچتی ہے جب دماغ پر بمقام نبت اعصاب حس کے کوئی صدمہ پہونچتا ہے حس باطل ہوجاتی ہے جیسے مرض خدر مین یا نبت اعصاب حرکت پر صدمہ پہونچتا ہے تو حرکت باطل ہوجاتی ہے جیسے مرض فالج مین اور اگر دونون جگہ صدمہ پہونچے تو حس و حرکت دونون باطل ہوجاتی ہین جیسے سکتہ مین اور محل قوت حیوانی کا کبد کو مقرر کیا ہے اسواسطے کہ جب کبد مین کوئی مرض پیدا ہوتا ہے تو آدمی لاغر ہوجاتا ہے اور خادم اُسکے اوردہ ہین جنکے ذریعہ سے غذا تمام بدن مین پہونچتی ہے اسیواسطے اِن تینون عضوؤن کو اعضائے رئیسہ کہتے ہین مگر یہ تین عضو رئیس باعتبار بقائے شخص کے ہین یعنی ہر فرد انسان کا وجود انسے قائم ہے اور باعتبار بقاے نوع کے چار عضو رئیس ہین یعنی یہی تینون عضو قلب اور دماغ اور کبد اور چوتھا خصیتین ہین کہ یہ محل نضج منی کا ہے اور منی کے ذریعہ سے اپنا نسل پیدا ہوتا ہے تاکہ نوع انسانی قائم رہے اور اگر خصیتین قطع کردیے جاوین تو نسل قطع ہوجاتی ہے اور خادم اسکے اوشاج منی ہین جنکی تفصیل اپنے محل پر کیجاویگی اور روح طبیعی مین دو قوتین ہین ایک خادمہ دوسری مخدومہ پھر مخدومہ دو قسم پر ہے ایک وہ کہ غذا مین واسطے بقائے شخص کے تصرف کرتی ہے دوسری وہ کہ غذا مین واسطے بقاے نوع کے تصرف کرتی ہے یعنی منی بناتی ہے پس وہ قوت جو واسطے بقائے شخص کے تصرف کرتی ہے اُسکی دو قسمین ہین ایک قوت غاذیہ دوسری قوت نامیہ

قوت غاذیہ کا کام یہ ہے کہ جب عمل قوت ہاضمہ کا غذا مین ہو چکتا ہے اُسوقت قوت غاذیہ اُس غذا کو ایک مادہ مشابہ بصورت عضو کے بنا دیتی ہے پھر قوت نامیہ اُس مادہ کو طول عرض عمق مین تناسب طبعی پر بڑھاتی ہے یعنی یہ نہین کہ خون جم کر ایک بیڈول لوتھڑا بن جاوے بلکہ بصورت متناسبہ عضوی کے اقطار ثلثہ مین ترقی ہوتی ہے مگر اِس قوت کا فعل قریب تیس برس تک خوب جودت کے ساتھ رہتا ہے اور قوت غاذیہ بھی اسی مدت تک اپنے فعل مین سرگرم رہتی ہے اور اِسی سِن کو سِنِ نمو کہتے ہین اُسکے بعد قوت نامیہ نہایت ضعیف ہو جاتی ہے فقط اسقدر فعل اُسکا باقی رہتا ہے کہ جس قدر قوت غاذیہ سے مادہ غذائی پیدا ہوا ہے اُسکا بدل مایتحلل پیدا کر دیوے اور قوت اور شادابی اعضا کی قائم رکھے یہ قوت تا سِن شباب قائم رہتی ہے زان بعد قوت غاذیہ مین بھی ضعف شروع ہوتا ہے اور قوت نامیہ تو قریب بعدم ہو جاتی ہے اور واسطے بقاے نوع کے دو قوتین ہین ایک مولدہ دوسری مصورہ چونکہ اُن قوتون کا تعلق انعقاد نطفہ سے ہے اور اُسمین کسیقدر اختلاف طب قدیم اور جدید مین ہے لہذا اُسکا بیان تفصیلی اپنے محل پر کیا جاویگا اور قوت غاذیہ کی خادم چار قوتین ہین جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ اور یہ چارون قوتین اعضاء غذا وغیرہ مین موجود ہین بغیر ان چارون قوتون کے فعل غاذیہ کا پورا نہین ہو سکتا ہے مثلاً معدہ مین قوت جاذبہ موجود ہے جو غذا کو اپنی طرف کھینچتی ہے اسی قوت کے تقاضے سے نِوالا نگلا جاتا ہے بلکہ انسان معکوس ہو کر بھی نِوالا نگل سکتا ہے یا اونٹ گردن جھکا کر چارہ اپنا نگلتا ہے یا سانپ برابر سے اپنی غذا نگلتا ہے اسی طرح قوت ماسکہ بھی ہے کہ جب تک غذا ہضم نہو اور ہاضمہ اپنا فعل پورا نہ کرے تب تک وہ قوت ماسکہ غذا کو معدہ مین تھامے رہتی ہے منحدر نہین ہونے دیتی ہے دلیل وجود پر اِس قوت کے یہ ہے کہ جب غذا کھانے کے تھوڑی دیر بعد پیٹ چاک کر کے دیکھا تو اُسمین غذا اے منہضم اور غیر منہضم دونون طرح کی موجود پائی گئی پس اگر یہ قوت نہوتی تو غذا کیونکر دیر تک ٹھہرتی اسی طرح قوت ہاضمہ بھی مشاہدہ مین آتی ہے کہ انسان یا حیوانات کا پیٹ چاک کرنے سے غذا اے منہضم وغیر منہضم دونون طرح کی پائی جاتی ہے اسی طرح وجود قوت دافعہ کا دفع ہونے سے فضلۂ بول و براز کے ثابت ہے۔ اور روح نفسانی مین بھی دو قوتین ہین ایک قوت مدرکہ دوسری قوت محرکہ۔ پھر محرکہ کی دو قسمین ہین ایک باعثہ علی الحرکۃ دوسری فاعلۂ حرکت پس باعثہ کی دو قسمین ہین ایک شہوانی دوسری غضبی شہوانی اُسے کہتے ہین کہ اشیاء نافعہ یا مرغوبہ کی طرف حرکت کی باعث ہو اور غضبی اُسے کہتے ہین کہ دفع ضرر کے خیال سے موجب حرکت ہو خواہ وہ ضرر واقعی ہو یا ظنی ہو اور قوت فاعلہ حرکت پٹھہ مین نفوذ کرتی ہے اُس سے عصب متشنج ہوتا ہے اور وتر کھچ جاتا ہے اِس سبب سے عضو متقلص ہو جاتا ہے یا عضلہ سترخی اور ڈھیلا ہو جاتا ہے اور

دراز ہو جاتا ہے اِس سبب سے عضو منبسط اور فراخ ہو جاتا ہے اُس سے حرکت ظہور مین آتی ہے اسیطرح
ہر قوت اپنا کام بواسطۂ آلات کے پورا کرتی ہے جسکی تفصیل وقتاً فوقتاً اپنے اپنے موقع پر کی جاویگی اور
قوت مدرکہ کی دو قسمین ہین ایک مدرکہ ظاہری کہ اُسکی پانچ قسمین ہین - باصرہ - سامعہ - شامہ - ذائقہ -
لامسہ - اور انکو حواس خمسہ ظاہری کہتے ہین اور یہ بمنزلہ مخبر اور جاسوس کے ہین واسطے حواس باطنی کے
اور مدرکہ باطنی بھی پانچ ہین حس مشترک - خیال - قوت متصرفہ - قوت وہمیہ - قوت حافظہ - اِن سب کی
تشریح و تفصیل آگے لکھی جاویگی غرضکہ طب قدیم مین یہ مبحث بہت بسط اور تفصیل کے ساتھ مطولات مین
مسطور ہے اور ایسا بیان مدلل اور شافی ہے کہ اس سے زاید تحقیق کرنا طاقت بشری سے خارج معلوم ہوتا
باقی رہا بیان اِس امر کا کہ روح کیا شئے ہے اِسکی حقیقت واقعی کا دریافت کرنا طاقت بشری سے خارج ہے
اسیواسطے بیان مین حقیقت روح کے بہت سے اقوال اور آرا مختلف ہین جب لوگون نے ہمارے
نبی کریم سے سوال کیا کہ روح کیا شئے ہے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ امر و حکم خدا مین سے ایک چیز ہے یعنی
ہم لوگ جسم و جسمانی ہین اور ہمارا ادراک منحصر حواس خمسۂ ظاہری پر ہے اور حواس ظاہری انھین اشیا کا
ادراک کرسکتے ہین جو از قبیل اجسام کے ہون بلکہ بیشتر اجسام دقیقہ یا اصوات خفیفہ کو ہم دیکھ یا سُن نہین سکتے ہین
کِسواسطے کہ جِن جِن حواس سے ہم ادراک اشیا کرتے ہین وہ حواس بھی ہمارے ناقص ہین پورا پورا کام
نہین دے سکتے ہین مثلاً آنکھ کا کام دیکھنا ہے یہ کام بھی آنکھ سے بغیر اعانت روشنی کے نہین ہوسکتا ہے
پھر اگر روشنی بہت تیز ہو تو اُسکو بھی نہین دیکھ سکتے ہین چنانچہ آفتاب کی طرف ہم نگاہ نہین ملا سکتے ہین
نہ اندھیرے مین کوئی شئے مدرک ہوتی ہے بہت سے اجسام باریک کو نہین دیکھ سکتے ہین خود اعضاء
انسانی مین بعض جھلیان اور عروق دقیقہ اور ثقبے ایسے ہین کہ نظر سے نہین معلوم ہوتے ہین بذریعہ
میکراسکوپ یعنی خُردبین کے دیکھے گئے ہین سامعہ کا ہمارے یہ حال ہے کہ سامعہ کا کام ادراک اصوات ہے
اگر کوئی بھاری اور بڑی توپ ہمارے کان کے قریب داغی جاوے تو کان بہرا ہو جاوے یا چیونٹی کی
چال کی آواز ہمارے کان مین مدرک نہین ہوسکتی ہے یا ذائقہ کا کام مزہ کا ادراک کرنا ہے اور اُسکے
ادراک کی یہ کیفیت ہے کہ نہایت تیز اور چرپری مثل مرچ سُرخ کے ہماری زبان مین لگ جاوے یا برف
ہماری زبان پر رکھدیا جاوے تو زبان سُن ہو جاتی ہے اُسوقت ادراک مزہ کا دشوار ہوتا ہے یا
زیادہ شیرین چیز کھا کر کم شیرین چیز کھاوین تو وہ پھیکی معلوم ہوتی ہے یہی حال شامہ کا ہے کہ زیادہ
کریہ الرائحہ چیز کی بو سونگھنے کا ہمکو تحمل نہین ہے علیٰ ہذا القیاس لامسہ کا کام ادراک برودت و حرارت
وغیرہ کا ہے مگر اسمین یہ مجال نہین ہے کہ آگ کو ہاتھ مین رے سکے یا برف کا ٹکڑا ہاتھ پر رکھنے سے

اذیت نہ پہونچے پھر ان سب حواس کو غلطی بھی احساس مین واقع ہو جاتی ہے مثلاً آنکھ بنیٹی کے شعلہ کو
حلقۂ جوالہ خیال کرتی ہے ریل پر سوار ہو جانے سے درخت چلتے معلوم ہوتے ہین بکھٹی چیز کھا کر پانی پینے سے
پانی شیرین معلوم ہوتا ہے پس جب آلات ہمارے ادراک کے ایسے ناقص ہین تو ہم غوامض اسرار الٰہی کو
کیا دریافت کر سکتے ہین خصوصاً وہ چیزین کہ داخل روحانیات ہین اور ہمارے ادراک سے بالاتر ہین مگر
اُنکے افعال و آثار سے وجود اُنکا یقینی ہے اور جو کچھ کہ علم بالکنہ حاصل ہو گیا ہے وہی اُسکی معرفت ہے۔

فصل چہارم بیان امزجہ مین بطریقۂ طب جدید۔ افراد انسانی مین بباعث اسکے کہ کوئی عضو
کسی شخص کا بہ نسبت دوسرے کے غالب ہے یا کوئی جہاز منجملہ جہازہ کے کسی فرد مین قوی کسی مین ضعیف ہے،
اسوجہ سے اختلافات امزجہ کا ہوتا ہے پس اگر کسی کے مزاج مین اعضاء دورہ بہ نسبت دوسرے شخص کے
غالب ہین اسکے غلبہ کی وجہ سے خون کی کثرت ہے تو ایسے مزاج کو مزاج دموی کہتے ہین اور اگر کسی شخص کا
جہاز عصبی غالب اور قوی ہے تو اُسکو مزاج عصبی کہتے ہین اور اگر لنیفا یعنی بلغم غالب ہے تو اُسکو لنیفاوی مزاج
کہتے ہین اور اگر جہاز صفرا غالب ہے تو مزاج صفراوی کہتے ہین اور اگر دَوران خون کا اور تنفس سریع ہے
تو اُس مزاج کو دوری اور تنفسی کہتے ہین کیونکہ دورہ اور نفس کا ہمیشہ ایک حال ہوا کرتا ہے دوران خون
تابع نفس ہے اور اگر عضلات قوی اور مستولی ہین تو اُسکو مزاج عضلی کہتے ہین اور اگر اعضاء تناسل
غالب ہین اور پُرشہوت ہے تو اُسکو مزاج تناسلی کہتے ہین اور لکھتے ہین کہ قدما نے جو باعتبار اخلاط اربعہ کے
چار مزاج قرار دیے ہین کوئی دلیل اِس حصر پر نہین ہے فقط اپنے ظن و گمان پر امزجۂ اربعہ قائم کیے ہین
بہرکیف جب استیلا کسی مزاج کا ہوگا اُسوقت اُس مزاج مین استعداد قبول کرنے اُسی قسم کے مرض کی
ہوگی مثلاً جب خون بدن مین زیادہ اور غالب ہوگا تو اُسکو امراض دموی لاحق ہووینگے اور ایسے
اشخاص کے چہرے سوا سے سوڈان اور حبش کے سرخ ہونگے اور منشرح الصدر اور سریع الغضب اور
سریع العشق اور مستعد بہ التہابات حادّہ اور نزیف کے ہونگے یعنی نکسیر وغیرہ اکثر پھوٹیگی اور امراض انکے
اکثر قصیر المدۃ اور حمید العافیہ ہونگے اور سوڈان اور حبش مین بجاے سرخی چہرے کے آنکھین سُرخ
ہوتی ہین ایسے مزاج والون کو اشیاء حادّہ اور منبہ سے اور کثرت اکل و شرب سے احتیاط واجب ہے
اور انفعالات نفسانیہ یعنی حزن شدید یا غیض و غضب یا فرح شدید سے احتیاط رکھین اور اغذیہ نباتیہ
کھاوین اور ملینات اور مفتحات کا استعمال رکھین اور انکے امراض مین فصد کھولنا جونکین لگانا پچھنے لگانا
سود مند ہے اور آب نیمگرم سے غسل کرین اور حوض مین غوطہ لگاوین۔ اور عصبی المزاج کا جسم بڑا ہوتا ہے
اور سریع الفہم اور قوی الاحساس ہوتا ہے اور اکثر دُبلا اور طویل القامتہ اور خفیف النوم ہوتا ہے اور

اشیاء جمیلہ کا شوق زیادہ ہوتا ہے اور ضربان قلب کا بہت قوی نہین ہوتا ہے ایسے امزجہ مین کثرت استفراغ خون کی مضر ہے اکثر ایسے امزجہ مین اگر خون خارج ہو جاوے تو تشنج کے امراض لاحق ہو جاتے ہین ایسے شخصون کو گوشت کی غذا مفید ہے اور چاء اور قہوہ کا استعمال اور خوشبو اغذیہ کھانا اور خوشبو لگانا سود مند ہے بلغماوی مزاجون کا جسم بھبھرایا ہوا ہوتا ہے اور سمین اور غلیظ الشفتین ہوتے ہین او نبض بطی اور بھوک کم قلیل الغذا عسیر الہضم اور کثیر النوم بطی الحرکۃ ہوتے ہین جماع مین اُنکو وہ لذت نہین ہوتی ہے جو اَورون کو ہوتی ہے ایسے امزجہ مین گوشت بریان اور چاء اور قہوہ اور ریاضت اور کم سونا مفید ہے اور اماکن منخفضہ مین سکونت کرنا اور اطعمۂ کثیر کھانا مضر ہے اور اُنکو امراض حاد اور التہابی نہین ہوتے ہین اور صفراوی مزاجون کا کبد بڑا ہوتا ہے اور قئے یا دست صفراوی اکثر آتے ہین اور اصفر اللون اور اسود الشعر ہوتے ہین نبض سریع و متواتر اور صلب ہوتی ہے اور مونومانیا یعنی جنون کی استعداد رکھتے ہین اور انمین حب نفس اور غصہ اور حب انتقام ہوتا ہے اور مستعد بقبول امراض کبد اور معدہ کے ہوتے ہین ایسے امزجہ مین غذاے ترش اور غروی اور بقول باردہ اور اشربہ باردہ مناسب اور چاء اور قہوہ اور خمر وغیرہ سخت مضر ہے اور اُنکے امراض کے واسطے لہو و لعب اور سفر اور امکنہ باردہ مفید ہین — اور مزاج دوری و تنفسی مین نبض عریض اور ممتلی ہوتی ہے اور مشابہ بمزاج دموی ہوتے ہین اور امزجہ عضلی قوی البنیہ قصیر القامۃ متوسط السمن ہوتے ہین اور عضلات اُنکے اُبھرے ہوئے ہوتے ہین اور کام مین خوب محنت کرتے ہین یہ مزاج بھی قریب بمزاج دموی ہے — اور مزاج تناسلی وہ ہے کہ اعضاء تناسل اُسکے عظیم الجم ہون اور آواز اُسکی خشن ہو اور جسم پر بال بکثرت ہون اور جماع کی طرف میلان قوی ہو اِسی سے اُسکے جسم مین نحافت ہوتی ہے اور امراض کثیرہ لاحق رہتے ہین دماغ ضعیف ہو جاتا ہے ایسے مزاج والے کو ضرور ہے کہ جماع سے پرہیز رکھے اور ریاضت معتدل کیا کرے اور اطعمہ اور اشربہ مثبتہ سے پرہیز رکھے اور تخلیہ مین لیٹا نہ رہے صور حسنہ کا نظارہ نہ کرے اور منبہات شہوت سے اجتناب رکھے اور باقی امزجہ مرکبہ ہین کہ انھین مزاجون سے مرکب ہووین ہرچند طب قدیم مین اقسام مزاج کے از روے نوع اور صنف اور شخص وغیرہ کے باعتبار افراد داخل النوع و خارج النوع بقاعدۂ عقلی قائم کیے ہین اور دل پسند ہین اور ذکاوت مترشح ہوتی ہے لیکن بہ نسبت ہیچمدان اقسام مزاج کے از روے طب جدید عملیات مین کار آمد و مفید ہین —

ختم ہوا رسالۂ دوم جلد اول کا اسکے بعد شروع ہوگا رسالہ سوم تشریح مین بنیۂ انسانی کے —

رسالہ دوم

رسالۂ سوم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

مشتمل بر بیان

تشریح بنیۂ انسانی

الحمد للہ علی ما خلق الانسان فی احسن تقویم ونصلی علی نبیہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم ہداۃ الدین القویم- اما بعد اصغر حسین ارزقہ اللہ حلاوۃ الدارین التماس کرتا ہے کہ یہ رسالہ سوم جلد اول کتاب بحر محیط کا ہے بیان مین تشریح جسم انسانی کے اور یہ رسالہ مشتمل ہے ایک مقدمہ اور ایک خاتمہ اور سات فصلون پر- مقدمہ واضح ہو کہ علم طب سے غرض عمدہ یہ ہے کہ طبیب امراض کی معرفت حاصل کرے اور انکا علاج کرے پس جب تک کہ طبیب تشریح بدن انسانی اور حال وضع اعضا اور افعال اور وظائف اعضا سے واقف نہوگا ہرگز تشخیص مرض کی ممکن نہین ہے جس طرح گھڑی ساز جب تک گھڑی کے پرزون سے واقف نہووے اور یہ نہ جانے کہ کونسا پرزہ کس جگہ پر ہے اور ہر پرزہ کا کیا کام اور کیا نفع ہے تب تک گھڑی کو درست نہین کرسکتا ہے اگر بدون تشخیص مرض کے علاج کیا جاوے تو اسکی یہ مثال ہے کہ ایک اندھا ایک مجمع مین جہان اسکا دشمن اور بھی احباب بیٹھے ہین تلوار چلا رہا ہے کوئی وار اسکا خالی جاتا ہے کوئی وار دوستون پر کارگر ہوتا ہے ممکن ہے کہ اتفاقیہ کوئی وار دشمن پر بھی چل جاوے اس صورت مین طبیب کو اس علم سے واقفیت بہت ضرور ہے بغیر اسکی واقفیت کے ہرگز تشخیص مرض کی کماینبغی نہین ہوسکتی ہے نہ دوا موضع مطلوب پر لگائی جاسکتی ہے نہ دستکاری ہوسکتی ہے مگر بسبب اسکے کہ یہ علم بہت بڑا دریاے ذخار اور نہایت مشکل ہے اور فقط کتاب بینی سے یہ علم نہین حاصل ہوسکتا ہے بلکہ لاشون کو چیر پھاڑ کر دیکھا جاوے اسوقت ذہن اسپر محیط ہوگا اور بھی علم تشریح کی بہت قسمین ہین ایک تشریح عام ہے جس مین بحث کی جاتی ہے اجزاے مؤلفہ اجسام موالید ثلثہ سے پھر اسکی دو قسمین ہین ایک تشریح نباتی جس مین بحث کی جاتی ہے تشریح اجسام مخصوصہ نباتات سے دوسری تشریح حیوانی جسمین بحث کی جاتی تشریح اجسام مخصوصہ حیوانات سے اور تشریح حیوانی کی دو قسمین ہین ایک تشریح مقابلہ اور ایک تشریح خاص- تشریح خاص عبارت اس سے ہے کہ جسمین بیان ایک نوع خاص کی تشریح کا ہووے مثلاً تشریح انسان یا تشریح فرس وغیرہ حیوانات کا اور تشریح مقابلہ وہ ہے کہ جسمین تشریح اس بات کی کی جاوے کہ فلان حیوان مین فلان عضو ہے فلان

نہین ہے یا فلان حیوان مین فلان عضو اس ہیئت کا ہے اور فلان مین اس ہیئت کا ہے چونکہ طبیب کو زیادہ تر ضرورت تشریح انسان کی رہتی ہے لہذا اس رسالہ مین تشریح انسانی مختصراً بیان کی جاتی ہے اسکی بھی دو قسمین ہین ایک تشریح موضعی کہ جسمین مجموع اعضاے مرکبہ کا بیان ہے دوسری تشریح وصفی کہ جسمین ہر ہر جزو اعضا کا باعتبار نام اور شکل اور وضع وغیرہ کے بیان ہے پھر ایک تشریح جرّاحی ہے کہ باعتبار آفات لاحقہ اعضا کے یا باعتبار اعمال جرّاحی یعنی باعتبار چیرنے پھاڑنے کے بحث کی جاوے پھر ایک علم منافع الاعضا ہے جسمین بحث کیجاتی ہے اس بات سے کہ کس عضو کا کیا کام ہے اور منفعت اُسکی کیا ہے پھر اسی تشریح کا شعبہ علم المحزرات ہے جس مین ہر عضو صحیح یا ماؤف کو دیر تک موجود رکھنے کی ترکیبین ہین یا قالب تشریح نباتی کی ترکیب ہے کسی قدر تفصیل اسکی خاتمہ مین لکھی جاویگی لیکن اس رسالہ مین فقط تشریح ضروری جسم انسان کی بیان کی جاویگی کیونکہ بیان مفصل مستلزم طول ممل کا ہے اور اُنکا سمجھ مین آنا بھی متعلق بمعائنہ ہے

فصل اول ہڈیون کا بیان عظام اجسام سخت ہین انحنا اور انثنا نہین قبول کرتی ہین حس انہین مطلق نہین ہے عضلات انسے ملتصق رہتے ہین یہ ستون اور دعائم بدن انسان کے ہین اور اشکال اعضا کے انکی جہت سے قائم رہتے ہین اور احشا وغیرہ کو محصون کیے ہین ترکیب انکی اجزاے ارضیہ اور اجزاء غرائیہ سے ہے اگر ہڈی کو تیزاب مین بھگا دیا جاوے تو اجزاے ارضیہ علٰحدہ ہو جاتے ہین اور اجزاء غرائیہ الگ ہو جاتے ہین۔ قوام ہڈیون کا تین طرح پر ہوتا ہے ایک قوام صلدی جیسے رانون کی ہڈیان دوسرا قوام اسفنجی یعنی ابر مُردہ کی طرح سوراخ دار جیسے عقدتین کی ہڈیان تیسرا شبکی یعنی جال دار جیسے گودے کی ہڈی کے اندر جال ہوتا ہے مثلاً فخذ کی ہڈی کو چند روز پانی مین بھگا وین بعدہٗ طول مین تراشین تو اسمین تینون قوام پائے جاوینگے یعنی سطح ظاہری کا اُسکے قوام صلدی ہے اور اُسکے عُقدتین کے نزدیک قوام اسفنجی پایا جاویگا اور اُسکے جوف مین قوام شبکی ہوگا اور قوام صلدی چند صفحون مسطح اور اغلظ اور اصلب سے بنتا ہے اور اُسکے معائنہ کا یہ طریق ہے کہ پانی مین سوڈا یعنی سجی ملا کر ہڈی اُسمین ڈال کر بہت دیر تک طبخ دین بعدہٗ نمک کے تیزاب مین بہت سا پانی ملا کر ہڈی مذکور کو بھگا دین تمام پرت اُسکے بسہولت الگ ہو جاوینگے۔ اور اجزاء ترکیبی عظام مین چونہ اور تیزاب اور اجزاء غرائیہ اور فحمیہ اور چند عروق دمویہ نہایت باریک اور عروق ماصّہ اور کچھ ریشے اعصاب کے ہین اور مشارف یعنی بلندی یا ارتفاعات بھی اکثر ہڈیون مین ہوتے ہین اور مشارف دو قسم کی ہین ایک یہ کہ نفس استخوان مین اُبھار ہووے اور انفصال کے قابل نہو اُسکو زائدہ کہتے ہین اور جو ابھار نرمی کے ساتھ ہو اور منفصل ہو سکتا ہو اُسکو لاحقہ کہتے ہین اور یہی لواحق بعد تکمیل سن نمو کے زوائد

زوائد ہو جاتے ہین چنانچہ دو برس کے لڑکے کی ران کو پانی مین اسقدر مدت تک بھگاوین کہ گوشت
سڑ کر ہڈی رہ جاوے پھر اُس ہڈی کو اسپرٹ وین مین بھگاوین تو عقدتین کے لواحق دکھائی دیوینگے۔
منافع عظام کے بہت ہین ایک یہ کہ جسم کا قوام اور استقامت بسبب انکے ہے دوسرے احشا کی
حفاظت ہے تیسرے جو عضلات عظام سے ملتصق ہین تو عضلات کو انسے قوت حاصل ہے چوتھے
کلاً یا جزءً حرکت کرنے کا اختیار عظام کے سبب سے ہے پانچوین مدافعت امور خارجیہ کے عظام کی
جہت سے ہوتی ہے چھٹے انکے سبب سے انسان اعمال اور صنائع عجیبہ پر قادر ہوتا ہے۔ ساتوین
اکثر عظام ایک عمدہ سپر حوادث کے واسطے ہین مثلاً جمجمہ بہت عمدہ سپر دماغ کے واسطے ہے یا فقرات
واسطے نخاع کے سپر ہین آٹھوین مشارف بعض عظام عضلات کے معالیق ہو جاتے ہین نوین مفاصل کی
وجہ سے انسان صدور افعال مختلفہ پر قادر ہوتا ہے بہرکیف ہیکل جسم انسانی کی باعتبار ہڈی کی ٹھٹھری کے
تین حصون پر منقسم ہے ایک راس یعنی سر دوسرا جذع یعنی تنہ یا تنورۂ بدن تیسرا اطراف یعنی ہاتھ پانوں
سر کے دو حصے ہین ایک جمجمہ یعنی کھوپڑی دوسرا وجہ یعنی چہرہ اور جذع مرکب ہے سلسلۂ فقریہ
یعنی گرئیون سے اور صدر اور حوض سے اور اطراف کی دو قسمین ہین ایک اطراف علیا یعنی دونون
ہاتھ اور متعلقات اُنکے دوسرے اطراف سفلی یعنی دونون پانوں اور متعلقات اُنکے۔ جمجمہ مرکب ہے
آٹھ ہڈیون سے عظم الجبہہ یعنی پیشانی کی ہڈی اور عظم القمحدوہ یعنی مؤخر سر کی ہڈی اور دو عظم القحف
جو اوپر کی جانب کو وسط سر مین واقع ہین اور دو عظم حجری جو عظم قحف کے نیچے دونون طرف دہنے
بائین لگی ہین یعنی کنپٹی کی ہڈیان اور انھین ہڈیون مین کان لگے ہین اور عظم وتدی جو نیچے کی جانب
بطور قاعدۂ جمجمہ کے ہے اور عظم مشفاۃ جو ناک کے اوپر کی ہڈیون کے پیچھے لگی ہے اور جمجمہ کی
سطح فوقانی پر خطوط منشاری معلوم ہوتے ہین اُنکو درز کہتے ہین پس جو درز کہ ایک کنپٹی سے دوسری
کنپٹی تک گئی ہے اور عظم جبہہ اور دونون قحف کے اطراف سے ملی ہے اُسکو درز اکلیلی کہتے ہین اور
جو درز کہ اوپر کی طرف ایک کان کے پیچھے کی طرف سے دوسرے کان کے خلف تک گئی ہے
اُسکو درز لامی کہتے ہین بجہت اسکے کہ خط یونانی مین مشابہ حرف لام کے ہے جسکو یونانی مین لیمڈا
کہتے ہین اور عظم قمحدوہ اور دونون عظم قحف سے ملحق ہے اور جو درز کہ سطح فوقانی جمجمہ مین وسط سر مین
درز اکلیلی سے درز لامی تک گئی ہے اُسکو درز سہمی کہتے ہین اور دونون ہڈیان قحف کی اِس سے
ملتصق ہین فقط ان درزون کو درز حقیقی کہتے ہین اسکے علاوہ دو درزین کاذب ہین کہ انکو قشرین
کہتے ہین یہ دونون خطوط قوسی داہنے بائین ہین کہ صدغین سے بموازات درز سہمی کے دونون طرف

مرور کرتے ہین اور حجر مین اور قحف سے ملاصق ہین اور کبھی کسی آدمی کے سر مین درمیان درزین قشرین کے ایک مثلث ہڈی پائی جاتی ہے اُسکو ورمیوس کہتے ہین کہ یہی نام اُسکے واجد اول کا تھا ــ

تصویر نمبر ۱

عظم الجبہ ۱
درز اکلیلی ۲
درز قشری ۳ ۳
عظم حجری ۴ ۴
درز سہمی ۵
عظم قحف ۶ ۶
درز لامی ۷
قمحدوہ ۸

اسکے نیچے کی جانب مؤخر انف مین عظم مصفاۃ ہے

باقی ان عظام مین بہت سے نتواب اور سوراخ اور حفرے اور زوائد حلیلہ اور منابت عضلات وغیرہ ہین کہ اُنکا بیان اِس موقع پر سود مند نہین ہے کسواسطے کہ یہ سب باتین بغیر معائنۂ لاش کے سمجھ مین نہین آسکتی ہین ــ

بیان وجہ چہرہ کی چودہ ہڈیان ہین اور اسکے دو حصے ہین ایک فک اعلیٰ دوسرا فک اسفل ـ فک اعلیٰ مین تیرہ ہڈیان ہین دو ہڈیان فک اعلی یعنی جبڑے کے اوپر کی جانب ہین اِسی کے زوائد ہین اوپر کے دانت جڑے ہین اور یہ دو ہڈیان داہنی بائین طرف سے آکر دونون نتھنون کے وسط کی سمت مین متصل ہوئی ہین اور دو ہڈیان انف کی ہین یہ دونون ہڈیان بصورت مربع مستطیل معیّن کی ہین اور قوام اِن دونون کا بہت سخت ہے اور دونون طول مین باہم متلاصق ہوئی ہین اور ناک کے اوپر کے حصہ کی وسط مین موضوع ہین اور عظم فک اعلیٰ سے ملتصق ہین اور عظم جبہہ اور عظم مصفاۃ سے ملی ہین اور دو ہڈیان عظم الوجنہ ہین یہ دونون ہڈیان رخسارون کی ہین عظم جبہہ اور عظم فک اعلی اور عظم وتدی اور عظم حجری سے ملتصق ہین اور تتمہ وجہ کی ہین اور دو ہڈیان مشاشی جنکو عظمان مشاشیان اسفلان کہتے ہین یہ دونون ہڈیان جانب منخرین کے موضوع ہین آلات شم مین انھین کے سبب سے وسعت ہے یہ دونون ہڈیان عظم فک اعلی اور عظم حنک اور عظم دمعی اور عظم مصفاۃ سے ملتصق ہین اور دو ہڈیان دمعی ہین جنکو عظمان الدمعیان کہتے ہین یہ دو ہڈیان مسطح ذواربعہ اضلاع رقیق مثل ناخن کے کوئے مین آنکھ کے ہین اور عظم جبہہ اور عظم فک اعلی اور عظم مشاشی سے ملتصق ہین اور دو ہڈیان تالو کی ہین جنکو عظم الحنک کہتے ہین یہ دونون ہڈیان مختلف الاضلاع مؤخر انف مین موضوع ہین اور آپس مین ملی ہوئی ہین اور عظم فک اعلی اور عظم وتدی اور عظم مصفاۃ اور عظم مشاشی اسفل اور عظم وتیرہ سے ملتصق ہین تیرھوین عظم وتیرہ ہے کہ اسکو میکعہ بھی کہتے ہین یہ منفرد ہڈی تجویف انف مین درمیان دونون نتھنون کے

موضوع ہے اسی سے ناک کی تجویف کے دو حصے ہوتے ہین جانب فوق عظم وتدی اور عظم مصفاۃ سے ملتقی ہے اور جانب تحت دونون ہڈیان فک اعلی اور دونون حنک سے ملتقی ہے اور قدام کی طرف اس غضروف سے ملتصق ہے جسکو مارن کہتے ہین اور چودھوین ہڈی چہرہ کی فک اسفل ہے یہ ہڈی بصورت گھوڑے کی نعل کے اسفل چہرہ مین ہے اسی کو نیچے کا جبڑا کہتے ہین اور اسمین بھی اسناخ ہین یعنی دانتون کے منابت ہین جنمین دانت مرتکز ہین اور یہ عظمین مجوّف ہین اور عظم لامی سے ملتصق ہے۔
جمع منفت ۱۲

بیان تجویفات واضح ہو کہ عظام مجمہ اور عظام وجہ کے التصاق سے جو تجاویف پیدا ہوتی ہین از انجملہ دو تجویفین مخروطی شکل پیشانی کے نیچے بیچ بینی کے داہنے بائین پیدا ہوتی ہین انکو مجرتین کہتے ہین اور انکے دونون گوشون کو عضب یعنی کوئے کہتے ہین اور گوشۂ انسی کو مُوق اور وحشی کو لحاظ کہتے ہین اور اسکے مقعر مین غدّہ دمعیہ اور کیس دمعی ہے اور اسمین مجرا الی الانف ہے جسکو میزاب دمعی کہتے ہین اسی کی راہ سے آنسو نکلتے ہین اور اسمین خرقۂ علیا اور خرقۂ سفلی ہے اور اسمین دونون ثقبہ مجری اور ثقبہ مجریہ اور ثقبہ بصر ہے اور مجرین سات ہڈیون پر مشتمل ہین عظم جبہہ عظم فک اعلی عظم وجہ عظم دمعی عظم مصفاۃ عظم حنک عظم وتدی۔ دوسری تجویف منخرین ہین اور اسمین دو مشارف ہین ایک حاجز المنخرین جسکو خشارم کہتے ہین دوسرے دو جسم ذو نخاریت جنکو عظمین مشاشیتین کہتے ہین اور منخرین مین چودہ ہڈیان لگی ہین یعنی عظیم الجبہہ۔ اور دونون فک اعلی۔ اور دونون عظم الانف۔ اور دونون عظم دمعی۔ اور دونون عظم مشاشی۔ اور عظم وتدی۔ اور عظم وتیرہ۔ اور عظم مصفاۃ۔ اور دو عظم حنک۔ تیسری تجویف فم ہے یہ تجویف اور تجویف حلق متحد ہو گئی ہین اور اسی مین دانت لگے ہین۔ **بیان اسنان** یہ بھی داخل عظام ہین اور ایک حصہ دانتون کا جو کھلا ہوا ہے اُسپر ایک جوہر جسکو مینا کہتے ہین مڑھا ہے اور فک اعلی اور فک اسفل مین ترتیب کے ساتھ جڑے ہین اور شخص بالغ مین ۳۲ دانت ہوتے ہین ۱۶ نیچے کی طرف ۱۶ اوپر کی طرف اور ہر دانت کے تین حصے ہوتے ہین ایک حصہ کھلا ہوا جسپر مینا لگا ہے اور ایک وسط کا حصہ جو مسوڑون مین چھپا رہتا ہے اور ایک جڑ جو منبت مین مخفی رہتی ہے اور دانت کے اندر ایک تجوف ہے جسمین لُب رہتا ہے اور اسی کے ثقبہ کی راہ سے اعصاب اور عروق اسمین لگے رہتے ہین اور لُب تک انکے سرے واصل ہوتے ہین اسی سے دانت کو تغذیہ پہونچتا ہے اور احساس درد کا ہوتا ہے اور نوازل کا انصباب ہوتا ہے اور دانتون کی چار قسمین ہین ایک قواطع کہ یہ آٹھ ہین چار فک اعلی مین اور چار فک اسفل مین لگے ہین بمقام مقدم فم کے اور انکی ایک ایک جڑ ہوتی ہے اور نیچے کو مائل ہوتی ہے بطور اریب کے دوسری قسم ذات الزنقہ ہے انھین کو انیاب کہتے ہین اور یہ چار ہین دو اوپر کی جانب یمین و یسار قواطع کے اور دو نیچے کی جانب یمین و یسار قواطع زیرین مین اور ذات الزنقتین آٹھ ہین کہ ہر طرف دو دو ذات الزنقتین اوپر نیچے ذات الزنقہ کے پاس ہوتے ہین اور بارہ ڈاڑھین ہین چھ داہنے طرف اور چھ بائین طرف انمین تین نیچے کی جانب اور تین اوپر کی جانب اور انکے سر منکسر ہوتے ہین اور انکو طواحن بھی کہتے ہین اور سب کے پیچھے بعد بلوغ کے ایک ایک داڑھ نکلتی ہے اور اسکو اسنان الحلم کہتے ہین یہ دانت سب سے بیشتر گرتے ہین

رسالہ سوم

اور سب کے بعد نکلتے ہین۔ لڑکے کے چند روز پیدا ہونے کے بعد صفین دانتون کی مسوڑون کے نیچے پیدا ہوتی ہین اُسکو عرف مین تھلیان بیٹھنا کہتے ہین پھر ساتوین مہینہ مین اسنان قاطعہ کا نکلنا شروع ہوتا ہے اس سن کو سن صبور کہتے ہین اسنان قاطعہ کے بروز کے بعد اطراس نکلتے ہین پھر ذات زنقہ نکلتے ہین اور ان دانتون کو رَوَاضع کہتے ہین اور جب سات برس کا سن ہوتا ہے تب رواضع کرنا شروع ہوتے ہین اور دوسرے دانت نکلتے ہین بعض جزائر مین یہ رواج ہے کہ دانتون کو ریت کر بصورت خار کے بناتے ہین یا بصورت منقار کے یا بصورت منقار طوطے کے اور کہتے ہین کہ اس رسم سے خاندان کی شناخت ہے اور عظم لامی ایک ہڈی ہلالی شکل حلق مین دریان حنجرہ اور قاعدہ زبان کے ہے یہ ہڈی بھی معین بازو بازو کی ہوتی ہے چوتھی تجویف تجویف السمع ہے زائدہ حجریہ عظم حجری مین اور یہ تجویف مشتمل ہے تولب السمع اور تجویف الطبل اور طرائق الاذن کو اور اُسکے اندر بہت چھوٹی چھوٹی ہڈیان ہین مثل قطنسی اور سندانی اور رکابی وغیرہ کے ہین۔

بیان تنورہ یعنی حصۂ دوم ٹھٹھری ہڈیون کے بیان مین۔ اِسکی چار قسمین ہین ایک سیسا دوسرا عظام الصدر تیسرا عظام القطن۔ چوتھا عظام القص۔ بیان سیسا۔ ہڈیون کا عمود طویل جو عظم قمحدوہ سے عظم عجز تک گیا ہے اِس سلسلہ کا نام سیسا ہے اور یہ چوبیس ہڈیان منتظم ہین جنکو فقرات یعنی گُریے کہتے ہین ایک گُریہ دوسرے گُریہ سے ملتصق ہوتا ہے اور اِس سلسلہ فقرات کے تین حصے کیے ہین فقرات عنق و فقرات صلب و فقرات قطن اور فقرات مین زوائد اور حفرے اور ثقبہ بہت ہین اِنکے زوائد شوکیہ کو سناسن کہتے ہین اور انھین مین نخاع منحدر ہوا ہے فقرات عنق یعنی گردن کی گُریہ سات ہین اور فقرات صلب یعنی پیٹھ کی گُریہ بارہ ہین اور پانچ گُریہ قطن کی ہین اور فقرات صلب اور عظم قص اور اضلاع کے احاطہ سے جو تجویف پیدا ہوتی ہے اُسی کا نام تنورہ یا بدن ہے

اوراضلاع یعنی پسلیان چوڈہ ہین اور صورت انکی ہلالی ہے اور فقرات صلب سے بجانب صدر یمین و یسار مائل ہو کر بذریعۂ غضاریف کے عظم قص سے متصل ہوئی ہین اور انھین غضاریف کو شرسیف
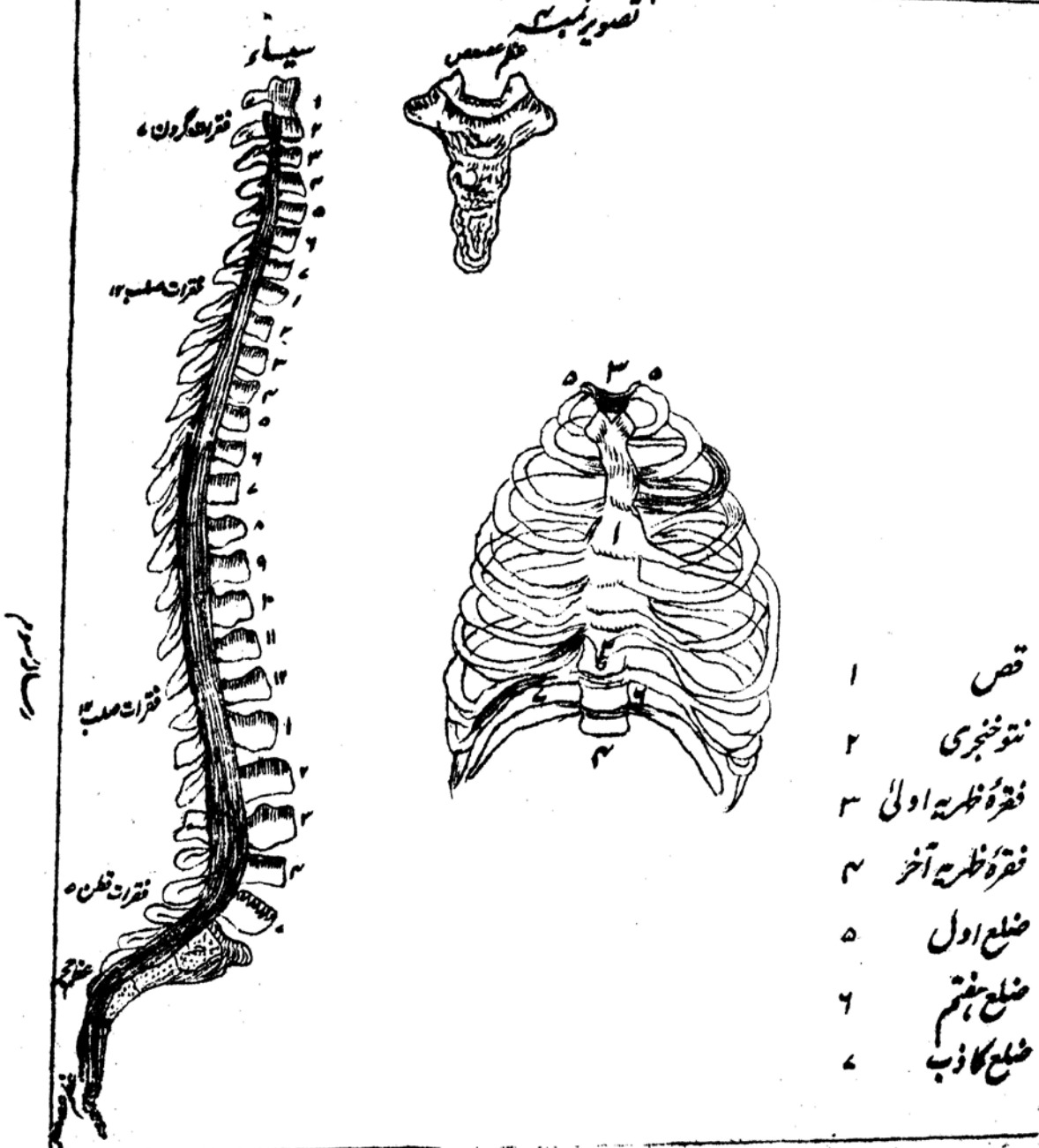
کہتے ہین اور انکی دو قسمین ہین ایک اضلاع حقیقی جنکے غضاریف عظم قص سے ملگئے ہین دوسرے اضلاع کاذبہ جو عظم قص سے نہین ملے ہین اور عظم قص ایک استخوان مسطح مستطیل مقدم صدر مین جو میان اضلاع حقیقیہ یمینیہ و یساریہ کے واقع ہے اور اسکے کنارۂ اسفل مین ایک غضروف بحاذات فم معدہ کے ہے اسکو غضروف سیفی کہتے ہین اور قطن کے پانچ فقرے ہین اور ورک یعنی چوتڑ مین چار ہڈیان ہین دو ہڈیان لااسم لہاہین یعنی انکا کچھ نام نہین ہے یہ دونون ہڈیان مختلف الاضلاع دونون کنارۂ سُرین پہ

موضوع ہین اور تیسری عظم العجز چوتھی عظم العصعص اور احاطہ سے ان چارون ہڈیون کے وہ تجویف
پیدا ہوتی ہے جسکے اندر اعضاء تناسل اور مثانہ اور معی مستقیم واقع ہے اور وہ دونون ہڈیان
جنکا نام نہین ہے تین جزون پر منقسم ہین عظم الحرقفہ جو فوق کی جانب ہے اور عظم عجب جو تحت کی
جانب واقع ہے اور عظم عانہ جو جانب قدام ہے اور انمین بھی مشارف اور زوائد او حفر ہین اور یہ
تینون جزو اطفال مین علحدہ علحدہ ہڈیان ہوتی ہین جب سن بڑھتا ہے تب یہ ہڈیان ایک ہڈی
ہوجاتی ہین اور عظم العجز مثلثی الشکل ہے اور عظم عصعص کے کسی مین دو جز کسی مین تین جز کسی مین
چار جز مثل مثلثات مختلف الاضلاع کے ہوتے ہین جب آدمی کی عمر بیس برس کی ہوتی ہے تب
یہ اجزا متحد ہوجاتے ہین اور عظم واحد بن جاتے ہین اور منتہائے عظم عجز پر یہ ہڈی موضوع ہے
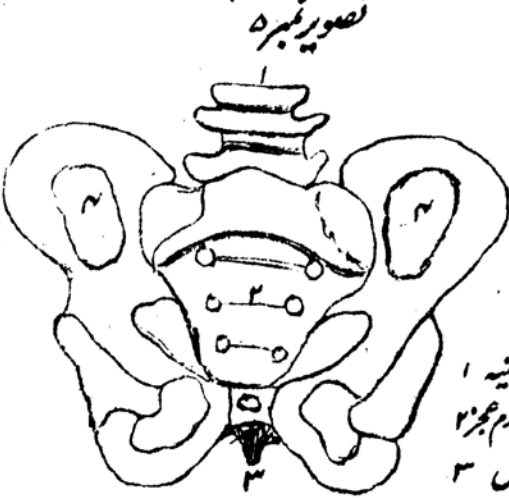
تصویر نمبر ٥

فقرۂ قطنیہ ١
وجہ مقدم عجز ٢
عصعص ٣
حرقفیان ٤-٤
عظم عانی ٥

بیان حصۂ سوم گٹھری کا یعنی اطراف کا

اطراف کی دو قسمین ہین ایک طرف اعلی دوسری
طرف اسفل پس طرفین علیین متعلق ہین یمین ویسار
اعلائے صدر سے اور ہر ایک طرف مشتمل ہے
عظام منکب اور عظم عضد اور عظمی الساعد اور
رسغ اور عظام ید پس منکب مشتمل ہے دو ہڈیون کو
ایک ترقوہ یعنی ہنسلی کی ہڈی (کلائی) دوسری کتف (دست نمبر)
یعنی شانہ اور یہ دونون ملی ہین راس فوقانی
عظم عضد پر اس ملتقی کو قلۃ الکتف کہتے ہین ترقوہ استخوان طویل مستدیر منحنی اعلائے جانب صدر پر
بطور اریب کے موضوع ہے اور اسی کے توسط سے (ہنسلی) عظم کتف اور عظم عضد صدر سے ملی ہین اور اس سے
چند عضلات نابت ہوے (روئیدہ) ہین جو حرکات شانہ کے معین ہوتے ہین اسیواسطے جملہ حیوانات جن کے
قوائم متقدمہ ہاتھون کا کام دیتے ہین انمین یہ ہڈی ضرور ہوتی ہے جیسے بندر اور ریچھ اور چوہا اور
چھچھوندر اور سنجاب اور سیہی ان سب کے ترقوہ کی ہڈی ہوتی ہے اور عظم الکتف بشکل مثلث
اعلائے جانب پشت پر موضوع ہے اسمین بھی مشارف اور زوائد اور مقعرات ہین اور عظم العضد
ایک ہڈی اسطوانی بطور قصبہ کے ہے ایک طرف اسکی ملتقائے کتف اور ترقوہ سے متصل اور دوسرا
سرا عظم ساعد سے ملا ہے اسمین مشارف وغیرہ ہین اور ساعد کی دو ہڈیان ہین ایک زند اعلیٰ
دوسری زند اسفل چنانچہ زند اسفل جانب انسی مین بمقابل خنصر کے ہے اور زند اعلیٰ جانب وحشی مین

بمقابل ابہام کے ہے اور زند اسفل سے کسیقدر طول مین کم ہے اور ہاتھ عبارت ہے عظام رسغ اور مشط اور سُلامیات سے پس رسغ یعنی کلائی ساعد کی ہڈی اور مشط کے درمیان مین موضوع ہے اور آٹھ ہڈیون سے مرکب ہے جو دو صفون کے طور پر ہین ایک صف فوقانی جانب ساعد دوسری صف تحتانی جانب مشط کے صف اعلیٰ مین عظم زورقی اور عظم ہلالی اور عظم سفینی اور عظم مستدیر اور صف اسفل مین عظم مُعَیّن اور عظم شبیہ بالمُعَیّن اور عظم کبیر اور عظم شِصّی ہین اور عظم شِصّی کو میل اور مسلہ بھی کہتے ہین اور کف مشتمل ہے مشط اور اصابع پر اور مشط موضوع ہے درمیان رسغ اور اصابع کے اور اسمین پانچ ہڈیان بطور قلم کے ہین یعنی گول اور لمبی اور انھین ہڈیون مین پانچون اُنگلیان لگی ہین اور کف کی جانب اسفل مین پانچون اُنگلیان لگی ہین یعنی ابہام اور سبّابہ اور وسطیٰ اور بنصر اور خنصر ہین ابہام کی دو ہڈیان ہین باقی ہر ایک اُنگلی کی تین تین ہڈیان ہین انھین کو سُلامیات کہتے ہین — طرف اسفل کے تین حصہ ہین فخذ یعنی ران دوسرا ساق یعنی پنڈلی تیسرا قدم فخذ کی ہڈی بہت مضبوط اور موٹی درمیان ورک اور ساق کے موضوع ہے اور ساق درمیان فخذ اور قدم کے موضوع ہے اور ساق کی تین ہڈیان ہین ایک ضفنہ دوسری قصبۂ کبریٰ تیسری قصبۂ صغریٰ قصبۂ کبریٰ ایک لمبی ہڈی ذو اضلاع ثلثہ فخذ اور ساق کے درمیان مین جانب مقدم ساق کے ہے اور اسی کا نیچےکا سرا کعب انسی ہے اور قصبۂ صغریٰ جانب وحشی ساق مین محاذی

تصویر نمبر ۶

وجہ مقدم شانۂ ایسر

وجہ مقدم ترقوہ یمنی

ساعد

عضد

زند اعلی

زند اسفل

ساعد

رسغ الیمنی

قصبۂ کبریٰ کے واقع ہے اور عظم رضفیہ ایک چھوٹی ہڈی صنوبری شکل درمیان طرف اسفل عظم فخذ اور طرف اعلیٰ قصبۂ کبریٰ کے ہے اور مفصل زانو کے جانب مقدم کی ساتر ہے اسکو کاسۂ زانو کہتے ہین اور قدم کی بھی ہڈیان تین قسم کی ہین عظام الرسغ عظام المشط عظام الاصابع قدم کے رسغ کی ہڈیان مثل رسغ کف کے سات ہڈیون پر مشتمل ہین اور درمیان ساق اور مشط قدم کے موضوع ہین اور جزو موخر انکا عقب یعنی ایڑی ہے اور رسغ قدم کی بھی دو صفین ہین صف اول مین عظم الکعب یعنی ٹخنہ ہے اور دوسری عظم العقب ہے اور دوسری صف مین عظم زورقی دوسری عظم نردی اور تین عظام سفنیہ ہین اور مشط قدم رسغ اور سلامیات کے درمیان مین ہے اور اسمین بھی پانچ ہڈیان طویل مثل ہاتھ کے ہین اور اصابع قدم بھی پانچ ہین ابہام قدم مین دو چھوٹی ہڈیان ہین اور باقی اصابع مین تین تین ہڈیان ہین انکو بھی سلامیات کہتے ہین اور مفاصل ابہام ید و قدم مین بمقدار چھوٹی گھونگچی کے عظام سمسانی پائی جاتی ہین

تصویر نمبر ۷
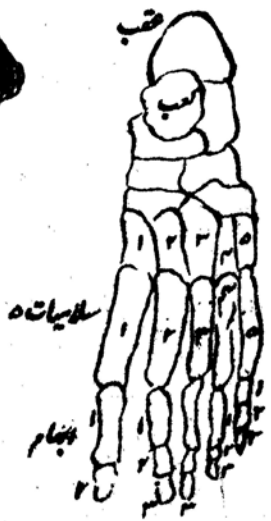
فائدہ عظام مین امراض مفصلۂ ذیل لاحق ہوتے ہین۔ فلغمونی۔ تقیح۔ غانغرایا۔ غلظت غیر طبعی۔ دقت غیر طبعی۔ لینت غیر طبعی۔ اعوجاج۔ تعقد۔ تباعد۔ اتحاد۔ انکسار۔ صدع۔ نتو۔ تفتیت۔ اور تعدید عظام مین کسیقدر اختلاف ہے بعض نے عظام سمسانیہ حذف کر دیا ہے اسوجہ سے کہ وہ اوتار ہین بعضون نے دانتون کو نکال ڈالا ہے باین وجہ کہ انکا جوہر عظام کے جوہر سے مختلف ہے بہرکیف اکثر کا اتفاق اسپر ہے کہ ۲۴۶ ہڈیان ہیکل انسانی مین ہین

فصل دوم دربیان رباطات و عضلات

رباط ان اجسام کو کہتے ہین جنسے ہڈیان مربوط ہین اور رباطات اطراف عظام متحرکہ سے چپٹے ہین جرم انکا غشائی

نہایت مستحکم اور لدن ہے اور رباطات کی دو قسمین ہین ایک رباط ملتفہ دوسری رباط شادہ رباطات ملتفہ
شد اطراف عظام متحرکہ کا کرتے ہین تاکہ ایک استخوان دوسری استخوان سے رگڑ نہ کھاوے اور رطوبت
دسمیہ مفاصل سے نکل نہ جاوے اور رباطات شادہ طرف انسی اور طرف وحشی عظام پہ لگے رہتے ہین
تاکہ اطراف عظام متحرکہ کے مشدود اور مستحکم رہین چنانچہ فکین اور مفاصل اور اضلاع اور ورک
اور کتف اور عضد اور مرفق وغیرہ کے رباطات کی تفصیل اور نام اور مقامات اور کام اور منافع
سب مطولات مین مرقوم ہین اور عضلات اجسام یعنی لحمی الجسد ہین انکے تین حصہ کیے ہین ایک روس
یعنی الکا سر دوسرے اذناب یعنی انکا منتہی تیسرے تن یعنی انکا بیچ کا حصہ چنانچہ روس عضلات
اور ذنوب عضلات ہڈیون کے ساتھ چپٹے ہین بوصل مستحکم اور جہان راس عضلہ چپٹا ہے اُس
مقام کو منبت عضلہ اور جہان ذنب عضلہ ہے اُس مقام کو موصل کہتے ہین اور حرکت اور ریاضت سے
تن عضلہ مین فربہی اور قوت اور تازگی آتی ہے اسیواسطے ڈنڑ مگدر اور کشتی اور لیزم ہلانا اور سواری
اسپ وغیرہ ریاضات مفید ہین اور اسیواسطے عضلات کہارون اور سقون وغیرہ کے مضبوط
ہوتے ہین اور عضلات مرکب ہین لیفات لحمیہ سے جنمین قوت حس اور قوت تقلص اور اہتزاز کی ہے
اور عضلہ کے دونون کنارون پر لیفات سپید رنگ کے ہوتے ہین جنمین نہ قوت حس نہ قوت اہتزاز
و تقلص کی ہے اور عضلات کے نام مختلف اور وجوہ تسمیہ بھی مختلف ہین بعض کا نام برعایت موضع
و محل کے ہے جیسے عضلۂ صدریہ یا عضلۂ لسانیہ اور بعض کا نام برعایت صورت و شکل کے ہے
مثلاً عضلۂ منشاریہ یا عضلۂ مخروطیہ اور بعض کا نام بلحاظ منبت اور موصل کے ہے جیسے قصبہ ترقویہ
حلیہ اور بعض کا نام باعتبار غرض و غایت کے ہے جیسے عضلہ قابضہ عضلہ باسطہ عضلہ حافظہ عضلہ رافعہ
اور بعض کا نام بلحاظ مادہ اور ترتیب لیفات کے ہوتا ہے جیسے تمام لیفات عضلہ کے ایک ہی طرف کو
مائل ہون تو انکو عضلہ بسیطہ کہتے ہین اور اگر ریشے اُسکے جہات مختلفہ کی طرف پھیلے ہون جس طرح
مرکز دائرہ سے خطوط محیط کی جانب جاتے ہین تو اُسکو عضلہ شعاعیہ کہتے ہین جب چند عضلات
ملکر ایک کام کرین تو اُنکو عضلات متجانسات کہتے ہین اور جو اُنسے افعال متضادہ یکدیگر سرزد ہون
تو اُنکو متبائنات کہتے ہین عضلات کے خلال مین بہت شرائین اور اَوردہ اور عروق ماصّہ اور
اعصاب داخل ہوتے ہین اور یہ آلات حرکت ہین اور اکثر عضلات زوج مخلوق ہوے ہین اسطرح پر
کہ ایک جانب یمین دوسرا جانب یسار ہے اور عضلات جبہہ اور عضلات جفن اور عضلات عین اور
عضلات انف اور فم اور اُذن اور فکین اور مری اور حنجرہ اور بطن وغیرہا مع تفصیل اسمار و محال

ومنفعت وافعال وغیرہ مطوّلات مین مسطور ہے اور عضلات کی حرکت تین قسم کی ہے ایک ارادی
کہ قصد وشعور سے سرزد ہو مثلاً جب ہمنے چاہا ہاتھ کو اُٹھا لیا جب چاہا نیچے گرا دیا جب چاہا پیر
پھیلا دیا جب چاہا سمیٹ لیا اور ایک حرکت طبعی یعنی بلا ارادہ او شعور کے مثلاً حرکت انبساط اور انقباض
قلب کی یا شرائین کی اور اَوردہ اور عروق ماصّہ اور معدہ او امعا کی اور ایک حرکت مرکبہ یعنی کسیقدر
ارادہ اور کسیقدر مقتضاے طبیعت جیسے حرکات عضلات تنفس کی۔ فعل عضلہ کا اسطرح پورا ہوتا ہے
کہ عضلہ سکڑ کر طول مین چھوٹا ہو گیا عرض مین زیادہ ہو گیا او عضلات متبائنہ کی حرکت اگرچہ ظاہر مین
نہین معلوم ہوتی ہے مگر وہ سترا اپنے فعل مین مصروف ہین مثلاً جہان دو عضلہ متباین متساوی القوی
جس عضو مین لگے ہین وہ عضو ساکن ہے لیکن جب احدی العضلین نے حرکت کی اور دوسرا ساکن ہا
اُسوقت وہ عضو حرکت کریگا۔ اور عضلات باسطہ بہ نسبت عضلات قابضہ کے ضعیف ہوتے ہین
اسیواسطے انسان کو حالت نوم مین آسایش ملتی ہے اور لیٹے رہنے سے انسان تھکتا نہین ہے اور
قوت انبساط وانقباض سب اعضا سے زیادہ قلب مین ہے اور اسکے بعد معدہ مین اسکے بعد امعا مین
پھر دیافرغما اور شرائین اور اَوردہ اور عروق ماصّہ پھر اور عضلات مین اور اِس قوت مین بھی اختلاف ہے
باعتبار سن کے اور تذکیر تانیث کے اور اعتدال مزاج کے اور عادت کے اور اقلیم کے اور حالت صحت
ومرض کے اور تقلّص بحسب اختلاف منافع کے مختلف ہوتا ہے مثلاً تقلّص قلب کا دفعی ہے اور تقلّص
مثانہ کا ہنگام تبوّل کے اور تقلّص عضلات مراق کا بوقت تغوّط کے تدریجی ہے اور امراض عضلات کے
اکثر یہ ہین ایک جرم عضلہ کا استحیل طرف استخوان کے ہو سکتا ہے دوسرے دُبلا ہو جانا عضلات کا تیسرے
رنگ اسکا متغیر ہو جانا چوتھے فلغمونی کا عارضہ ہونا پانچوین دُبیلہ نکلنا چھٹے غانغرایا۔ ساتوین تشنج طبعی
آٹھوین تقلص غیر طبعی۔ موت کے بعد لاش چاک کرنے سے یہ امراض مشاہدے مین آتے ہین۔

فصل سوم رگون کے بیان مین واضح ہو کہ عروق یعنی رگین انانیب غشائیہ ہین لمبی لمبی اور
مجوّف تاکہ خون اور رطوبات مائیہ اور کیلوس وغیرہ رطوبات متحالبہ کو بدن مین پہونچاوین انکی چار قسمین
ہین شرائین اور اَوردہ اور عروق ماصّہ اور منافذ منحدرہ اور رگین ہر جزو بدن مین موجود ہین اسکی
تصدیق اسطرح پر کی گئی ہے کہ پچکاری سے پانی یا رنگ بھر کر مردہ کی لاش مین پہونچایا گیا تو ہر جگہ پانی
یا رنگ پہونچ گیا سواے بشرہ یعنی اُس کھال کے جو ظاہر جسم پر مڑھی ہے اور سواے غشار عنکبوتی
دماغ اور ناخنون کے کہ انمین مسامات ہین عروق نہین ہین **بیان شرائین**۔ شرائین عروق ضوارب
یعنی جہندہ ہین اور ایدن ہین اور قلب سے نابت ہو کر اطراف بدن تک گئی ہین اور نہایت موٹی

یعنی مجوف ہین مگر جسقدر قلب سے دور ہوتی جاتی ہین اُسیقدر تنگ ہوتی جاتی ہین اسیواسطے اسکے
شعبہ جو بکثرت ہین اپنی جڑ کے مقام پر وسیع ہوتے ہین پھر بہ نسبت جڑ کے ضیق ہوتے جاتے ہین اسیواسطے
اصول مین جریان خون کا بحرکت سریعہ ہوتا ہے اور شعب مین بحرکت بطی اور شرائین ریہ بطن ایمن قلب سے
نابت ہوئی ہین اور رطی یعنی ابہر بطن الیسر قلب سے نابت ہے گویا بدن انسان مین فقط دو شریان ہین
باقی شرائین سب انکے شعبہ ہین اور جس جگہ شرائین منتہی ہوئی ہین کہین انکی منتہیات اوردہ کی منتہیات
یا منبت سے ملی ہین اور کہین انکی منتہیات منقلب ہوگئی ہین ساتھ عروق راشحہ کے اور کہین منتہی ایک
شریان کا دوسری شریان کی منتہی سے ملگیا ہے اور انھین کو تلاثم کہتے ہین اور شریان تین طبقون سے
مبنی ہین طبقۂ خارجہ متخلخل ہے اور طبقۂ اوسط عضلیہ ہے اور طبقۂ داخلی چکنا ہے اور قوت عضلیہ یعنی تقلص کی
قوت شریان اکبر مین کم ہے اسواسطے کہ اسکو قلب سے قرب ہے اور قلب کی قوت تزریق خون کو کافی ہے
اور لدنیت زیادہ ہے تاکہ خون کا صدمہ نہ پہونچے یا اتفاقاً صدمہ قطع کا اس شریان پر آجاوے تو منھ
شریان کا بسبب قوت لدنیہ کے ضیق ہوجاوے بخلاف شرائین صغیرہ کے کہ انمین ضرورت ایصال خون
کی وجہ سے قوت عضلیہ زیادہ ہے انمین بسبب فاصلہ کے قلب سے قوت تزریق کی کم پہونچتی ہے
اور قوت لدنیہ انمین کم ہے کیونکہ یہان ضرورت لدونت کی زیادہ نہین ہے اور جرم شرائین کو اور شرائین صغیرہ
غذا پہونچاتی ہین انکو عروق العروق کہتے ہین اور منفعت شرائین کی یہ ہے کہ تمام اعضا کو تغذیہ کے واسطے
خون پہونچاوین اور تولید حرارت اور
رطوبات متحالبہ اور حفظ حرارت غریزی کا کرین
اور اورطی بطن الیسر قلب سے نابت ہوکر اوپر
کی جانب متصاعد ہوکر اور پھر ہابط ہوکر فقرات
صلب کی طرف مائل ہوکر بطریق بائین ثقبہ
سفلی ویا فرغما کے جوف اسفل مین منحدر ہوتی ہے
پھر بموازات جانب چپ فقرات کے فقرۂ سفلی
قطن پر پہونچ کر اسکے دو شعبے ہوے ہین جنکو
شرائین حرقفتین کہتے ہین اور اورطی جب
متصاعد ہوکر ہابط ہوئی ہے وہان صورت قوس کی
اس صعود و ہبوط سے نمایان ہوئی ہے

تصویر نمبر ۸

تصویر شرائین بمقام قلب وریہ

قوس اورطی	۱
اورطی صدری	۲
شرائین بین الاضلاع	۳
شریان ریوی الیسر	۴
شریان ریوی ایمن	۵
قصبہ ریہ	۶
سباتی ایمن	۷
سباتی ظاہر و باطن	۸
شریان تحت ترقوہ ایمن	۹
شریان ابطی	۱۰
شریان عضدی	۱۱
شعبہ قصبہ ریہ	۱۲
شریان تحت ترقوہ الیسر	۱۳
شعبہ قصبہ ریہ یسری	۱۴

کہ اسکو قوس اورطی کہتے ہین یہان سے تین شعبے شریان کے نکلے ہین جو سر اور عنق اور یدین کو خون پہونچاتے ہین اسی طرح شرائین منشعب ہوکر جابجا تمام بدن مین پہیلی ہین ایک سو پچاس شعبے شرائینون کے ہین جنکے اسماء اور وظائف اور مقامات کتب مطولہ مین موجود ہین بغیر معائنہ کے کتاب سے بخوبی سمجھ مین نہین آسکتے ہین بیان اَورِدہ ۔ اَوردہ بھی انابیب غشائیہ ہین مگر انہین جہندگی نہین ہوتی ہے اور مبنت اَورِدہ کا منتہات شرائین ہے بواسطۂ تلاثم کے اور منتہی انکا اذنین قلب ہین اور انکے بھی شعب اور شعیبات ہوتے ہین اور اصول انکے بھی وسیع ہوتے ہین بسبب تشعب کے اور اکثر مواضع اَوردہ کے وہی ہین جو شرائین کے ہین لیکن شرائین غائر ہوتی ہین یعنی داخل تن ہوتی ہین اور اَورِدہ ظاہر ہوتی ہین اور اُنکے جرم مین بھی تین طبقے ہین مثل شرائین کے مگر انکے طبقات رقیق اور شفاف ہوتے ہین اور انکے اندر زوائد غشائیہ ہلالیہ ہوتے ہین جنکے سبب سے خون رجعت قہقری نہین کرسکتا ہے اور خون لوٹ کر اذن یمنی قلب مین جاتا ہے اور ورید اجوف اعلی اذن یمنی قلب مین منتہی ہوئی ہے اور مفصل مرفق پر تین وریدین ہین ایک قیفال کبیر جسکو سر رو کہتے ہین یہ موازاب ابہام سے ممتد ہوئی ہے دوسری باسلیق یعنی شہرگ تیسری اکحل یعنی ہفت اندام پس قیفال کبیر طرف اعلی ساعد ممتد ہوئی ہے اور باسلیق طرف انسی مین شریان عضدی پر ممتد ہے اور اکحل وسط ساعد مین ہے اور اسکے دو شعبے ہوے ہین ایک کا نام اکحل قیفالی
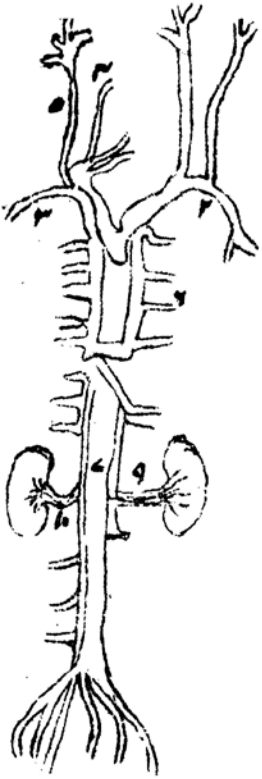
دوسری کا نام اکحل باسلیقی اِن رگون کی فصد کھولی جاتی ہے پھر یہ تینون اَورِدہ مفصل مرفق پر ایک
ہوگئی ہین وہان پر اسکا نام ورید العضید ہے پھر بغل سے مُرور کرکے عظم الکتف اور ورید صدری سے
صدر کا خون لیتی ہوئی دِوَاجبَین سے ملگئی ہے اور خون جَدَاوِل دماغ اور غشاء رِیَہ اور حجاب قلب اور
دبا فرغما وغیرہ کا لیکر اور اَوْرِدہ عروق سے مُتّحِد ہوکر اجوف اعلی بنتی ہے یعنی ملا ہے اسیطرح اجوف اسفل
گویا جمیع اَورِدہ اسفل کی جڑ ہے اور ورید الباب ایک بڑی ورید ہے کہ اُسکے شعبے کبد مین پھیلے ہین
یہ احشاء بطن سے خون لیکر کبد مین پہونچاتی ہے اور اَوْرِدہ کے خون مین جہندگی نہین ہوتی ہے اسوجہ سے
کہ جب طرف این قلب کے منقبض ہوتی ہے تو اُسمین خون بطور تزریق کے جاری ہوتا ہے اور جب اسکو
انبساط ہوتا ہے تو یہ خون کو جو اَورِدہ مین ہے بطریق جذب کے کھینچتا ہے لہذا اسمین دفق نہین ہوتا ہے
باقی مفصل مطولات مین ہے بیان عروق ماصّہ یعنی جَذّابہ یہ رگین نہایت باریک اور دقیق
اور لطیف ہین رطوبت مائیہ کو ہر جزو سے اجزاء بدن کے اور بھی کیلوس کو امعا سے کھینچکر مجرائے صدری
مین پہونچاتی ہین اور بھی بعض اشیاء خارجی جو بدن سے مماس ہودین انکو داخل مین پہونچاتی ہین
عروق ماصّہ کی دو قسمین ہین ایک عروق لبنیہ دوسری عروق مائیہ عروق لبنیہ امعا مین اور جداول
امعا مین ہوتی ہین اور صورت انکی شاخ درخت کی طرح ہے کہ اقطار انکی منتہی پر زیادہ ہوتی ہین یہ عروق
بھی ہر جزو بدن مین ہوتی ہین سوا دماغ اور نخاع اور گُردہ عین اور مشیمہ کے اور غُدد مائیہ مین
داخل ہوکر خارج ہوئی ہین اور عروق مائیہ ہر جزو مین اجزاء بدن کے موجود ہین مشاہدہ مین نہین آتی ہین
لیکن امتحانات متعدد سے وجود انکا ثابت ہے اور سَر مین اور گردن مین اور دونون اطراف اعلیٰ
اور دونون اطراف اسفل اور احشاء اور بطن اور صدر وغیرہ اعضا مین ہوتی ہین پس عروق لبنیہ
کیلوس کو امعا سے کھینچتی ہین اور عروق مائیہ تجویفات کے بخارات کو اور بھی جوہر متخلخل مین سے
مائیت کو جذب کرتی ہین اسیوجہ سے پارہ جب جلد مین مَلا جاوے تو بدن مین جذب ہوجاتا ہے
یا مالش یا ضماد وغیرہ بدن پر کیا جاوے تو اسکے جزو مؤثر کو بھی عروق کھینچکر بدن مین داخل کردیتی ہین
اور یہی عروق پانی کو جو تجویفات مین مقدار مناسب سے زائد پیدا ہوتا ہے جذب کرکے دفع کرتی ہین
اور جب ان عروق کے ذریعہ سے کیلوس خون مین ملکر ورید تر قوی مین پہونچتا ہے اُس وقت
کیلوس کے رنگ مین تبدیلی واقع ہوتی ہے یعنی سپیدی سے مائل بسُرخی ہوجاتا ہے اور جب
قلب مین پہونچتا ہے تو اُسوقت خون خالص ہوجاتا ہے اور انھین عروق کے سبب سے بدل ما یتحلل
واقع ہوتا ہے فصل چہارم اعصاب کے بیان مین۔ اعصاب یعنی پٹھے بطور لمبی لمبی تنیون کے

سپید رنگ کے ریشون سے لیفات کے اور ایک جوہر ملائم سے جو قوت حس کا معین ہے مرکب ہوتے ہین اور اغشیہ دماغ نہایت باریک و رقیق اُنپر مُڑھی ہوتی ہین اُنکو غمد الاعصاب کہتے ہین غمد کے معنی میان تلوار کے ہین جسطرح تلوار میان مین رہتی ہے ویسے ہی یہ اعصاب اُن اغشیہ کے غلاف مین رہتے ہین۔ اور اعصاب کی دو قسمین ہین ایک اعصاب حس دوسری اعصاب حرکت اور کل اعصاب ۳۹ زوج ہین ازانجملہ نو زوج اعصاب کے دماغ سے نابت ہوے ہین اور تیس زوج نخاع سے نابت ہوے ہین ایک
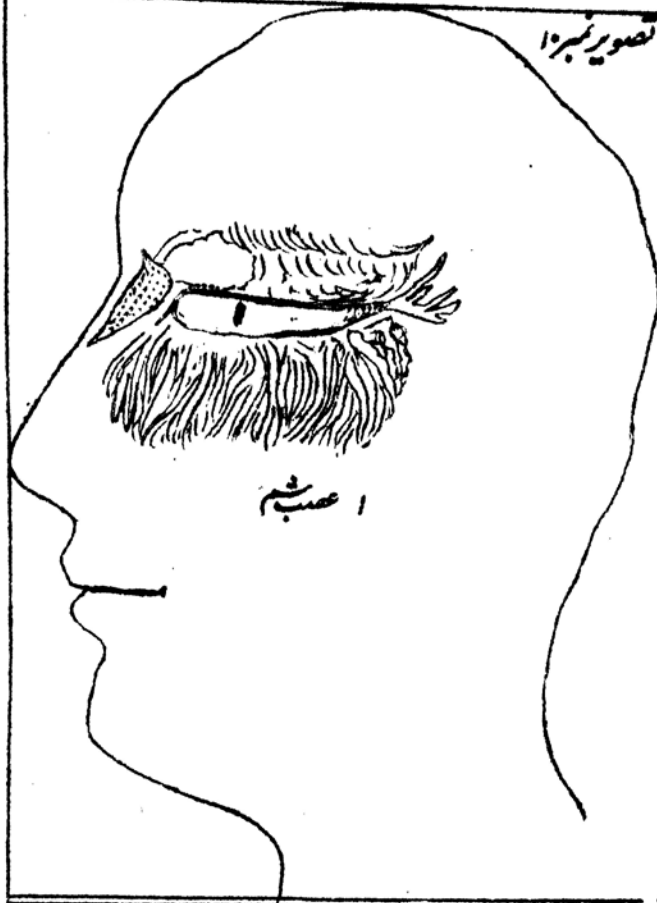
عصب شم ہے کہ بیخ نخاع سے ایک کتلہ جانب مقدم آکر پھیلا ہے اسکو متقدمین نے مشابہ بحلمہ ثدی کہا ہے پھر عظم جبہہ اور عظم وتدی کے قریب مسطح ہوگیا ہے اور اسی مین سے شعبات نکل کر غشاء انف تک آئے ہین جسکی وجہ سے ادراک مشمومات کا ہوتا ہے اسمین جب فساد آتا ہے قوت شم مین بھی فساد آتا ہے۔ تصویر نمبر۱۔

دوسرا عصب البصر اسکا شعبہ جانب راست سے ناشی ہوکر جانب چپ کو گیا ہے اور جانب چپ سے ناشی ہوکر جانب راست کو گیا ہے اور دونون شعبون کو باہم تقاطع ہوکر تقاطع صلیبی ہوگیا ہے وہی مقام تقاطع مجمع النور ہے اور مجمع النور سے نکل کر دماغ مین ملے ہین کہ وہ انکا منشا ہے باین صورت۔ تصویر نمبر۱۔

تیسرا عصب محرک العین یہ دماغ کی دونون ساقون سے نکل کر غشاء صلب کو پھاڑتا ہوا جمجمہ سے نکل کر عضلات عین مین پیوست ہوا ہے تاکہ انکو حرکت دیوے

چوتھا عصب اذیہ ہے اسکو عصب اسفافی
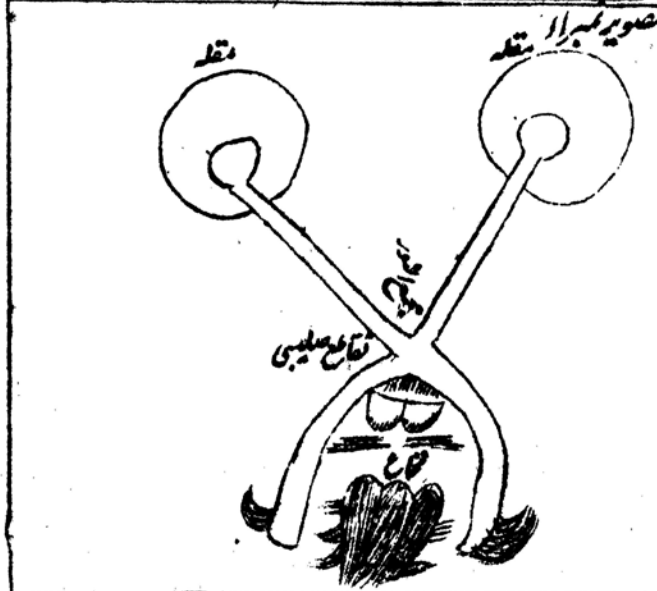
بھی کہتے ہین یہ ایک چھوٹا سا عصب ہے کہ عصب ثالث کے ساتھ نکل کر عضلۂ چشم مین نافذ ہوا ہے مقلہ کو
حرکت دوری سی کی وجہ سے ہوتی ہے پانچوان عصب ثلاثی ہے یہ عصب مقدم دمیغ کی دونون ساقون سے
نابت ہوکر داخل جمجمہ مین اسکے تین شعبے ہوجاتے ہین ایک شعبہ بصریہ دوسرا فکیہ علیا تیسرا فکیہ سفلی
پھر ان تینون شعبون کے بہت سے شعبے اور شعبیات ہوجاتے ہین کہ وہ ناک مین اور زبان وغیرہ مین پھیلتے ہین
اسی کے ماؤف ہونے سے درد عصابہ پیدا ہوتا ہے اور اسی کے شعبون کے ذریعہ سے دانتون مین اور
زیر زبان قوت حس پہونچتی ہے اور تلخ اور شیرین مین امتیاز حاصل ہوتا ہے چھٹا عصب مبعد ہے یہ پٹھہ
نتوء دور دماغ سے نابت ہوکر مقدم کی طرف آتا ہے اور زوج خامس اور ثالث اور رابع کے ساتھ مل کر
عضلات چشم مین داخل ہوتا ہے ساتوان عصب سمع ہے کہ اسکو عصب وجہی کہتے ہین یہ پٹھہ تمام عضلات
چہرہ کا محرک ہے اور عصب سمعی سے اسکے شعبے ملے ہین اور بہت سے شعبے اسی کے وجہ اور عنق مین گئے ہین
اور چھٹا اور ساتوان زوج گویا دو شاخ اور ایک اصل ہین اور اسی کی ایک شاخ ملتقا فکین پر پہونچ کر
شعبیات اسکے عضلات چہرہ مین منبسط ہوئے ہین اسی مین فتور پڑنے سے عارضہ لقوہ کا ہوتا ہے اور
آنکھ بند نہین ہوسکتی ہے دوسرا اجزو لین ہے جسکے ریشے رطوبات حفرہاے گوش مین تیرتے رہتے ہین
صوت سے جو تموج ہوا مین آتا ہے اور اس تموج سے رطوبات گوش کو تموج ہوتا ہے اس تموج کی حرکت
بذریعہ ان ریشون کے دماغ مین پہونچکر ادراک اصوات ہوتا ہے آٹھوان زوج عصب وہ ہے کہ موضع
اتصال عظم موخر دماغ اور عظم حجری سے نکل کر تین شعبے ہوکر ایک شعبہ زبان مین پھیلا ہے دوسرا شعبہ سینہ مین
دل اور ریہ پر پھیل کر تمام احشا مین منشعب و منتشر ہوا ہے تیسرا شعبہ عضلات عنق اور ظہر مین منشعب اور
منتشر ہوا ہے نوان عصب اللسان ہے یہ پٹھہ راس النخاع سے نابت ہوکر عضلات زبان مین پہونچ کر
منشعب ہوا ہے اور غشاء مخاطی بلعوم اور لہات اور لوزتین کو افادہ حس کا دیتا ہے۔ غرضکہ یہ نو اعصاب
اعصاب حس ہین کہ منجملہ انکے تین پٹھے یعنی عصب شم و عصب بصر و عصب محرک العین دماغ سے نابت
ہوئے ہین اور دو پٹھہ یعنی عصب اذبہ کہ اسے عصب بکری بھی کہتے ہین اور عصب ثلاثی دمیغ سے نابت ہوئے ہین
اور تین پٹھے یعنی عصب سمع اور عصب مجتاز اور عصب لسان راس النخاع سے نابت ہوئے ہین درحقیقت
منبت سب کا دماغ ہے۔ اور عصاب نخاع یعنی وہ پٹھہ جو نخاع سے نابت ہوکر مہرہاے پشت کے دونون طرف کے
سوراخون سے نکلے ہین انکی چار قسمین ہین۔ ایک عنقیہ۔ دوسری صلبیہ۔ تیسری قطنیہ۔ چوتھی عجزیہ۔ پس
عضلات عنقیہ آٹھ زوج ہین زوج اول کو عصبان قمحہ ویان کہتے ہین یہ دونون پٹھے بمداد نخاع سے
اگے ہین اور قمحدوہ اور گردن پر پہونچ کر منشعب ہوئے ہین اور زوج ثانی منشعب ہوکر کانون کی طرف

آیا ہے اور زوج ثالث منشعب ہو کر عظم الکتف اور عضلات صدر کی طرف آیا ہے اور پردۂ دیافرغما تک
پہونچا ہے اور زوج رابع سے دیافرغما کے اعصاب بنتے ہین اور زوج رابع اور خامس اور سادس اور
سابع اور ثامن ملکر گردن اور داخل جمجمہ مین پہونچکر پھر خارج سے اور ترقوہ اور حجاب قلب اور
دیافرغما مین ملے ہین اور دونون ہاتھون مین آئے ہین - اور اعصاب صلب یعنی پیٹھ کے پٹھے بارہ زوج
ہین اور یہ عصاب پشت کے عضلات اور پسلیون کے عضلات اور صدر کے عضلات اور مراق کے
عضلات اور دیافرغما کے عضلات مین نافذ و منتشر ہوئے ہین - اور اعصاب قطن پانچ زوج ہین
کہ عضلات قطن اور اسکی جلد اور جلد مراق اور قضیب اور انثیین اور رحم اور دیافرغما اور ساق تک
گئے ہین - اور اعصاب عجز پانچ زوج ہین کہ منتہائے نخاع سے نابت ہو کر ورک اور مثانہ اور آلات تناسل
اور ساق اور کعب اور قدم وغیرہ تک پھیلے ہین - ایک اور عصب حساس کبیر ہے کہ جسکو عصب سمپاتوی
کہتے ہین سمپاتیا لفظ یونانی ہے اسکے معنی شرکت فی الاحساس کے ہین پس یہ پٹھہ اعضاء بعیدہ کے
واسطے مشارک فی الاحساس ہے اسواسطے اسکا نام عصب سمپاتوی رکھا گیا یہ پٹھہ داخل تجویف جمجمہ سے
نابت ہوا ہے اور وہان سے نکل کر فقرات گردن اور پشت اور قطن اور عجز کی جانب آکر شعبیات
اعصاب نخاعیہ سے ملا ہے اسی طرح پر کہ ملتقی کے مقام پر ایک چھوٹی سی گرہ بنگئی ہے اور اسکی فروع
گردن اور قلب اور سینہ اور شراسیف اور معدہ اور طحال اور ماساریقا وغیرہ تمام اعضاء بدن مین
پھیلی ہین - تمام اعصاب کے شعبون اور شعبیات کے نام اور مقام اور انکی وضع اور کام اور محل تفریع
وغیرہ مین تطویل تھی اور بغیر اسکلٹین یعنی قالب تشریح یا بغیر میپ یعنی نقشہ تصویر یا چاک کرنے لاش کے
تفہیم دشوار تھی لہذا اُس سے تعرض نہ کیا گیا چونکہ یہان آلات حس کا ذکر ہوا ہے پس کیفیت احساس کا
بھی بیان اسی موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے **فصل پنجم بیان مین کیفیت احساس کے** -
واضح ہو کہ حواس ظاہری کہ جنکے ذریعہ سے حواس باطنی ادراک اشیاء خارجیہ کا کرتے ہین پانچ ہین -
اعضاے لمس - اعضاے شم - اعضاے ذوق - اعضاے سمع - اعضاے بصر - **بیان لمس** -
قوت لمس کا تعلق جلد سے ہے اور جلد کے چار طبقے ہین - ایک بشرہ کہ اسکو جلید بھی کہتے ہین - دوسرا
نسیج بلغمی یعنی شبکیہ بلغمیہ - تیسرا جسد حقیقی ادمہ - چوتھا غشاء شحمی - پس ادمہ ایک موٹی جھلی لدن الجوہر
شبکہ بلغمیہ اور غشاء شحمی کے درمیان مین موضوع ہے اور یہی آلہ حس کی ہے اور اسمین بہت سے
سوراخ ہین اور تمام بدن کی ساتر ہے اور لیفات اور عروق اور اعصاب سے مرکب ہے اور اسکی
سطح خارجی پر شبکہ بلغمیہ پھیلا ہوا ہے اور اسمین زغبات یعنی رونگٹین ہین کہ وہ منتہا اعصاب مین لگے ہین

وہ نہایت شدید الحس ہین اور بشرہ کہ اُسکو جلد کاذب بھی کہتے ہین ایک باریک اور لطیف جھلی ہے
جسمین حس نہین ہے تمام سطح بدن خارجی پر مڑھی ہے روئین اور بال اور عروق اُسکو پھاڑ کر نکلتے ہین
اور سطح خارجی اُسکی خشک اور سطح داخلی تر ہے اور اُسی طرف داخلی مین زغبات مخمل کی طرح ملاصق جلد
حقیقی سے ہین بواسطۂ شبکہ بلغمیہ کے اور یہ جھلی مختلف الغلظ ہے مثلاً بمقام شفتین و زبان و حشفہ و
عنق فرج نہایت ارق ہے اور پورون مین اور مُنھ پر نہایت دقیق ہے اور کف دست و پا اور ایڑی پر
نہایت اغلظ ہے اور کبھی یہ جلد متقشر ہو کر بھوسی سی بدن سے نکلتی ہے اُسکو تقشر الجلد کہتے ہین اور یہی جلد
کبھی ناخن کی جڑ کے پاس اُکھڑ جاتی ہے تو مشاہدہ مین آتی ہے اور شبکہ بلغمیہ بشرہ اور جلد حقیقی کے درمیان
مین ہے اِسی کے رنگ سے رنگ آدمیون کا مختلف ہوتا ہے۔ اور پسینہ جو نکلتا ہے اُسکی دو قسمین ہین
ایک محسوس دوسرا غیر محسوس محسوس تو وہ ہے کہ جب افراط کے ساتھ بسبب ریاضت اور تعب گرمی وغیرہ
کے نکلتا ہے اور غیر محسوس وہ ہے کہ ہمیشہ نکلتا رہتا ہے اُسکے سبب سے سطح ظاہری بدن کی تازہ و شاداب
رہتی ہے موسم سرما مین عرق غیر محسوس کا نکلنا بعض اجسام مین ایسا کم ہو جاتا ہے کہ بدن پر خشکی محسوس
ہونے لگتی ہے اور بھوسی جلد کی اُترتی ہے۔ اور ناخن اور بال کو اجزاے اضافیہ یعنی ملحقات بشرہ سے قرار دیا ہے
اسواسطے کہ بنا جوہری بشرہ اور بالون اور ناخونون کی ایک ہی ہے اور متقدمین ناخنون کو جنس اعصاب مین
اور بالون کو دخانیت اخلاط سے کہتے ہین واعلم عند اللہ اور صورت چارون طبقات جلد کی اسطرح پر ہے

تصویر نمبر ۱۱

ادمہ
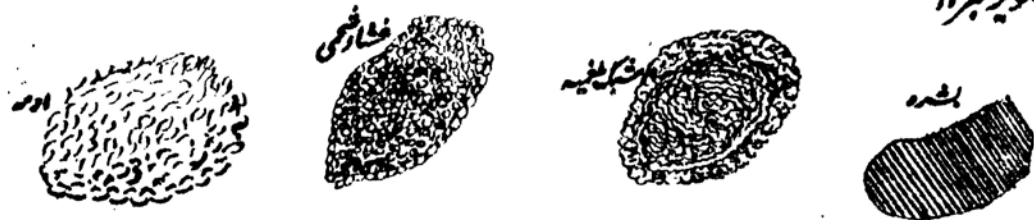
بیان بالون کا اور بالون کے نام بحسب مقام کے مختلف ہین مثلاً سر کے بالون کو فرع اور بھون کے
بالون کو حاجب اور پلک کے بالون کو ہدب اور نتھنون کے اندر کے بالون کو شعر الانف اور کان کے
بالون کو غفیرہ اور لب بالا کے بالون کو یعنی مونچھون کو شارب اور لب زیرین کے وسط کے بالون کو عنفقہ
اور فک اسفل کے بالون کو لحی اور کان کے قریب کے بالون کو عذار اور بغل کے بالون کو شعر الابط علی ہذا القیاس
سب جگہ کے بالون کے نام جداگانہ ہین **بیان ذوق کا** حس ذوق کا عضو خاص زبان ہے قاعدہ زبان کا
پیچھے کی جانب عظم لامی سے ملا ہے بذریعہ عضلات کثیرہ کے اور سطح زیرین اسکی بذریعہ عضلتین ذقنتین کے
فک اسفل سے ملی ہے اور تکون اِسکا بہت سے غدون اور عضلون اور لیفات سے ہے اور اِسکے اعصاب

زوج نہم کے شعبین ہین اور زبان بذریعۂ زغبات عصبیہ اور بشیرہ اور رضاب یعنی لعاب دہن کی وجہ سے ادراک شیرینی اور تلخی اور ترشی وغیرہ مزون کا کرتی ہے اور جب اسمین کوئی مادہ آجاتا ہے تو قوت ذائقہ باطل یا متغیر ہوجاتی ہے اور کیفیت پہونچنے ذائقہ کی مدرکہ تک وہی عصاب ہین صورت زبان یہ ہے

نمبر۱۲

بیان شم کا - ناک مخصوص آلہ شم ہے اسمین عصب شم اور زوج خامس کے دو شعبے آئے ہین اور اِسکی دو قسمین ہین ایک انف خارجی دوسری انف داخلی عنف داخلی ہین منخرین اور پانچ غضروف اور جدا اول عظم جبہہ اور عظم مصفاۃ اور عظم وتدی ہین اور ناک کی جڑ جبہہ کی ہڈی سے ملی ہے اور دو دیرۂ بینی جو متحرک ہوتے ہین اُنکو حنابتان کہتے ہین اور اسمین شرائین اور اَوردہ اور غضروف اور اعصاب ہین اگرچہ ناک آلۂ شم ہے مگر تنفس اور تکلّم پہ بھی معین ہے اور ذائقہ کے ادراک مین بھی اسکو دخل ہے

بیان باصرہ یعنی بینائی کا اسکا آلہ آنکھ ہے جو موضوع ہے محجرین ہڈیون مین جبہہ کے نیچے اور ناک کے اوپر اور آلۂ بصر کے اجزا منقسم ہین دو قسمون پہ ایک اجزاے خارجیہ دوسرے داخلیہ اجزاے خارجیہ مین ایک حاجب یعنی بھوین ہین کہ وہ روشنی تیز اور زائد آفتاب کو آنکھ مین اثر کرنے سے مانع ہین اور پسینہ جو پیشانی پر آوے اُسکو آنکھ مین جانے نہین دیتی ہین دوسرے جفنتین یعنی پلکین جو سطح طبقۂ ملتحمہ کو اپنی سطح داخلی سے محفوظ رکھتی ہین اور غضروف اور جلد کو اپنی سطح خارجی سے محفوظ رکھتی ہین تیسرے غضروف دقیق جو مابین ملتحمہ اور سطح خارجی پلک کے ہے اسکو اسکو غضروف الجفن کہتے ہین اسی کے کنارہ پہ بال پلکون کے ہوتے ہین اور منفعت اِسکی یہ ہے کہ آنکھون کو سونے کی حالت مین ڈھانکے رکھتا ہے تاکہ صدمۂ ہوا اور گرد وغبار سے محفوظ رکھے اور خطوط شعاعیہ آفتاب اور روشنی جو حارج نوم ہے نہ آنے پاوے اور آب وتاب ملتحمہ کی ہر وقت قائم رہے اور اسمین دو سوراخ آنسوؤن کے نکلنے کے ہین نہایت باریک وتنگ ہین ایک جانب انسی کے ایک جانب وحشی کے انھین کو غرب اور مدمع کہتے ہین آدھ اُنگل کی مسافت پر دونون سوراخ مل گئے ہین اسی سے کیس دمعی پیدا ہوکر بطور مجری کے ناک تک گئی ہے چوتھا غدہ دمعیہ ہے بیضوی شکل جانب اعلی محجر کے موضوع ہے پانچوان آق یعنی گوشۂ چشم ہے جسکے سبب سے آنسو دونون سوراخون مین پلک کے جاتے ہین ادھر اُدھر نہین بہنے پاتے ہین چھٹے ہلالی ایک جھلّی ہے

جو موضوع ہے درمیان لحم ماق اور مقلہ یعنی کرۂ چشم کے ساتوین طبقہ ملتحمہ ہے وہ ایک جھلّی ہے شفاف اُسمین بہت سی باریک رگین ہین کنارۂ پلک سے ممتد ہوکر سطح داخلی اور مقدم کرۂ چشم پر محیط ہین اور خوب مضبوطی کے ساتھ قرنیہ سے چپٹی ہے اور جزء داخلی کو آنکھ کے مقلہ یعنی کرۂ چشم کہتے ہین اُسمین پہلا طبقہ صلبیہ ہے یہ ایک جھلّی ہے صفیق نہایت مستحکم اور عضلات چشم سے چپٹی ہوئی ہے جزء مقدم اسکا کانچ کی طرح شفّاف اور بلند ہے اُسکو قرنیہ کہتے دوسرا ایک نرم جھلی ہے غیر مستوی جسمین متعدد رگین ہین اسکو طبقہ مشمیہ کہتے ہین بذریعۂ عروق کے ممتد ہوکر اس سے ایک جزء ملوّن پیدا ہوتا ہے اسی سے آنکھ کا رنگ سیاہ یا شہلا یا ازرق وغیرہ ہوتا ہے اور اسکو عنبیہ کہتے ہین اسمین قوت انقباض و انبساط ہے اسی کے سبب سے پتلی کا ثقبہ جسکو انسان العین کہتے ہین سکڑتا اور پھیلتا ہے تیسرا سطح موخر طبقہ مشمیہ کو ایک سیاہ رطوبت ساتر ہوئی ہے چوتھے سطح داخلی طبقہ مشمیہ مین چند خطوط سپید بصورت آرہ کے دندانون کے ہین اُنکو زوائد قرنیہ کہتے ہین پانچوین جو سیاہ رطوبت طبقہ مشمیہ کی ہے اُسکے نیچے ایک سپید جھلّی نرم جسمین بہت رگین ہین پائی جاتی ہے اُسکو طبقہ شبکیہ کہتے ہین اور بالذات آلۂ بصارت یہی ہے اوران سب طبقات کے داخل مین رطوبت زجاجیہ اور رطوبت جلیدیہ اور رطوبت بیضیہ بھری رہتی ہے چنانچہ رطوبت زجاجیہ ایک جسم مدوّر لیّن و شفّاف مقعر طبقۂ شبکیہ مین بھری ہے اور اسپر ایک غشار رقیق مڑھی ہے جسکو طبقۂ عنکبوتیہ کہتے ہین اور رطوبت جلیدیہ ایک جسم منجمد مثل اُولے کے ہے اور مقعر مقدم رطوبت زجاجیہ کی موضوع ہے اسکو بھی ایک غشار محیط ہے اور رطوبت بیضیہ ایک رقیق سیال رطوبت نہایت شفّاف رطوبت جلیدیہ اور قرنیہ شفافہ کی فضا مین بھری ہے —

نمبر ١٣

تصویر چشم چپ

جفن پلک	١
اہداب	٢
غضروف پلک	٣
ماق و زاویہ اسنہ	٤
زاویہ وحشیہ	٥
لحمہ دمعیہ	٦
انسان العین و ثقبہ بصر	٧
مقلہ	٨
حدقہ	٩
حاجب	١٠

حاجب بھون

اب تھوڑا سا حال کیفیت بصر کا بیان کیا جاتا ہے قوت بصر کا یہ کام ہے کہ اشیاء جو خارج مین موجود ہین اُنکو کمّاً اور کیفاً ادراک کرے یعنی صورت شکل رنگ طول عرض وغیرہ ہر محسوس کا دریافت کرے خاص آلہ بصر کا طبقۂ شبکیہ یعنی منتہی لیفات منبسطہ عصب زوج ثانی کا ہے اور روشنی اسکے ادراک کی معین ہے اگر روشنی نہووے تو کچھ نہین دیکھا جاسکتا ہے جب خطوط شعاعیہ آنکھ مین نافذ ہوکر

صُور مرئیات کو طبقۂ شبکیہ مین مرتسم کرتے ہین جس طرح فوٹوگراف کے شیشہ مین عکس مرتسم ہوتا ہے
پس اُسوقت شعاع کہ ایک جوہر دقیق ہے آفتاب سے یا اور کسی جسم مستنیر سے بصورت خطوط
مستقیمہ کے نہایت سُرعت کے ساتھ نکلتی ہے اور جوہر متخلخل مین جیسے کہ ہوا سے جو ہے بسبیل استقامت
مرور کرتی ہے اور جب کسی جوہر متکاثف شفاف اور صلب ذی انحداب مین داخل ہوتی ہے جسطرح
کانچ کا کرہ یا رطوبت جلیدیہ چشم اُسوقت یہ ذرات باہم متقارب اور مجتمع ہوکر بصورت نقطہ بن کر
دوسری جانب سے نکلتے ہین اسکو نقطۂ محرق کہتے ہین کیونکہ جب خطوط شعاعی جوہر مضی گرم سے مثل
آفتاب کے نکلتے ہین تو اس نقطہ مین آگ کے برابر گرمی ہوتی ہے کہ دوسری چیز کو جلا دیتی ہے اِسی
بنا پر مرایاے محرقہ یعنی آتشی شیشے بنائے جاتے ہین جنکو آفتاب کے مقابل رکھین تو ایک نقطہ
روشنی کا پیدا ہوتا ہے کہ اُس نقطہ کو بارود یا روئی وغیرہ کی محاذات مین رکھنے سے آگ لگ اُٹھتی ہے
غرضکہ جب یہ ذرات روشنی کے شبکیہ مین پڑتے ہین تو اسمین سے نکل کر قرنیہ پر آتے ہین اور یہ
طبقہ مُحدّب اور شفاف اور صلب ہے اِس جہت سے ذرات روشنی کے باہم متقارب اور مجتمع ہوکر
رطوبت بیضیہ اور ثقبہ عنبیہ مین ہوکر جلیدیہ مین آتے ہین اور یہان بالکل متقارب ہوکر جیسے
آتشی شیشے کی دال دھوپ کے سبب سے پڑتی ہے اُسی صورت کی دال شبکیہ مین پڑتی ہے
تب اُس دال مین عکس صورت اشیاء خارجیہ کا پڑتا ہے اُسکو عصب بصر مُدرکہ مین پہونچاتا ہے پس
اگر رطوبت جلیدیہ قدر مناسب سے زیادہ مُنحدب ہوجاتی ہے تو دال روشنی کی ٹھیک رطوبت جلیدیہ
نہین پڑتی ہے بلکہ رطوبت جلیدیہ کے قُدام مین واقع ہوتی ہے اُسوقت قریب کی چیز دکھائی دیتی ہے
دُور کی نہین دکھائی دیتی ہے اور اگر انحداب اُسکا قدر مناسب سے کم ہوتا ہے تو طبقۂ شبکیہ سے
آگے بڑھکر دال روشنی کی پڑتی ہے تو دُور کی چیز دکھائی دیتی ہے نزدیک کی نہین دکھائی دیتی ہے
اور عنبیہ مین قوت انقباض و انبساط منجانب اللہ رکھی ہوئی ہے شبکیہ پر مُصادمت روشنی کی اسی کے
جہت سے نہین ہونے پاتی ہے اسیواسطے ضوء شدید مین ثقبہ تنگ ہوجاتا ہے اور تاریکی مین
پھیل جاتا ہے اسی وجہ سے انسان ضوء شدید مین آنکھون کو بھینچکر دیکھتا ہے اور تاریکی مین آنکھین
پھاڑکر دیکھتا ہے بیان حس سمع سماعت کا آلہ اُذن یعنی کان ہے اسکی دو قسمین ہین ایک اُذن خارجی
جو ظاہر مین دکھائی دیتا ہے اُسکو صیوان کہتے ہین دوسرا اُذن داخلی جو مخفی ہے اُذن خارجی ایک
غضروف ہے بیضی الشکل جلد عام سے مستور ہے جانب مقدم اسکا مقعر ہے اور جانب مؤخر محدب ہے
اور اسمین چند مشارف اور مقعرات ہین اور اسی غضروف کے اسفل مین حجبہ یعنی بناگوش یا گدیہ ہے

اور اسی غضروف کے وسط مین سوراخ جسکو فم لولب السمع کہتے ہین پایا جاتا ہے اور غشاء طبل پر یہ لولب السمع منتہی ہوا ہے اور اس غضروف مین عضلات اور رباطات لگے ہین جنکی جہت سے انسان کانون کو حرکت دے سکتا ہے بندر کی طرح پر اور اسی مین اَوْردہ اور شرائین اور اعصاب بھی لگے ہین

تصویر نمبر ۱۴ تصویر عضلات و اعصاب گوش
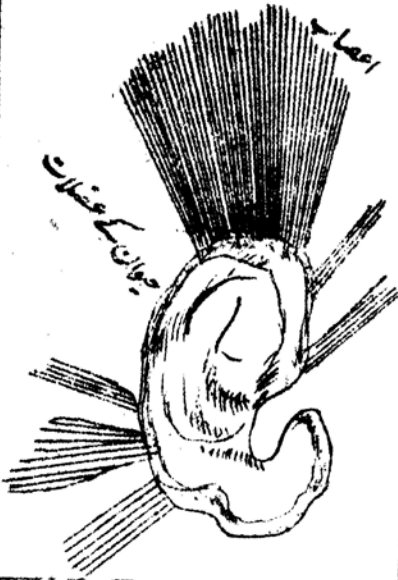
اور اذن داخلی جسکو صجن بھی کہتے ہین عظم حجری سے ملصق ہے اسمین ایک تجویف مدوّر ہے اُسپر ایک جھلّی مڑھی ہے اُس تجویف کو طبل اور اُس جھلّی کو غشاء الطبل یعنی کان کا پردہ کہتے ہین اور اسمین چار ہڈیان نہایت چھوٹی اور باریک اور کچھ عضلات اور وَتر ہین جن سب کو یہ غشاء طبل محیط ہے اور بھی کان کے اندر تجاریب یعنی سوراخ اور طرائق یعنی راہین ہین اور اس مین غشاء متخلخل ہے اُسمین ایک قسم کی رطوبت رہتی ہے کہ وہ انابیب یعنی پونگیون مین بھری رہتی ہے اور اسمین اَوْردہ اور شرائین اور اعصاب لگے ہین اور عصب اسپر منبسط ہے اور تیر تار رہتا ہے اور حلزون وغیرہ اجزاے کان کا بیان بغیر دیکھے سمجھ مین نہین آسکتا ہے بہرکیف ہواے متموّج جب قرع کرتی ہے جسم مصوّت پر تو وہ آواز بطریق خطوط مستقیمہ کے جنکو خطوط صوتیہ کہتے ہین اقصار بعد تبعید تک پہونچتی ہے اور آواز بواسطۂ اجسام لینہ کے صغیر یا باطل ہو جاتی ہے اور ازدیاد صوت بواسطۂ اجزاء لدنہ کے ہوتا ہے اور آلۂ سمع جز رلین زوج سابع کا ہے جو اجزاے کان پر منبسط ہے یہی خطوط صوتیہ شے مصوّت سے خارج ہوکر کان کے اندر پہونچتے ہین اور غشاء طبلی کو قرع کرتے ہین اور رطوبت کو متموّج کرکے عصب منبسط تک پہونچتے ہین اور عصب سمع ان حرکات تموّجی کو حس مشترک تک پہونچاتا ہے اور حس مشترک تفاوت اصوات سے الفاظ پر حکم کرتا ہے اور بعض مشرحین کا یہ قول ہے کہ رطوبت کے تموّج سے اصوات کا احساس نہین ہوتا ہے بلکہ ہوا عصب سمع پر قرع کرتی ہے اُس سے ادراک اصوات ہوتا ہے

فصل ششم بیان مین اعضاء ہضم کے انکو جہاز ہضمی کہتے ہین وہ ایک قناب ہضمی اور اَور اعضا اُسکے متعلق کے ہین - قناب ہضمی ایک قناب عضلی اور غشائی ۳۰ فٹ لمبی مُنھ سے لگا کر مبرز تک ہے مقام خروج بجاز ۱۲ اور اسپر ایک غشاے مخاطی مڑھی ہے اور اسکے مختلف حصے ہین اور ہر ہر حصہ کے مواقع اور نام اور کام جداگانہ ہین - پہلا حصہ اسکا فم یعنی دہان ہے - دوسرا بلعوم - تیسرا مری - چوتھا معدہ - پانچوان امعاے دقیق جسکے تین حصے ہین اثنا عشری اور صائم اور لفائفی - چھٹا امعاے غلیظ جسکے تین حصے ہین
حلق یعنی نوالہ نگلنے کا مقام ۱۲

اعور قولون مستقیم - اور ہر حصہ کا وظیفہ خاص اور منفعت خاص درباب عمل ہضمی کے ہے یعنی فم کا یہ وظیفہ ہے کہ مضغ طعام کرتا ہے اور اُسکے اجزا کو متصغر کرتا ہے اور اُسمین افراز لعابی براد ہضم وسہولت ازدرار کے ممزوج کر دیتا ہے اور دانت چبانے مین غذا کے معین ہوتے ہین اور بلعوم اور مری اُسکو نگل کر معدہ مین پہونچاتے ہین اور معدہ محل ہضم اول اور امعاے دقاق محل ہضم ثانی اور امتصاص کیلوس کے ہین اور امعاے غلاظ مین ثفل غذا رہتا ہے جو معاء مستقیم سے خارج ہوتا ہے اور اُسکو براز کہتے ہین اور بلعوم اسی قناب ہضمی کا ایک جزو ہے اور وہ ایک کیسہ عضلی غشائی ہے جانب اعلیٰ سے مسدود ہے جانب اسفل سے کھلا ہے اور بہ نسبت جانب اسفل کے اعلیٰ کی طرف زیادہ وسیع ہے اور موضوع ہے جانب خلف انف اور فم اور حنجرہ کے اور ممتد ہوتا ہے جانب اسفل قاعدہ جمجمہ سے محاذی فقرۂ خامس کے فقرات عنقیہ سے اور طول اسکا اکثر چار قیراط (یعنی انچھ) ہوتا ہے اور زبان اور عظم لامی اور حنجرہ سے متصل ہے اور اسی مین دو ثقبہ ناک کے اور دو ثقبہ قناب اوستاکیوس اور فتحہ فم اور فتحہ حنجرہ اور فتحہ مری یعنی سات فتحات ہین اور اسکے تین طبقے ہین مخاطبہ عضلیہ لیفیہ اور بہت سے غدد اسمین ہین مری یہ قناب غشائی ہے اکثر طول اسکا 9 - انچھ کا ہوتا ہے بلعوم سے معدہ تک ہے محاذات فقرہ خامس عنقیہ سے فقرہ تاسعہ ظہر تک ہے اور حجاب حاجز مین نفوذ اسکا ہوتا ہے اور اسکے بھی تین طبقے ہین - پردۂ ظاہری طبقہ عضلی ہے اور باطن کا مخاطی اور وسط کا خلوی اور اسمین بھی بہت سے غدد ہین معدہ یہ بھی ایک حصہ قناب ہضمی کا ہے اور درحقیقت بڑا عضو رئیس وشریف ہے یہی تحلیل طعام کی کرتا ہے اور تحویل غذا کی طرف کیموس کے اسی سے ہوتی ہے مقام اسکا مابین مراق ایمن اور مراق ایسر کے ہے مگر جانب ایمن کو زیادہ مائل ہے مخروطی شکل انحناد کے ساتھ ہے اور قاعدہ اسکا مائل بہ یسار ہے اور خلف جدار مقدم بطن اور اعلاے قولون اور اسفل کبد اور حجاب حاجز سے ملحق ہے اور حجم معدہ کا باعتبار اشخاص کے مختلف ہوتا ہے اور یہی حالت امتلا اور حالت خلا مین مختلف ہوتا ہے بنظر اکثریت حالت امتلاے شخص معتدل مین (12) قیراط انچھ اور قطر عمودی (4) انچھ ہوتا ہے اور اسمین دو طرفین اور دو منھ دو فتحہ اور دو حافہ ہین پس طرف الیسر اسکی

تصویر نمبر ١٥

انتہاے مری

فم معدہ

بمقدار دو تین انچھ کے مائل بجانب لیسار ہے اور اسی کو قعر معدہ کہتے ہین اور اسی طرف طحال سے
ملصق ہے اور طرف امین کو بوابی کہتے ہین اور یہ طرف کبد اور مرارہ سے ملاصق ہے۔ اور بوابین
اثنا عشری ملی ہے اور اسمین صمام یعنی چرس اور ضبتی ہین۔ اکثر اسباب سے معدہ اپنی جگہ سے
ہٹ جاتا ہے ہیئت اصلی پر قائم نہین رہتا ہے مثلاً بلندی سے گرنے مین یا زیادہ چلانے سے اسفل کی
جانب معدہ ہٹ جاتا ہے یا بہت سیٹی بجانے سے یا اوندھا گرنے سے معدہ اوپر کو ہٹ آتا ہے علی ہذا القیاس
بہت اسباب اسکے ہوتے ہین بلکہ ہندوستان مین جو ناف کا ٹلجانا مشہور ہے وہ اسی قبیل سے ہے اور
غشاء مخاطی جو بطور حلقہ کے اسمین ہے اسی کے مرکز مین ایک ثقبہ مستدیرہ واقع ہے جسکا قطر بقدر
نصف انچھ کے ہے اسی کو بواب کہتے ہین اور بناء معدہ کی چار طبقون سے ہے۔ ایک مصلیہ۔ دوسرا
عضلیہ۔ تیسرا خلویہ۔ چوتھا مخاطیہ۔ تصویر نمبر ١٦۔

پھر بواب کی جگہ سے امعاء دقائق شروع ہوتے ہین جنکے تین حصے ہین ایک رودہ اثنا عشری جو طول مین
بارہ انگل ہوتی ہے اوپر کو صاعد ہوکر مستعرض ہوجاتی ہے پھر نازل ہوتی ہے اسیواسطے پہلا حصہ صاعد
دوسرا مستعرض تیسرا نازل کہلاتا ہے اسکے بعد صائم شروع ہوتی ہے اور اثنا عشری کا حصہ صاعد بقدر
دو انچھ کے طول مین ہوتا ہے اور جانب اعلاے مقدم کبد سے اور عنق حوصلہ مراریہ سے ملصق ہوتا ہے
اور حصۂ نازل کا طول بقدر تین انچھ کے ہوتا ہے اور اسفل کی جانب مقدم کلیہ یمنی سے قریب فقرۂ ثالثہ
قطنیہ کے ملحق ہوتا ہے اور حصہ مستعرض رودہ اثنا عشری کا فقرۂ ثالثہ قطنیہ سے فقرۂ ثانیہ تک منتہی ہوکر
رودہ صائم کا آغاز ہوتا ہے اور صائم کو اسوجہ سے صائم کہتے ہین کہ بعد موت کے جو لاش چاک کرکے
دیکھا جاتا ہے تو یہ آنت خالی پائی جاتی ہے یہ آنت منتہاے رودہ اثنا عشری سے شروع ہوکر جانب یسار
فقرۂ ثانیہ قطنیہ آغاز رودہ لفائفی پر ختم ہوتی ہے اور اسکی انتہا اور لفائفی کی ابتدا پر نشان پایا جاتا ہے
اور یہ آنت بہ نسبت لفائفی کے وسیع ہوتی ہے اور ان آنتون مین بھی چار طبقے ہوتے ہین اور امعاء دقاق کو
امعاء علیا اور امعاء غلاظ کو امعاء سفلی کہتے ہین اور بھی لفائفی کو دقیق بھی کہتے ہین بعد اختتام امعاء دقاق
کے امعاء غلاظ شروع ہوتے ہین پہلا حصہ انکا اعور ہے یہ آنت بطور تھیلی کے وسیع ہوتی ہے عرض مین

قطر اسکا ڈھائی انچھ ہوتا ہے اور یہ آنت حُفرہ حرقفیہ یمنی مین موضوع ہوتی ہے اور اِسکے موخر مین ایک تھیلی ضیق او لمبی دُودی الشکل لگی ہوتی ہے اور اعور کی منتہی پر قولون شروع ہوتی ہے اور اسکے چار حصے فرض کیے گئے ہین ایک صاعد - دوسرا مستعرض -

تصویر نمبر ۱۷

تیسرا نازل - چوتھا تعریجی - پس یہ حصہ ساعد حفرہ حرقفیہ یمنی کی طرف جاکر وجہ اسفل کبد کی طرف جاتا ہے جب داہنے طرف حوصلہ مراریہ کے پہونچکر یسار کی جانب جاتا ہے اور حصہ مستعرض عرض مین یمین سے یسار کی طرف جاتا ہے زیر ناف ہوکر اور جب مراق الیسر کے قریب پہونچتا ہے تب پھر جانب اسفل طحال کے رجوع کرتا ہے اور حصۂ نازل قولون حفرہ حرقفیہ یسری پر منتہی ہوتا ہے پھر حصۂ تعریجی شروع ہوتا ہے اور ابتدا ارمعاے مستقیم پر ختم ہوتا ہے اور یہان سے معاے مستقیم آٹھ انچھ طول مین بر سبیل استقامت مبرز پر منتہی ہوتی ہے مگر اسکو استقامت حقیقی نہین ہے البتہ بہ نسبت اور امعا کے اعوجاج وغیرہ نہین ہے بلکہ جانب الیسر سے منحرف ہوکر جانب یمین منتصف عجز پر آکر نیچے کو آتی ہے - اب بیان اِنکے اعصاب اور اَوْرِدہ اور شرائین اور اغشیہ اور غدد اور انکی تقسیمات وغیرہ کا بہت طویل اور متعلق بمعائنہ ہے - بیان کیفیت ہضم - ہضم عبارت اس سے ہے کہ غذا خلع صورت نوعیہ کا کرکے قابل استحالہ کیلوسی کے ہوجاوے اُسوقت اِس غذا کو کیموس کہتے ہین اور تولد کیموس کا معدہ مین ہوتا ہے اسطرح پر کہ لعاب دہن اور دانتون کے ذریعہ سے غذا کے اجزا متصغر اور مُزلق ہوکر مری سے گذر کر معدہ مین پہونچتی ہے وہان بذریعۂ حرارت معتدلہ اور رطوبت مُذیبہ (گلانے والی) اور حرکت دودی معدہ کے اور بسبب انضعات کے جو حرکت انقباضی اور انبساطی عضلات مراق اور دیا فرغما سے حادث ہوتا ہے اجزاء غذا کے گل جاتے ہین اور بجہت امتزاج رطوبات اور اجزاء مائیہ کے نرم اور رقیق ہوکر مثل آشجو کے ہوجاتے ہین اسکو کیموس کہتے ہین پھر یہ کیموس براہ بواب رودۂ اثنا عشری مین جسکو انگریزی مین (ڈیوڈنم) کہتے ہین پہونچتا ہے وہان امتزاج صفرا اور رطوبت عنق الطحال اور رطوبت امعا اور عرق لبلیہ سے مخلوط ہوکر بباعث حرکت دودی امعا کے بصورت دودھ کے ہوجاتا ہے اُسکا جوہر صاف اور خلاصہ جو قابل تغذیۂ اعضا اور بدل مایتحلل کے ہے فضلۂ قابل الدفع سے ممتاز اور علیحدہ ہوتا ہے اُسکو کیلوس کہتے ہین پھر افواہ مفتوحہ عروق لبنیہ کے اُس کیلوس کو چوس کر براہ جداول امعا کے مجراے صدر تک پہونچاتی ہین وہان سے بذریعۂ عروق